روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	04:40
طلوع آفتاب	06:02
زوال آفتاب	12:41
غروب آفتاب	07:19

آج کی حدیث

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’تم میں سے کوئی شخص (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اس (دین وشریعت) کے تابع نہ ہوجائیں جو میں (اللہ کی طرف سے) لے کر آیا ہوں‘‘۔(مشکوٰۃ)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 177, Saturday- 27 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۱۷۷ ❁ ہفتہ، ۲۷ر جون، ۲۰۲۶، ۱۱رمحرم الحرام ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ر روپیے، صفحات:۸

رام مندر نذرانہ گھوٹالہ: ’شری رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر ٹرسٹ‘ کے

جنرل سکریٹری چمپت رائے اور ٹرسٹی انل مشرا نے دیا استعفیٰ

اتر پردیش حکومت کا کہنا ہے کہ تحقیقات میں اگر کسی بھی سطح پر بے ضابطگی یا ذمہ داری طے ہوتی ہے تو متعلقہ افراد کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ ایودھیا کے رام مندر نذرانہ چوری معاملہ میں ایک نیا موڑ آیا ہے۔ ’شری رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر ٹرسٹ‘ کے رکن چمپت رائے اور انل مشرا نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایس آئی ٹی کی ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ کے بعد یہ فیصلہ لیا گیا۔ اس واقعہ کو تحقیقات کے سلسلے میں کی جانے والی کارروائی سے جوڑ کر دیکھا جا رہا ہے۔ اس سے قبل ایس آئی ٹی کی سفارش پر اس معاملے میں پہلی ایف آئی آر بھی درج کی جا چکی ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایس آئی ٹی کی ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ میں کچھ سخت سفارشات کی گئی تھیں، جس کے بعد معاملے کی تحقیقات مزید تیز کر دی گئیں۔ اسی سلسلے میں ’شری رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر ٹرسٹ‘ کی شکایت پر پہلی ایف آئی آر درج کی گئی، جس میں 8 افراد کو نامزد کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کئی دیگر نامعلوم افراد کے کردار کی بھی جانچ جاری ہے۔ تحقیقاتی ایجنسی فی الحال مبینہ مالی بے ضابطگیوں کے مختلف

پہلوؤں کی باریک بینی سے جانچ کر رہی ہے۔ ایس آئی ٹی ملزمان کے بینک اکاؤنٹس، جائیداد، موبائل ریکارڈز اور مبینہ مالی لین دین کی تحقیقات میں مصروف ہے۔ رپورٹس کے مطابق ابتدائی رپورٹ کی بنیاد پر تحقیقات کا دائرہ مسلسل بڑھایا جا رہا ہے۔ اسی درمیان چمپت رائے اور انل مشرا کے استعفوں نے پورے معاملے کو ایک نئی سمت دے دی ہے اور اسے تحقیقات سے جوڑ کر دیکھا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ اتر پردیش حکومت کا کہنا ہے کہ تحقیقات میں اگر کسی بھی سطح پر بے ضابطگی یا ذمہ داری طے ہوتی ہے تو متعلقہ افراد کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ اب سب کی نگاہیں ایس آئی ٹی کی حتمی رپورٹ پر مرکوز ہیں، جس سے یہ واضح ہو سکے گا کہ تحقیقات کا دائرہ مزید بڑھے گا یا نہیں۔ واضح رہے کہ رام مندر میں مبینہ زیورات اور نقدی چوری کے معاملے کو لے کر کانگریس نے مرکزی حکومت اور مندر ٹرسٹ کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ راجیہ سبھا رکن اور کانگریس کے سینئر رہنما راجیو شکلا نے اس معاملے میں آج پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ’’رام مندر میں چندے اور چڑھاوے کی بھیانک لوٹ ہوئی ہے۔ بھگوان شری رام کے تئیں عقیدت کے باعث ملک کے گاؤں سے اور غریب لوگوں سے چندہ اکٹھا کیا گیا تھا، جسے لوٹ لیا گیا۔ لیکن جب ایف آئی آر درج ہوئی تو اس میں صرف چھوٹے ملازمین کے نام ڈال دیے گئے۔ سوال یہ ہے کہ بڑے لوگوں کی ملی بھگت کے بغیر کیا کوئی چھوٹا ملازم سی سی ٹی وی بند کر کے ہزاروں کروڑ روپے کا چندہ چوری کر سکتا ہے؟‘‘ کانگریس لیڈر راجیو شکلا نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ ’’گزشتہ انتخاب میں بی جے پی نے نعرہ دیا تھا ’جو رام کو لائے ہیں، انہیں اقتدار میں لائیں‘۔ اب جنہوں نے بھگوان رام کے نام پر لوٹ کی ہے، ان کی کیا سزا ہونی چاہیے؟ رام مندر میں جہاں نقد چڑھاوے کو کم کر کے دکھا دیا جاتا تھا، وہیں خواتین کی طرف سے چڑھائے گئے زیورات کا کوئی ریکارڈ ہی نہیں بنایا گیا۔

وینزویلا میں تباہی کے بعد اب فلپائن میں آیا زوردار زلزلہ

یہ زلزلہ فلپائن کے منڈاناؤں میں 41.1 کلومیٹر کی گہرائی میں آیا ہے۔ تقریباً ۶۴ر لاکھ لوگوں نے زلزلہ کے اس جھٹکے کو محسوس کیا۔ اچھی بات یہ ہے کہ اس زلزلہ سے سنامی کا خطرہ نہیں ہے۔

یہ زلزلہ فلپائن کے منڈاناؤں میں 1.41 کلومیٹر کی گہرائی میں آیا ہے۔ تقریباً 64 لاکھ لوگوں نے زلزلہ کے اس جھٹکے کو محسوس کیا۔ اچھی بات یہ ہے کہ اس زلزلہ سے سنامی کا خطرہ نہیں ہے۔ ابھی 24 جون کی ہی بات ہے جب وینزویلا میں تباہناک زلزلہ نے تقریباً 600 لوگوں کو ہلاک کر دیا، اور اب فلپائن میں آئے زلزلہ نے لوگوں میں خوف و دہشت پیدا کر دی ہے۔ فلپائن میں آئے زلزلہ کی تصدیق یونائیٹڈ اسٹیٹس جیولوجیکل سروے (یو ایس جی ایس) نے دی ہے۔ ’یو ایس جی ایس‘ کے مطابق جمعہ کے روز جنوبی فلپائن کے پاس 7.6 شدت کا زلزلہ آیا۔ یہ زلزلہ فلپائن کے منڈاناؤں میں 1.41 کلومیٹر کی گہرائی میں آیا ہے۔ تقریباً 64 لاکھ لوگوں نے زلزلہ کے اس جھٹکے کو محسوس کیا۔ ان میں 68.1 لاکھ سے زائد افراد بری طرح متاثرہ علاقوں میں موجود تھے۔ اچھی بات یہ ہے کہ اس زلزلہ سے سنامی کا خطرہ نہیں ہے۔ فلپائن انسٹی ٹیوٹ آف ولکینولوجی اینڈ سسمولوجی یعنی ’فیوولکس‘ کی مانیں تو جمعہ کی شام کو بلوت جزیرہ، سارنگانی، داواؤ آکسیڈنٹل کے ساحل پر 6.6 شدت کا زلزلہ درج کیا گیا۔ زلزلہ 7.34 بجے آیا۔ زلزلہ کمبا، سارنگانی، ڈان مارسیلینو، ساتنا ماریا، داواؤ آکسیڈنٹل، مٹاناؤ، داواؤ ڈیل سر انٹینیسٹی، ڈیگوس سٹی، داواؤ ڈیل سُر، موزکایو، ماواب اور مارا گوسن، داواؤ میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی شدید نقصان اور آفٹرشاکس کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر سامنے آئی ویڈیو میں تباہی اور خوف کا منظر دیکھا جا سکتا ہے۔ یہاں لوگ زلزلہ کے جھٹکوں کے بعد گھر سے باہر نکل آئے۔ اس کے علاوہ علاقہ میں موجود کچھ عمارتوں کو منہدم ہوتے ہوئے بھی دیکھا جا سکتا۔ اس بارے میں فوری طور پر کوئی جانکاری سامنے نہیں آئی ہے کہ کتنے لوگ ہلاک ہوئے ہیں یا کتنے زخمی ہوئے ہیں۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ یہ وہی علاقہ ہے جہاں 3 ہفتہ قبل زلزلہ آیا تھا اور 80 سے زائد افراد جاں بحق ہو گئے تھے۔

لکھنؤ آتشزدگی کے بعد وارانسی میں غیر قانونی کوچنگ سنٹرز پر کارروائی

وی ڈی اے نے ۲ر درجن سے زائد کوچنگ سنٹرز اور عمارتوں کو ضوابط کے خلاف چلائے جانے پر سیل کر دیا ہے

ڈیولپمنٹ اتھارٹی (وی ڈی اے) نے 2 درجن سے زائد کوچنگ سنٹرز اور عمارتوں کو ضوابط کے خلاف چلائے جانے پر سیل کر دیا ہے۔ لکھنؤ کے علی گنج میں واقع ایک کوچنگ سنٹر میں لگنے والی ہولناک آگ کے بعد وارانسی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (وی ڈی اے) کی جانب سے منمانے طریقے سے چلائے جانے والے کوچنگ سنٹرز، لائبریریوں اور کمرشیل کمپلیکسز کے خلاف سخت کارروائی کی جا رہی ہے۔ اتھارٹی کی طرف سے 15 دنوں کی ایک خصوصی مہم شروع کی گئی ہے۔ گزشتہ 2 دنوں میں وی ڈی اے نے 2 درجن سے زائد کوچنگ سنٹرز اور عمارتوں کو ضوابط کے خلاف چلائے جانے پر سیل کر دیا ہے۔ ایسے میں اب اس کارروائی سے بچنے کے لیے کئی کوچنگ سنٹرز نے پہلے ہی اپنے سنٹرز پر تالے لگا دیے ہیں۔ اتھارٹی کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی آگے بھی جاری رہے گی۔ ہندی نیوز پورٹل ’اے بی پی نیوز‘ پر شائع خبر کے مطابق لکھنؤ میں لگنے والی بھیانک آگ کے بعد قواعد و ضوابط کے خلاف چلنے والے کوچنگ سنٹرز، لائبریریوں اور کمرشل عمارتوں پر وارانسی ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی کارروائی مسلسل جاری ہے۔ گزشتہ 2 دنوں میں قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر 35 سے زائد کوچنگ سنٹرز اور عمارتوں کو سیل کر دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد وارانسی کے مختلف علاقے جہاں کوچنگ سنٹرز میں طلبہ کا بھاری ہجوم رہتا تھا وہاں اب تالے لٹکے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ وارانسی ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے فیصلے کے مطابق اگلے 15 دنوں تک ضلع کے مختلف زون میں قوانین کے خلاف چلنے والی عمارتوں پر کارروائی جاری رہے گی۔ واضح رہے کہ تعلیم کا مرکز مانے جانے والا وارانسی اب کوچنگ سنٹرز کا بھی ایک بہت بڑا ہب بن چکا ہے۔ یہاں میڈیکل، جے ای ای اور سرکاری ملازمتوں کی تیاری کے لیے دوسرے ریاستوں سے لاکھوں کی تعداد میں طلبہ پہنچتے ہیں۔ ایسے میں جب سے لکھنؤ کا واقعہ پیش آیا ہے تب سے ہی کوچنگ سنٹرز کو لے کر انتظامیہ پوری طرح الرٹ موڈ میں نظر آ رہی ہے۔ گزشتہ 2 دنوں میں وارانسی ضلع میں ضوابط کے خلاف چلنے والے 2 درجن سے زائد کوچنگ سنٹرز کو سیل کر دیا گیا ہے۔

ساتویں سے نویں درجہ تک کے طلبا پر فی الحال نافذ نہیں ہوگی ’نئی لسانی پالیسی‘

وزارت تعلیم کے ایک سینئر افسر نے کہا کہ یہ فیصلہ کسی طرح کی پالیسی میں تبدیلی یا پیچھے ہٹنا نہیں ہے

وزارت تعلیم کے ایک سینئر افسر نے کہا کہ یہ فیصلہ کسی طرح کی پالیسی میں تبدیلی یا پیچھے ہٹنا نہیں ہے۔ ان کے مطابق یہ التزام پہلے بھی موجود تھا، لیکن اسے واضح طور پر نہیں بتایا گیا تھا۔ سنٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن (سی بی ایس ای) کے طلبا کے لیے ایک راحت بھری خبر سامنے آئی ہے۔ وزارت تعلیم کے ذرائع کا کہنا ہے کہ فی الحال درجہ 7، 8 اور 9 میں زیر تعلیم وہ طلبا، جنہوں نے 3 زبانوں کی پالیسی کے تحت 2 غیر ملکی زبانوں کا انتخاب کیا ہے، وہ درجہ 10 تک انہی زبانوں کے امتزاج کے ساتھ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں گے۔ انہیں درمیان میں اپنے مضامین تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ذرائع نے بتایا کہ 3 زبانوں کی پالیسی کے تحت کم از کم 2 ہندوستانی زبانیں پڑھنے کی لازمی شرط صرف آئندہ آنے والے طلبا پر نافذ ہوگی۔ یہ نظام درجہ 6 سے مستقبل کے بیچوں کے لیے نافذ کیا جائے گا۔ جو طلبا پہلے سے درجہ 7، 8 اور 9 میں زیر تعلیم ہیں، ان پر اسے سابقہ تاریخ سے نافذ نہیں کیا جائے گا۔ وزارت تعلیم کے ایک سینئر افسر نے کہا کہ یہ فیصلہ کسی بھی طرح پالیسی میں تبدیلی یا پیچھے ہٹنا نہیں ہے۔ ان کے مطابق یہ التزام پہلے سے موجود تھا، لیکن اسے واضح طور پر بیان نہیں کیا گیا تھا۔ اب طلبا اور والدین کے درمیان پائے جانے والے ابہام کو دور کرنے کے لیے صورت حال کو واضح کیا گیا ہے۔ وزارت کے مطابق ہر سال تقریباً 24 لاکھ طلبا سی بی ایس ای کی دسویں جماعت کے بورڈ امتحان میں شرکت کرتے ہیں۔ ان میں سے تقریباً 30 ہزار طلبا ہی 2 غیر ملکی زبانوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ یعنی تقریباً 98.5 فیصد طلبہ پہلے ہی 3 زبانوں کے فارمولے پر عمل کر رہے ہیں۔ یہ راحت بنیادی طور پر میٹرو شہروں اور شہری علاقوں کے اُن طلبا کے لیے دی گئی ہے جنہوں نے پہلے سے 2 غیر ملکی زبانوں کا انتخاب کر رکھا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ مئی 2026 میں سی بی ایس ای نے قومی نصابی خاکہ (این سی ایف) کے تحت ایک سرکلر جاری کیا تھا۔ اس میں کہا گیا تھا کہ 27-2026 کے تعلیمی سیشن سے درجہ 9 میں داخلہ لینے والے طلبا کو 3 زبانیں پڑھنی ہوں گی، جن میں کم از کم 2 ہندوستانی زبانیں شامل ہوں۔ اس فیصلہ کے بعد کئی طلبا اور والدین نے اعتراض ظاہر کیا تھا اور معاملہ سپریم کورٹ تک پہنچ گیا تھا۔ حال ہی میں سپریم کورٹ نے اس پالیسی کو چیلنج کرنے والی عرضیوں پر عبوری روک لگانے سے انکار کر دیا تھا۔

مختصر مگر اہم خبریں

ایودھیا رام مندر میں چوری ’۶ر گرفتار

مندر ٹرسٹ کی شکایت پر ۸ر افراد کے خلاف ایف آئی آر

نئی دہلی: ایودھیا رام مندر میں چندے اور چڑھاوے کی چوری کے معاملے میں ایک مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور چھ افراد کو حراست میں بھی لے لیا گیا ہے۔ ایف آئی آر میں آٹھ ملزمین کا ذکر ہے، جن میں سے چھ کو حراست میں لے لیا گیا ہے اور وہ مندر کے ملازم بتائے گئے ہیں۔ یہ لوگ نقدی گننے کے ذمہدار تھے۔ سی سی ٹی وی کیمروں میں تمام آٹھ افراد رقومات کا خرد برد کرتے پائے گئے تھے۔ ذرائع نے یہ بات بتائی۔ ملزمین میں انوکلپ مشرا ‘لوکش مشرا‘ اوبناش شکلا‘ رام شنکر مشرا‘ رام شنکر یادو‘ منیش یادو‘ سبھاش چندر سریواستو اور کرونیش پانڈے شامل ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے کے ڈرائیور رام شنکر یادو اور ایک اور شخص کی تلاش شروع کر دی گئی ہے۔ پولیس نے آج شام اس معاملے میں حرکت میں آتے ہوئے ایف آئی آر درج کی۔ اس سلسلہ شری رام جنم بھومی تیرتھ کشیترا ٹرسٹ کی جانب سے شکایت درج کروائی گئی تھی۔ رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ 7 تا 5.7 کروڑ روپئے غائب پائے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ مسئلہ سب سے پہلے سماجوادی پارٹی نے اٹھایا تھا۔ پارٹی سربراہ اکھلیش یادو اور دوسرے قائدین نے رام مندر ٹرسٹ میں چوری کے الزامات عائد کئے تھے اور دعوی کیا تھا کہ جو عطیات اور چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں ان میں کروڑہا روپئے کا غبن ہوا ہے۔ انہوں نے عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کے علاوہ ٹرسٹ اور حکومت کی خاموشی پر بھی سوال اٹھائے تھے۔ رام جنم بھومی ٹرسٹ کی جانب سے پہلے حکومت سے خواہش کی گئی تھی کہ وہ تحقیقات کروائے اور اگر کچھ غلط ہوا ہے تو اس پر کارروائی کی جائے۔ حکومت کی تحقیقات کے بعد ایف آئی آر درج کروایا گیا ہے۔

امریکی فوجی اڈوں کے خاتمہ سے عالمی توانائی کا تحفظ ممکن

نئی دہلی: ایران کے وزیر تیل محسن پاکنزاد نے کہا ہے کہ مغربی ایشیا میں دیرپا استحکام اور عالمی توانائی کی سپلائی کی سلامتی خطے سے غیر ملکی افواج کے انخلاء اور امریکی فوجی اڈوں کو ختم کرنے سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ گروگرام میں برکس کے وزرائے توانائی کے 11ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، مسٹر پاکنزاد نے کہا کہ ایران محفوظ اور سستی توانائی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے برکس کے اراکین کے درمیان توانائی کے تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے ایک فعال اور تعمیری کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے ایران کے خلاف حالیہ امریکی اسرائیل جنگ کے دوران ملک کے تیل، گیس، ریفائننگ اور پیٹرو کیمیکل انفراسٹرکچر پر ہونے والے حملوں کا حوالہ دیتے ہوئے اسے عالمی توانائی کی سلامتی کے خلاف "اندھی جنگ" قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ان حملوں سے بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا، تیل کی صنعت کے کارکن ہلاک ہوئے، ماحولیاتی نقصان پہنچا، سپلائی چین میں خلل پڑا، اور خلیج فارس کے علاقے میں ہزاروں خاندانوں کو معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مسٹر پاکنزاد نے خبردار کیا کہ اس طرح کے اقدامات کے نتائج نے توانائی کی منڈی میں عدم استحکام، خام مال کی قیمتوں میں اضافہ، اور دنیا بھر میں زندگی گزارنے کی لاگت میں اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ایسے حملے بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کے چارٹر کی صریح خلاف ورزی ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ توانائی کی بڑھتی ہوئی طلب، جغرافیائی سیاسی خطرات، مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ، آب و ہوا کے چیلنجز، اور سرمایہ کاری کی رکاوٹوں کے لیے وسیع تر بین الاقوامی تعاون اور عملی پالیسی سازی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ توقع ہے کہ تیل اور قدرتی گیس 2050 تک عالمی توانائی کی ضروریات کا نصف سے زیادہ حصہ لے گی۔ ایرانی وزیر نے ’برکس انرجی سیکیورٹی پارٹنرشپ‘ بنانے کی تجویز بھی پیش کی جس کا مقصد رکن ممالک کے درمیان توانائی کی قدر کے سلسلے میں لچک، پائیداری اور تعاون کو بڑھانا ہے۔

بھارتی تارکین وطن وزیر اعظم مودی کا سیشلز میں تاریخی دورہ پر خیر مقدم کیلئے تیار

دو طرفہ شراکت داری، سفارتی تعلقات، لیکن اس تعلقات کا تازہ ترین باب ہیں

وکٹوریہ۔ ماہے: وزیر اعظم نریندر مودی کا استقبال کرنے والے پوسٹر جمعرات کو (مقامی وقت کے مطابق) وکٹوریہ۔ ماہے کے علاقے میں ہندوستانی تارکین وطن کے ارکان نے 27-29 جون کے دوروزہ سرکاری دورے پر ہفتہ کو سیشلز پہنچنے سے پہلے لگائے ہیں۔ دورے سے پہلے بات کرتے ہوئے، سیشلز میں ہندوستانی ہائی کمشنر، روہت رتیش نے اسے دو طرفہ تعلقات میں ایک تاریخی لمحہ قرار دیا۔ رتیش نے کہا کہ یہ دونوں ممالک کے لیے ایک تاریخی سنگ میل ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان دیرینہ تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور سیشلز کے درمیان گہرے تاریخی، ثقافتی اور جمہوری رشتے ہیں۔ انہوں نے کہا، ہندوستان اور سیشلز ثقافتی وابستگیوں کے ساتھ بہت گہرے اور تاریخی تعلقات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ہم ایک مشترکہ خطہ میں رہتے ہیں اور جمہوریت اور قانون کی حکمرانی کی قدروں کو بھی بانٹتے ہیں۔ یہ ہماری دو طرفہ شراکت داری کے اینکرز ہیں۔ رتیش نے نوٹ کیا کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات صدیوں سے رسمی سفارتی تعلقات سے پہلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری تقدیریں 250 سالوں سے جڑی ہوئی ہیں۔ دو طرفہ شراکت داری، سفارتی تعلقات، لیکن اس تعلقات کا تازہ ترین باب ہیں۔ دورے کے نتائج کے بارے میں امید کا اظہار کرتے ہوئے ہائی کمشنر نے کہا کہ دونوں ممالک تعاون کو مزید بڑھانے کے خواہاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے گہرے اور تاریخی تعلقات کو استوار کرتے ہوئے اور انہیں نئی بلندیوں تک لے جانے والے دو طرفہ تعلقات کے ایک شدید دور کے منتظر ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس دورے میں ہندوستان کے تعاون سے متعدد منصوبوں کا افتتاح متوقع ہے جو شہری بنیادی ڈھانچے اور دفاعی تعاون دونوں پر محیط ہیں۔ رتیش نے کہا، ہم امید کرتے ہیں کہ سویلین دونوں طرف کے ساتھ ساتھ دفاعی اور سیکورٹی پہلوؤں پر بھی کچھ پروجیکٹوں کا افتتاح کریں گے۔ اس دورے کے اسٹریٹجک جہت پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ یہ بحر ہند کے خطے میں سیکورٹی تعاون کو نئی رفتار فراہم کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ’’اس دورے سے، میں سمجھتا ہوں کہ ہم دفاع اور سلامتی کے حوالے سے زیادہ متحرک دیکھیں گے۔ وزیر اعظم نریندر مودی مہمان خصوصی کے طور پر ملک کے قومی دن (29 جون) کی گولڈن جوبلی تقریبات میں شرکت کے لیے 27-29 جون تک سیشلز کے سرکاری دورے پر روانہ ہونے والے ہیں۔

عجوبہ! وینزویلا میں زلزلہ کی تباہی کے ۳۰ر گھنٹہ بعد ملبہ سے زندہ نکلی ۸۲ر سالہ خاتون، ایک نوزائیدہ کا بھی ہوا ریسکیو

بدھ کی شام 40 سیکنڈ کے اندر 7.2 اور 7.5 شدت کے 2 طاقتور زلزلوں نے ملک کے وسطی ساحلی علاقوں اور راجدھانی کراکس میں شدید تباہی مچادی تھی۔ وینزویلا میں آئے تباہ کن زلزلہ کے تقریباً 30 گھنٹے بعد بھی راحت و بچاؤ کی کارروائیاں مسلسل جاری ہیں۔ منہدم عمارتوں کے ملبوں تلے دبے لوگوں کو بچانے کے لیے ریسکیو ٹیمیں مصروف عمل ہیں اور انہیں اب بھی امید ہے کہ کہیں نہ کہیں کوئی زندگی ان کی منتظر ہے۔ ملبوں کے نیچے سے ہر بار کسی شخص کے زندہ نکلنے کی خبر پورے ملک کے لیے امید کی ایک نئی شمع بن رہی ہے۔ موت اور تباہی کے درمیان انسانی حوصلے کی یہ داستانیں دنیا بھر کے لوگوں کو جذباتی کر رہی ہیں۔ انہی واقعات میں سب سے زیادہ زیر بحث ایک چینی خاتون کی تصویر رہی، جسے امدادی کارکنوں نے عمارت کے کنکریٹ اور چھت کو کاٹ کر بحفاظت باہر نکالا۔ باہر آتے ہی اس نے امدادی کارکنوں کی طرف دیکھ کر کہا ’’آپ سب کا شکریہ!‘‘ چینی خاتون کا یہ مختصر سا جملہ اس المیہ کے درمیان امید کا سب سے بڑا پیغام بن گیا۔ سوشل میڈیا پر ایک اور تصویر بھی شیئر کی جا رہی ہے۔ اس میں 82 سالہ خاتون ایسکارلیٹ کے زندہ ملنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ ان کے بارے میں اپیل کی جا رہی ہے کہ اگر کوئی انہیں پہچانتا ہو تو ان کے اہل خانہ تک یہ خبر پہنچائے۔ تاہم ان دعوؤں کی سرکاری تصدیق کا ابھی انتظار ہے۔ تباہی کے تقریباً 30 گھنٹہ بعد اس ضعیفہ کا ملبہ سے نکلنا ایک عجوبہ ہی ہے۔ ایک عجوبہ نوزائیدہ بچہ کا بھی ملبہ سے نکلنا ہے۔ کچھ ویڈیوز سوشل میڈیا پر سامنے آئی ہیں، جس میں دیکھا جا سکتا ہے کہ تقریباً ایک سال کا معصوم بچہ ہاف پینٹ پہنے ہوئے ہے، جسے ریسکیو مہم چلا رہے لوگوں نے بہت احتیاط کے ساتھ باہر نکالا۔ دوسری جانب 12 سالہ سیموئل بریٹو کے ملبہ میں پھنسے ہونے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کو حرکت نہیں دے پا رہا ہے۔ تاہم اس کے ریسکیو کی سرکاری تصدیق ابھی نہیں ہوئی ہے۔ دل کو چھو لینے والی ایک اور تصویر پٹو سالیناس سے سامنے آئی۔

ملک میں امتیاز‘ ناانصافی و نفرت کا سلسلہ عروج پر پہونچ چکا: مولانا ارشد مدنی

بلڈوزر انصاف نہیں انتقام اور نفرت کی سیاست کی علامت۔ مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کرنے کا الزام

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ ملک کے حالات اس وقت انتہائی تشویشناک ہیں۔ ریلیز کے مطابق انہوں نے دعوی کیا کہ آئین اور جمہوریت کا گلا گھونٹا جا رہا ہے اور اقلیتوں خاص طور پر مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔ امتیاز، ناانصافی اور نفرت کا سلسلہ انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک میں اقتدار میں بیٹھے لوگ خود کو ہی قانون سمجھنے لگے ہیں اور آمریت ان کے مزاج کا حصہ بنتی جا رہی ہے۔ دستور کی روح کو مجروح کیا جا رہا ہے اور جمہوری اداروں کو کمزور کیا جا رہا ہے، ملک تباہی کے آخری نشان کو چھو رہا ہے جس کے سنگین نتائج ملک کو بھگتنا پڑ سکتے ہیں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ بلڈوزر آج انصاف کا نہیں بلکہ انتقام، تعصب اور نفرت کی علامت بن چکا ہے۔ قانون اور عدالتوں کو نظر انداز کر کے عوام کے گھروں، دوکانوں اور عبادت گاہوں کو مسمار کرنا آئین کے خلاف ہے اور انصاف کے دوہرے پیمانے سے بدامنی اور تباہی کے راستے کھلتے ہیں۔ اگر حکومتیں عدالتوں کی جگہ بلڈوزر سے انصاف کرنے لگیں تو پھر قانون کی حکمرانی اور شہری حقوق کا کیا مطلب باقی رہ جاتا ہے؟ سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ بلڈوزر چلا کر کسی کا گھر توڑنا سزا نہیں جرم ہے، عدالت نے کہا تھا کہ سرکار جج نہیں بن سکتی، قانونی اور غیر قانونی تعین عدلیہ ہی کرے گی۔ مولانا مدنی نے کہا کہ جن مدارس اور مساجد پر آج بلڈوزر چلائے جا رہے ہیں، انہی اداروں کے علماء نے انگریز استعمار کے خلاف 1803ء میں جہاد آزادی کا فتویٰ دیا اور پھر اس کے نتیجے میں جنگ آزادی کے متوالوں نے تحریک آزادی کی قیادت کی اور ملک کی آزادی کیلئے اپنی جانیں قربان کیں۔ آج انہی اداروں کو تعصب اور نفرت کی بنیاد پر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ گذشتہ کچھ برسوں میں حکومت سے فرقہ پرستوں کی کھلی حمایت اور قانونی اداروں کی خاموشی سے جس طرح نفرت کی سیاست کو بڑھاوا ملا ہے اس سے ان صدیوں پرانی اقدار کو نقصان پہنچا ہے جو ملک کی صدیوں پرانی تہذیب اور روایت کا حصہ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج مسلمانوں سے حب الوطنی کی سند وہ لوگ مانگ رہے ہیں جن کے اجداد کے انگریز حکومت سے معافی نامے اور مصالحت کے واقعات درج ہیں، جبکہ مسلمانوں کے اکابر نے ملک کی آزادی کیلئے قربانیاں دیں، جیلیں کاٹیں اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ان حالات کے پیش نظر 14 اور 15 مئی کو جمعیۃ علماء کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا تھا، جس میں فیصلہ کیا گیا کہ مختلف مذاہب کے درمیان باہمی رواداری، احترام انسانیت اور بقائے باہمی کے فروغ کیلئے ہر سطح پر ’تحریک ہندو مسلم اتحاد‘ پروگرام کئے جائیں گے۔

بھیونڈی میں زہریلی آلودگی اور مانخورد میں SMS کمپنی کو فوری طور پر بند کرو

سماج وادی پارٹی کے لیڈر و ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی کا اسمبلی میں جارحانہ مطالبہ

ممبئی: سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر اور ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی نے آج اسمبلی میں بھیونڈی میں پاورلوم انڈسٹری کی کساد بازاری اور بڑھتی ہوئی خطرناک زہریلی آلودگی کے ساتھ ساتھ مانخورد شیواجی میں ایس ایم ایس ویسٹ پروسیسنگ پروجیکٹ اور سیمنٹ پلانٹ کی وجہ سے مقامی لوگوں کی صحت کو درپیش بڑے خطرے پر سخت جارحانہ موقف اپنایا۔ انہوں نے دونوں علاقوں میں آلودگی کنٹرول بورڈ (MPCB) اور متعلقہ حکام کے درمیان ملی بھگت کی نشاندہی کرتے ہوئے حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے ایم ایل اے اعظمی نے درج ذیل اہم مسائل اور مطالبات کو اٹھایا۔ بھیونڈی میں ٹیکسٹائل کی صنعت بحران کا شکار ہے۔ کوئلے کے بجائے پلاسٹک اور زہریلا کچرا جلانے والی کمپنیوں کے خلاف کاغذی کارروائی کی جاتی ہے۔ بھیونڈی ملک میں ٹیکسٹائل کے کاروبار کا ایک بڑا مرکز ہے، لیکن فی الحال یہ کاروبار بہت سست روی کا شکار ہے۔ بھیونڈی میں آلودگی کی سطح دن بہ دن خطرناک ہوتی جارہی ہے۔ کوئلے کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے یہاں کی کچھ سائزنگ اور رنگنے والی کمپنیاں کوئلے کے بجائے کھلے میں پلاسٹک کے ٹکڑوں، تاروں اور بائیو کیمیکل فضلے کو جلا رہی ہیں۔ اس سے علاقے میں انتہائی زہریلا دھواں پھیل رہا ہے اور شہریوں کے لیے صحت کا سنگین مسئلہ پیدا ہوگیا ہے۔ آلودگی کنٹرول بورڈ کے افسران کی ملی بھگت سے ان کمپنیوں کے خلاف کوئی حقیقی کارروائی نہیں کی جا رہی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ 430 کمپنیوں کے خلاف کارروائی کی گئی، 107 کمپنیوں کو بند کرنے کے احکامات، شوکاز نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ لیکن حقیقت میں، یہ کمپنیاں اب بھی افراتفری کی حالت میں چل رہی ہیں۔ چھوٹی صنعتوں کے لیے سبز ایندھن (PNG/CNG/LPG) کے لیے حکومتی سبسڈی کا مطالبہ وزیر نے آلودگی کو روکنے کے لیے کمپنیوں کو پی این جی، سی این جی یا ایل پی جی جیسے مہنگے ایندھن کا استعمال کرنے کی ہدایت کی ہے۔ تاہم، بھیونڈی میں پاورلوم صنعتیں چھوٹے اور درمیانے سائز کی ہیں اور وہ اس مہنگے ایندھن کو برداشت نہیں کرسکتیں۔ اس لیے اعظمی نے حکومت سے براہ راست سوال کیا کہ کیا حکومت ان چھوٹی صنعتوں کو کوئی خاص سبسڈی یا مالی مدد فراہم کرے گی تاکہ یہ صنعتیں زندہ رہ سکیں اور آلودگی کو روکا جا سکے۔ انہوں نے غلط معلومات دے کر گمراہ کرنے والے افسران کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ بھی کیا۔ مانخورد شیواجی نگر میں ایس ایم ایس کمپنی اور سیمنٹ پلانٹ کب بند ہوگا؟ سرکار واضح کرے۔ ایم ایل اے اعظمی نے ایوان کی توجہ مانخورد شیواجی نگر حلقہ میں انتہائی ناروا صورتحال کی طرف مبذول کرائی۔ ممبئی کا سارا کچرا اس علاقے میں پھینکا جاتا ہے جس کی وجہ سے کیڑے مکوڑے لوگوں کے گھروں حتیٰ کہ کچن تک بھی پہنچ رہے ہیں۔ حلقے میں 4-4 سیمنٹ (RMC) پلانٹس اور شادی ہال ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ ہزاروں لوگ وہاں آتے ہیں اور اس سیمنٹ کے گرد و غبار نے لوگوں کا جینا محال کر دیا ہے۔ اس سے قبل اس وقت کے وزیر نے دسمبر 2022 تک اس ایس ایم ایس کمپنی (بائیو میڈیکل ویسٹ پلانٹ) کو مکمل طور پر بند کرنے کا وعدہ کیا تھا اور وہاں ایک بورڈ بھی لگایا گیا تھا۔ تاہم حکومتیں بدلنے کے باوجود یہ کمپنی ابھی تک بند نہیں ہوئی۔ ایم ایل اے اعظمی نے ایوان میں اس آلودگی کی لائیو تصویریں پیش کرتے ہوئے حکومت سے سوال کیا کہ "یہ ایس ایم ایس کمپنی حقیقت میں کب بند ہوگی اور مقامی لوگوں کو اس پریشانی سے کب نجات ملے گی؟ حکومت کو اس کا واضح اور ٹھوس جواب دینا چاہیے"۔ ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی نے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ دونوں علاقوں کے لوگوں کی صحت زندگی اور موت کا مسئلہ بن چکی ہے اور حکومت اس پر صرف کاغذی وعدے نہ کرے بلکہ زمینی سطح پر سخت کارروائی کرتے ہوئے آلودگی پھیلانے والے عناصر پر فوری پابندی عائد کرے۔

ممبئی میں یوم عاشورہ پر تعزیہ داری اور عزاداری

شہدا کربلا کی یاد میں سڑکوں پر یاحسین یاحسین کے فلک شگاف نعرہ کی گونج، پولس کے سخت حفاظتی انتظامات میں یوم عاشورہ پرامن

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی جنوبی ممبئی یاحسین یاحسین یاحسین فلک شگاف نعروں سے سڑکیں گونج اٹھیں مغل مسجد اور زنبیہ امام باڑہ سے جلوس عزاداری شہدا کربلا کے یاد میں برآمد ہوا جلوس عزاد عزاداری کے شاہراہوں پر خصوصی حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے قلع قمع زنجیروں کا ماتم عزاداروں نے کیا، اس دوران نیاز حسین بھی تقسیم کی گئی۔ جے جے جنکشن سے لے کر جلوس کے شاہراہوں پر روٹ تبدیل کرنے کے ساتھ ٹریفک کیلئے سڑک بند کردی گئی تھی جلوس عزاداری اور شام غریباں رحمت آباد قبرستان پہنچا جہاں جانثاراں حسین کے روبرو علما کرام نے مجلس پڑھی۔ اسی طرح مضافاتی علاقوں میں جلوس تعزیہ داری نکالا گیا تعزیہ پر روضہ امام حسین کی جھلکیاں تیار کی گئی تھیں یہ تعزیہ داری کربلا کی منظر کشی کررہی تھی ممبئی کے کرلا، اندھیری، ساکی ناکہ سمیت ملاڈ مالونی میں تعزیہ داری کی گئی اسی لئے پولس یہاں الرٹ جاری کیا تھا جلوس تعزیہ داری کے دوران شاہراہوں پر سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے اس کے ساتھ ہی شربت اور نیاز حسین بھی تقسیم کی گئی شہدا کربلا کی یاد میں تعزیہ داری کی جاتی ہے اور جانثاران حسین اس میں شریک ہوتے ہیں شرکا جاں نثاران حسین نے امام حسین کے پیغام کو عام کیا اس دوران ممبئی شہر میں پرامن طریقے سے یوم عاشورہ اور شام غریباں عزاداری اور تعزیہ داری اختتام پذیر ہوا۔ ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی نے یہاں اعلیٰ افسران کو الرٹ رہنے کا حکم جاری کیا تھا جس کے سبب ممبئی میں یوم عاشورہ پرامن وامان کے ساتھ بخیر وعافیت گزر گیا۔ مہاراشٹرا کے مالیگاؤں کے ڈونگرالے گاؤں میں 3 سالہ معصوم بچی کے ساتھ ریپ اور مرڈر کیس کے مرکزی ملزم رویندر خیرنار کی عدالتی حراست اور سخت پولیس کارروائی کو برقرار رکھا گیا ہے۔ اس کیس کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے عدالت اور انتظامیہ نے ملزم کو کسی بھی قسم کی راحت دینے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ اس گھناؤنے جرم کا مرکزی ملزم 24 سالہ رویندر خیرنار ہے جسے پولیس نے واقعے کے فوری بعد گرفتار کیا تھا۔ عوامی غم وغصے اور واقعے کی سنگینی کے پیش نظر ملزم کی جانب سے کسی بھی رعایت کی کوشش کامیاب نہیں ہوسکی۔ مقامی عدالت نے پولیس کی درخواست پر ملزم کی حراست میں مسلسل توسیع کی تاکہ جرم میں استعمال ہونے والے ہتھیاروں کی برآمدگی اور تفتیش مکمل کی جا سکے۔ یہ واقعہ نومبر 2025 میں مالیگاؤں کے ڈونگرالے گاؤں میں پیش آیا تھا جہاں تین سالہ معصوم بچی کو درندگی کا نشانہ بنا کر قتل کر دیا گیا تھا۔ اس واقعے کے خلاف پورے مالیگاؤں میں شدید احتجاج ہوا اور شہر مکمل طور پر بند رہا۔

ممبئی ڈرگس فروش گرفتار ۳ کروڑ ۷۵ لاکھ کی ہیروئن ضبط

ملزم کی گرفتاری سے تفتیش میں پیش رفت مزید گرفتاریوں کا بھی امکان: اے این سی کی ڈرگس کے خلاف بیداری مہم

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی انٹی نارکوٹکس سیل اے این سی نے ہیروئن کے ساتھ اس مشتبہ نوجوان کو گرفتار کرنے کا دعوی کیا ہے جس کی مالیت ۳ کروڑ ۷۵ لاکھ بتائی جاتی ہے، انٹی نارکوٹکس سیل نے کو اطلاع ملی تھی کہ ایک شخص گوریگاؤں علاقہ میں ہیروئن فروخت کرنے کے لیے آنے والا ہے اس کی بنیاد پر پولس نے یہاں جال بچھا کر ۷۵۰ گرام ہیروئن کے ساتھ ایک شخص کو گرفتار کرلیا بانگور نگر پولس میں اس معاملہ میں این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت کیس درج کرلیا گیا ہے۔ اے این سی اس معاملہ میں مزید تفتیش کررہی ہے ملزم ۲۰ اعلی تعلیم یافتہ نہیں ہے کاندیولی یونٹ اے این سی کو اطلاع ملی تھی کہ یہاں ملزم ڈرگس فروخت کرنے والا تھا ملزم کہاں کہاں ڈرگس فروخت کرتا تھا اس کی بھی جانچ کی جارہی ہے ڈرگس کے خلاف اے این سی مہم چلا رہی ہے اس کے ساتھ ہی نوجوانوں کو بھی ڈرگس کے خلاف اے این سی بیدار بھی کررہی ہے اس معاملہ میں جس نوجوان کو گرفتار کیا ہے مزید گرفتاریوں سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ڈرگس کے ریکیٹ کو پوری طرح سے ختم کرنا اے این سی کی ذمہ داری ہے اسی مناسبت سے کارروائی کی جارہی ہے۔ ملزم غریب گھرانے سے تعلق رکھتا ہے اس کے رابطہ کاروں کی بھی تفتیش جاری ہے یہ اطلاع آج یہاں اے این سی کی پریس کانفرنس میں ڈی سی پی اے این سی پورنیما چوگلے دی ہے۔ ممبئی پولیس کے اینٹی نارکوٹکس سیل (ANC) کی کاندیولی یونٹ نے گوریگاؤں علاقے میں ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے ۳ کروڑ ۷۵ لاکھ روپے مالیت کی ہیروئن ضبط کی ہے اور اس سلسلے میں ایک ۲۰ سالہ نوجوان کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے ملزم کے قبضے سے 750 گرام اعلیٰ معیار کی ہیروئن برآمد کی ہے، جس کی بین الاقوامی مارکیٹ میں قیمت تقریباً 3.75 کروڑ روپے ہے۔

ڈونگرالے ریپ و مرڈر کیس کے مرکزی ملزم کی ضمانت کی مسترد، درخواست عدالت کا فیصلہ

سرکاری وکیل اجول نکم اور ایڈووکیٹ سنیہا شرما ٹھاکرے کے دلائل پیش، تحقیقاتی آفیسر کی آخری گواہی باقی

مالیگاؤں: (نامہ نگار) پورے مہاراشٹر سمیت ریاست بھر میں احتجاجی لہر اور مالیگاؤں بند کا سبب بننے والے مشہور زمانہ ڈونگرالے ریپ و مرڈر کیس میں مظلومہ کو انصاف دلانے کی امید مزید روشن ہوگئی ہے۔ گزشتہ روز فیملی رفاسٹ ٹریک کورٹ میں ہونے والی سماعت کے دوران عدالت نے سنگین الزامات کے تحت قید ملزم کی ضمانت کی درخواست کو مکمل طور پر مسترد کر دیا ہے۔ کیس کی تفصیلات اور موجودہ صورتحال کے حوالے سے اصل مدعی (فریادی) کی وکیل ایڈووکیٹ سنیہا شرما ٹھاکرے نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے عدالتی کارروائی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ایڈووکیٹ سنیہا شرما ٹھاکرے کے مطابق، گزشتہ تاریخ پر ملزم کی جانب سے ضمانت کی عرضی دائر کی گئی تھی، جس پر گزشتہ روز حتمی بحث ہونی تھی۔ مہاراشٹر حکومت کی جانب سے اس کیس کے لیے مقرر کردہ نامور اور خصوصی سرکاری وکیل (اسپیشل پبلک پروسیکیوٹر) پدم شری اجول نکم نے ویڈیو کانفرنسنگ (VC) کے ذریعے عدالت میں حاضری دی اور ملزم کی ضمانت کی شدید مخالفت کرتے ہوئے قانون کے مطابق ٹھوس دلائل پیش کیے۔ اصل مدعی کی جانب سے خود ایڈووکیٹ سنیہا شرما ٹھاکرے نے عدالت کے روبرو اہم ترین نکات رکھے۔ اس دوران ان کی معاونت کے لیے مقامی سرکاری وکیل سنجے سونولے اور ایڈووکیٹ ہرشد تیواری بھی ابتدا ہی سے موجود رہے اور ضمانت کے خلاف زبردست قانونی جرح کی۔ عدالت نے استغاثہ اور مدعی کے وکلاء کے دلائل کو درست تسلیم کرتے ہوئے اور کیس کی سنگینی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ملزم کی ضمانت کی درخواست خارج کر دی۔ عوام میں اس کیس کے فیصلے کو لے کر پائی جانے والی بے چینی کے سوال پر ایڈووکیٹ سنیہا ٹھاکرے نے بتایا کہ یہ مقدمہ اب اپنے بالکل آخری مرحلے پر پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ مقدمے کی کارروائی تقریباً ۹۵ فیصد مکمل ہو چکی ہے۔ کیس سے جڑے تمام اہم اور ضروری گواہوں کے بیانات اور جرح عدالت میں قلمبند کی جا چکی ہے۔ اب صرف واحد اور آخری گواہ کے طور پر کیس کے تفتیشی افسر (انویسٹی گیشن آفیسر) کا بیان ہونا باقی رہ گیا ہے۔ چونکہ یہ معاملہ ایک فاسٹ ٹریک کورٹ میں زیرِ سماعت ہے، اس لیے ٹیم انتہائی تیز رفتاری سے کام کر رہی ہے۔ تفتیشی افسر کی گواہی کے فوری بعد فریقین کی جانب سے حتمی بحث (فائنل آرگیومنٹ) شروع ہوگی اور امید ہے کہ بہت جلد اس کیس کا حتمی اور تاریخی فیصلہ سامنے آجائے گا۔ مہاراشٹرا کے مالیگاؤں کے ڈونگرالے گاؤں میں 3 سالہ معصوم بچی کے ساتھ ریپ اور مرڈر کیس کے مرکزی ملزم رویندر خیرنار کی عدالتی حراست اور سخت پولیس کارروائی کو برقرار رکھا گیا ہے۔ اس کیس کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے عدالت اور انتظامیہ نے ملزم کو کسی بھی قسم کی راحت دینے سے صاف انکار کر دیا ہے۔

ایم پی کے رتلام میں ہائی ٹینشن لائن کی زد میں آیا تعزیہ

۳/افراد جاں بحق، ۹/زخمی

تعزیے میں کرنٹ پھیلنے کے باعث 12 سے زائد لوگ جھلس گئے۔ تمام زخمیوں کو فوری طور پر رتلام میڈیکل کالج منتقل کیا گیا۔ تاہم راستے میں ہی 3 افراد دم توڑ گئے، جبکہ 9 زخمیوں کا علاج جاری ہے۔ مدھیہ پردیش کے رتلام میں محرم کے جلوس کے دوران تعزیہ ہائی ٹینشن لائن کی زد میں آ گیا، جس کے باعث 3 افراد کی دردناک موت ہوگئی۔ جبکہ اس حادثے میں تقریباً 9 لوگ جھلس گئے ہیں۔ زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ یہ واقعہ رتلام ضلع کے جاورا-پپلوڈا علاقے کے تحت آنے والے ہتنارا گاؤں کا ہے۔ جمعرات کی رات یہاں محرم کے تعزیہ جلوس کے دوران ایک دردناک حادثہ پیش آیا۔ جلوس پنچمکھی مہادیو مندر اور مسجد کے درمیان سے گزر رہا تھا، اسی دوران وہ 11 کے وی ہائی ٹینشن لائن سے ٹکرا گیا۔ فالٹ ہوتے ہی پورے تعزیے میں کرنٹ پھیل گیا، جس کے باعث تعزیہ اٹھانے والے 12 سے زائد لوگ جھلس گئے۔ تمام زخمیوں کو پولیس اور گاؤں والوں کی مدد سے فوری طور پر رتلام میڈیکل کالج منتقل کیا گیا۔ تاہم راستے میں ہی 3 افراد دم توڑ گئے، جبکہ 9 زخمیوں کا علاج جاری ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ تعزیے میں لوہے کی راڈ ہونے کی وجہ سے کرنٹ تیزی سے پھیلا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور انتظامیہ کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں اور امدادی کام شروع کیا۔ حادثے کے بعد پورے گاؤں میں سوگ اور صدمے کا ماحول ہے۔ فی الحال پولیس معاملے کی تحقیقات میں مصروف ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے زخمیوں کی حالت اور حادثے کی وجوہات کے بارے میں تفصیلی معلومات جمع کی جارہی ہیں۔ اس حادثے میں جان گنوانے والے افراد کی شناخت رشید خان، سڈو خان اور ارباز خان کے طور پر ہوئی ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ رات تقریباً 11:15 بجے حادثے کے وقت آس پاس لوگوں کی بھاری بھیڑ تھی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ امیت کمار نے بتایا کہ "اس واقعے میں 3 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ واقعے کی جانچ کی جارہی ہے۔" رتلام میڈیکل کالج کے ڈاکٹر رویندر سولنکی نے بتایا کہ اسپتال لائے گئے زخمیوں میں سے 3 افراد کی پہلے ہی موت ہوچکی تھی۔

عالمی یوم انسداد منشیات پر نوجوان نسل کی مثبت رہنمائی

فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر کا صابو صدیق اسکول میں بیداری پروگرام، بڑی تعداد میں طلبہ کی شرکت

ممبئی: عالمی یوم انسدادِ منشیات وغیر قانونی اسمگلنگ (۲۶ جون) کی مناسبت سے ۲۴ جون کو فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر کی جانب سے صابو صدیق ٹیکنیکل ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے الماطلفی ہال میں طلبہ کے لیے ایک خصوصی بیداری سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں آٹھویں، نویں، دسویں اور گیارہویں جماعت کے طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی، جہاں انہیں منشیات، جدید دور کے نشہ آور رجحانات اور ڈیجیٹل لت کے نقصانات سے آگاہ کیا گیا۔ سیشن سے ادارے کے کونسلر معین الدین امین پٹنی والا نے خطاب کرتے ہوئے طلبہ کو بتایا کہ موجودہ دور میں نشے کی شکلیں بدل چکی ہیں اور نوجوان صرف روایتی منشیات ہی نہیں بلکہ مختلف "نیو ایج سبسٹنس" اور ڈیجیٹل نشوں کا بھی شکار ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا، آن لائن گیمنگ اور موبائل فون کا بے جا استعمال نوجوانوں کی ذہنی، تعلیمی اور سماجی زندگی پر منفی اثرات مرتب کر رہا ہے۔ انہوں نے مثالوں کے ذریعے طلبہ کو سمجھایا کہ کس طرح چند منٹ کے لیے موبائل استعمال کرنے والا نوجوان گھنٹوں تک سوشل میڈیا اور گیمز میں مصروف رہتا ہے اور آہستہ آہستہ یہ عادت ایک لت کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ معین الدین پٹنی والا نے طلبہ کو منشیات اور دیگر مضر عادات سے دور رہنے، مثبت سرگرمیوں میں حصہ لینے، والدین اور اساتذہ سے مضبوط رابطہ رکھنے اور وقت کے صحیح استعمال کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ بروقت آگاہی اور صحیح رہنمائی نوجوانوں کو بہت سے سماجی اور نفسیاتی مسائل سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ سیشن کے دوران طلبہ کو سبسٹنس ابیوز کی مختلف اقسام، ان کے جسمانی وذہنی اثرات، نوجوانوں کو نشے کی طرف مائل کرنے والے عوامل اور ان سے بچاؤ کے طریقوں کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔ پروگرام کے اختتام پر طلبہ نے مختلف سوالات بھی کیے، جن کے ماہرین نے تفصیلی اور اطمینان بخش جوابات دیے۔ واضح رہے کہ فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر کے بانی معروف عالمِ دین اور مذہبی اسکالر مفتی اشفاق قاضی ہیں۔ یہ ادارہ خاندانی اور سماجی مسائل کے حل، میاں بیوی کے باہمی تنازعات، والدین اور بچوں کے درمیان مفاہمت، بھائی بہنوں کے اختلافات کے ازالے، ڈیجیٹل نسل کی رہنمائی اور نشے کی لت میں مبتلا نوجوانوں کی کونسلنگ کے میدان میں قابلِ قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ ادارے کی جانب سے نوجوانوں میں شعور بیدار کرنے اور انہیں مثبت سمت فراہم کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً مختلف تعلیمی و تربیتی پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔

دارالسرور ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی، برہان پور کا دس سالہ جشنِ تکمیل

مالیگاؤں سے ڈاکٹر ایوبی معاذ، ایڈوکیٹ عبدالعظیم خان و پروفیسر عبدالمجید صدیقی صاحبان کو حضرت سعدی دکنی برہان پوری ایوارڈ تفویض

مالیگاؤں: (نامہ نگار) ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی، برہان پور کا دس سالہ جشنِ تکمیل پروگرام ۲۱ جون ۲۰۲۶ء کی شب عبدالرحمن ہال، انصار نگر، برہان پور ایم پی میں ہوا جسمیں برہان پور کے بچوں کے ادب کا پہلا اردو ناول کمسن جاسوس (پروانہ برہان پوری) کا اجراء بھی معزز مہمانان کے ہاتھوں ہوا ساتھ ہی 19 اپریل 2026 کو منعقدہ مضمون نگاری مقابلے میں شرکت کرنے والے انعام یافتگان کو انعامات تقسیم کیے گئے۔ جبکہ ڈاکٹر عبدالکریم سالار صاحب (صدر اقراء ایجوکیشن سوسائٹی، جلگاؤں) محترم فیروز کمال صاحب (مالک کمال پبلکیشن، جبلپور) محترم مشیر احمد انصاری صاحب (مدیر ماہنامہ اردو آنگن، ممبئی) محترم پروفیسر عبدالمجید صدیقی صاحب (آنریری سیکریٹری اے ٹی ٹی ایجوکیشنل کیمپس، صدر سی سی آئی وصدر انجمن ترقی اردو ہند شاخ مالیگاؤں) محترم ایڈوکیٹ عبدالعظیم خان صاحب (معروف سنیئر وکیل مالیگاؤں کورٹ) محترم ڈاکٹر ایوبی معاذ احمد ڈاکٹر منظور حسن ایوبی صاحب (رکن انتظامیہ سٹیزن ویلفیئر ایجوکیشن سوسائٹی، مالیگاؤں) صاحبان کی تعلیمی و سماجی خدمات جلیلہ کا اعتراف کرتے ہوئے "حضرت سعدی دکنی برہان پوری ایوارڈ بھی تفویض کیا گیا۔ علاوہ ازیں مالیگاؤں سے بطور مہمان خاص مدعو ڈاکٹر آصف سلیم و رضوان ربانی صاحبان کو بھی اعزازی و اعترافی ٹرافیاں تفویض کی گئیں تمام ہی ایوارڈ و اعزاز یافتگان کو عمیق دل سے مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔

معرکہ کربلا میں امام حسنؑ اور امام حسینؑ سمیت اہلِ بیتِ اطہار کی لازوال قربانیاں صرف ایک تاریخی واقعہ نہیں

مالیگاؤں: (نامہ نگار) دینِ اسلام کی حفاظت اور بقا کیلئے نواسہ رسولؐ اور اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام نے اپنا سب کچھ قربان کردیا، لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ آج کا مسلمان اسلام کی اصل تعلیمات سے غافل ہوچکا ہے۔ ان خیالات کا اظہار سنی دعوت اسلامی کے مقامی امیر مولانا سید امین القادری قبلہ نے نور باغ میں منعقدہ ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ یہ اجتماع نور باغ SDI گروپ رضوان میمن اینڈ گروپ کی جانب سے "ذکرِ تاجدارِ کربلاؑ" کے عنوان سے منعقد کیا گیا تھا، جس میں عاشقانِ رسولؐ اور محبانِ اہلِ بیتؑ کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مولانا سید امین القادری نے اپنے رقت انگیز اور فکر انگیز خطاب میں کربلا کے عظیم شہدا کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ معرکہ کربلا میں امام حسنؑ اور امام حسینؑ سمیت اہلِ بیتِ اطہار کی لازوال قربانیاں صرف ایک تاریخی واقعہ نہیں، بلکہ دینِ اسلام کی حفاظت اور سربلندی کے لیے دی جانے والی عظیم ترین قربانی ہیں۔ مگر آج کا مسلمان غفلت کی نیند سو رہا ہے۔ جن کے بڑوں نے دین کے لیے سجدے میں سر کٹوا دیے، آج ان کی اولادیں ناچ گانے، میوزک، ظاہری چمک دمک اور لالی پاؤڈر جیسی لغویات کی شوقین ہوچکی ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں اور شرکائے اجتماع کو جھنجھوڑتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اپنے ایمان کی حفاظت کرنا ہم سب کا اولین اخلاقی اور مذہبی فرض ہے۔ موجودہ دور کی اخلاقی پستی سے بچنے کے لیے مولانا سید امین القادری قبلہ نے کہا کہ مسلمان نماز کو وقت پر اور باقاعدگی سے ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اسی طرح سود خوری، جھوٹ، فتنہ وفساد اور دھوکہ دہی جیسی مہلک اخلاقی بیماریوں سے دور رہیں۔ موصوف نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ دین میں پیدا ہونے والی نئی نئی خرافات اور بدعات سے خود کو اور اپنی نسلوں کو محفوظ رکھیں۔ مولانا سید امین القادری نے خطاب کے اختتام پر سامعین سے عہد لیتے ہوئے کہا کہ اگر ہم واقعی اہلِ بیت سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، تو ہمیں اہلِ کربلا کی قربانیوں کو صرف یاد ہی نہیں رکھنا بلکہ اپنی عملی زندگیوں میں اسلام کا سچا اور پکا وفادار بن کر دکھانا ہوگا۔ انہوں نے اپیل کی کہ ہر مسلمان اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسولِ اکرم ﷺ کے احکامات اور فرمودات پر پوری طاقت اور خلوصِ نیت کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے۔ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ اور اہلِ بیت واطہار علیہم السلام میں درود وسلام کے نذرانے، اور ملک وملت کی امن وسلامتی اور ایمان پر استقامت کی خصوصی دعاؤں کے ساتھ مولانا سید امین القادری قبلہ کی خصوصی دعا سے ہوا۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

مہاراشٹر کانگریس کا ٹویٹ خاکی وردی والا افسر یا آر ایس ایس کا پرچارک؟

کانگریس نے ٹویٹ اور ایکس پر تحریر کیا ہے کہ ایک آئی پی ایس افسر ہندوستانی آئین پر حلف لے کر اور تمام شہریوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنے کی ذمہ داری قبول کر کے سروس میں داخل ہوتا ہے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی انٹی کرپشن بیورو سے ناگپور کے کمشنر کے عہدہ پر مقرر وشواس ناںگرے پاٹل کی آر ایس ایس کی تقریب میں اس کے بانی ڈاکٹر کرشنا ہیگڑے وار کی قصیدہ خوانی اور آر ایس ایس کو ایک دیش بھگت یعنی محب وطن تنظیم قرار دیئے جانے کی ویڈیو وائرل ہونے کے بعد کانگریس نے اس پر کارروائی اس کی انکوائری کا مطالبہ کیا ہے۔ کانگریس نے ٹویٹ اور ایکس پر تحریر کیا ہے کہ ایک آئی پی ایس افسر ہندوستانی آئین پر حلف لے کر اور تمام شہریوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنے کی ذمہ داری قبول کر کے سروس میں داخل ہوتا ہے۔ وہ کسی مذہب، ذات، جماعت یا نظریے سے شناخت نہیں رکھتا۔ وہ صرف آئین سے شناخت کرتا ہے۔ تاہم، راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے اسٹیج پر جانے اور سنگھ، ہندوتوا اور ڈاکٹر ہیڈگیوار کی قصیدہ خوانی کرنے والی ناںگرے پاٹل کی تقریر کو دیکھنے کے بعد، ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے کیا وہ آئینی عہدہ کے طور پر تقریر کر رہے تھے۔ یا پھر کسی خاص نظریہ کی نمائندگی کر رہے تھے؟ اب سوال صرف ناںگرے پاٹل تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کا براہ راست تعلق مہاراشٹر کے وزیر داخلہ اور وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس سے ہے۔ لہٰذا، وزیر اعلیٰ/داخلہ کے طور پر، فڑنویس کو مہاراشٹر کے عوام کے سامنے کچھ سوالات کے واضح جواب دینے چاہئے۔ آل انڈیا سروسز (کنڈکٹ) رولز، 1968 کے قاعدہ 13(2)(f)(iii) کے مطابق، ایک آئی پی ایس افسر کو نجی میڈیا ویڈیو یا اس سے ملتی جلتی تقریب میں شرکت کے لیے حکومت سے پیشگی اجازت درکار ہوتی ہے۔ کیا وشواس ناںگرے پاٹل کی اس تقریب میں شرکت کے لیے مہاراشٹر کے محکمہ داخلہ یا ریاستی حکومت سے پیشگی اجازت لی گئی تھی؟ اگر ایسا ہے تو یہ کس قاعدے کے تحت دیا گیا تھا، کیا اس کی کاپی پبلک کی جائے گی؟ اگر اجازت نہیں لی گئی تو کیا حکومت آل انڈیا سروسز (کنڈکٹ) رولز 1968 کی خلاف ورزی پر کارروائی کرے گی؟ رول 3(1) کی خلاف ورزی؟ آل انڈیا سروسز (کنڈکٹ) رولز، 1968 واضح طور پر کہتا ہے کہ کسی افسر کو کسی ایسے طرز عمل میں ملوث نہیں ہونا چاہیے جو اس کے عہدے کے لیے ناگوار ہو۔ ایک عام شہری کے لیے مناسب ہوگا کہ وہ کسی مخصوص نظریاتی تنظیم کے فورم پر جائے اور عوامی سطح پر اس نظریے کی تعریف کرے۔ لیکن کیا سروس میں آئی پی ایس افسر کے لیے یہ مناسب ہے؟ پولیس آفیسر قانون کا محافظ ہے نظریہ کا پرچار کرنے والا نہیں۔ سیاسی غیر جانبداری یا سیاسی وفاداری؟: قاعدہ 3(1A)(ii) واضح طور پر کہتا ہے سروس کا ہر رکن سیاسی غیر جانبداری برقرار رکھے گا۔ سیاسی غیر جانبداری آئی پی ایس سروس کی روح ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ سنگھ کے فورم پر جاکر نظریہ غیر جانبداری کی تعریف کرنا ہے یا کسی خاص سیاسی نظریاتی دھارے سے عوامی وفاداری کا اظہار کرنا؟ اگر کل کو کوئی اعلیٰ پولیس افسر کسی اور مذہبی یا سیاسی تنظیم کے فورم پر جاکر ان کی اسی طرح قصیدہ خوانی کرنے لگے تو عوام کا انتظامیہ پر اعتماد کیسے رہے گا؟ کیا آئین سپریم ہے یا سنگھ کا نظریہ؟۔ قاعدہ 3(2B)(ii) ہر افسر کو آئین کی بالادستی کا پابند کرتا ہے۔ آئین کا تعلق کسی ایک مذہب، ذات یا نظریے سے نہیں ہے۔ یہ تمام ہندوستانیوں کا ہے۔ تو کیا یہ آئینی غیر جانبداری ہے کہ ایک آئینی افسر کسی مخصوص نظریاتی تنظیم کے فورم پر جاکر اس کی سرعام تعریف کرے؟۔

وینزویلا میں تباہ کن زلزلوں کے بعد عالمی انسانی

حقوق کی تنظیموں کا امریکہ سے پابندیاں ہٹانے کا مطالبہ

وینزویلا بش انتظامیہ کے دور سے ہی وسیع امریکی پابندیوں کا سامنا کر رہا ہے، جن میں اوبامہ، ٹرمپ اور بائیڈن کے ادوار میں مزید توسیع کی گئی۔ اقوامِ متحدہ کے اعداد وشمار کے مطابق، وینزویلا میں دس میں سے تقریباً آٹھ شہری خطِ افلاس سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ سی ای پی آر کی ۲۰۱۹ء کی ایک رپورٹ کے مطابق، دو سال کے عرصے میں پابندیوں کے نتیجے میں تقریباً ۴۰ ہزار وینزویلا کے باشندے ہلاک ہوئے ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے امریکہ اور دیگر ممالک سے وینزویلا پر عائد اقتصادی پابندیاں فوری طور پر ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے، کیونکہ یہ پابندیاں تباہ کن زلزلوں کے بعد ملک کی امدادی کارروائیوں کی صلاحیت کو مفلوج کر رہی ہیں۔ واضح رہے کہ زلزلوں کے نتیجے میں اب تک کم از کم ۴۳۵ افراد ہلاک اور ایک ہزار سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ دارالحکومت کراکس سمیت کئی شہروں میں یکے بعد دیگرے آنے والے شدید زلزلوں سے عمارتیں زمین بوس ہونے کے بعد ملک بھر میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ امریکہ میں قائم 'سینٹر فار اکنامک اینڈ پالیسی ریسرچ' (CEPR) نے خبردار کیا کہ وینزویلا پر عائد موجودہ پابندیوں کی وجہ سے بین الاقوامی عطیہ دہندگان اور امدادی تنظیموں کو لاطینی ملک میں فنڈز اور امداد بھیجنے میں شدید رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سی ای پی آر کے بین الاقوامی پالیسی کے ڈائریکٹر ایلکس مین نے کہا کہ "وینزویلا کی حکومت زلزلہ ریلیف حاصل کرنے اور اسے تقسیم کرنے کیلئے آزاد ہونی چاہئے۔ امریکہ اور دیگر ممالک کی موجودہ پابندیاں زلزلے کے بعد مجموعی امدادی سرگرمیوں کو مفلوج کرنے کی خطرہ پیدا کر رہی ہیں۔" فن لینڈ کے 'ہملاگ انسٹی ٹیوٹ' (HUMLOG Institute) کی ڈپٹی ڈائریکٹر سارہ شف لنگ نے کہا کہ پابندیاں ہنگامی امداد کی راہ میں بڑی رکاوٹیں کھڑی کرتی ہیں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ مالیاتی پابندیوں کے باعث عملے اور ضروری سامان کیلئے رقم بھیجنا انتہائی پیچیدہ ہو جاتا ہے، جس سے امداد ضرورت مندوں تک پہنچنے میں تاخیر ہوتی ہے اور آپریشنز کے ساتھ ساتھ اشیاء کی درآمد کا عمل بھی سست پڑ جاتا ہے۔ امریکہ میں قائم امن پسند گروپ 'کوڈ پنک' (CodePink) نے بھی وینزویلا پر پابندیوں میں فوری ریلیف کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ معاشی جنگ کسی بھی ملک کی آفات سے نمٹنے اور ان سے بحال ہونے کی صلاحیت کو کمزور کر دیتی ہے۔ گروپ نے امریکہ کو اس آفت کا فائدہ اٹھا کر غیر ملکی تسلط گہرا کرنے کے خلاف خبردار کیا اور ہیٹی سے اس کا موازنہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ہنگامی امداد اور تعمیرِ نو کیلئے امریکی دائرہ اختیار میں روکے گئے وینزویلا کے فنڈز فوری طور پر بحال کئے جائیں۔ واضح رہے کہ وینزویلا بش انتظامیہ کے دور سے ہی وسیع امریکی پابندیوں کا سامنا کر رہا ہے، جن میں اوبامہ، ٹرمپ اور بائیڈن کے ادوار میں مزید توسیع کی گئی۔ یورپی یونین اور برطانیہ نے بھی ۲۰۱۷ء سے الگ سے پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے ۲۰۲۴ء کے اعداد وشمار کے مطابق، وینزویلا میں تقریباً دس میں سے آٹھ شہری خطِ افلاس سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ سی ای پی آر کی ۲۰۱۹ء کی ایک رپورٹ کے مطابق، دو سال کے عرصے میں پابندیوں کے نتیجے میں تقریباً ۴۰ ہزار وینزویلا کے باشندے ہلاک ہوئے، باوجود اس کے کہ ان پابندیوں کو خاص طور پر صرف مدورو حکومت کو نشانہ بنانے کیلئے پیش کیا جاتا رہا ہے۔ وینزویلا میں 24 جون 2026 کو آنے والے تباہ کن زلزلوں کے بعد عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں اور تھنک ٹینکس نے امریکہ سے مطالبات تیز کر دیے ہیں کہ وہ ملک پر عائد تمام معاشی پابندیاں فوری طور پر ختم کرے تاکہ زلزلہ زدگان تک امداد کی رسائی ممکن ہو سکے۔ 2.7 اور 5.7 کی شدت کے ان دوہرے زلزلوں نے لاطینی امریکی ملک میں بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے جس کے نتیجے میں سینکڑوں افراد ہلاک اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں۔ امن پسند حقوقِ انسانی کی تنظیم نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ کسی ملک پر معاشی جنگ مسلط کرنے سے اس کی قدرتی آفات سے نمٹنے کی اندرونی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ امریکی دائرہ اختیار میں منجمد وینزویلا کے فنڈز کو فوری طور پر بحال کیا جائے تاکہ انہیں تعمیرِ نو کے لیے استعمال کیا جا سکے۔

سوئٹزرلینڈ نے افغانستان کے لیے

تقریباً ۲ ملین ڈالر کی نئی انسانی امداد فراہم کی

جنیوا: سوئٹزرلینڈ نے افغانستان کے لیے اقوام متحدہ کے انسانی امداد کے فنڈ میں 1.95 ملین ڈالر کا عطیہ دیا ہے، جیسا کہ امدادی ایجنسیوں نے خبردار کیا ہے کہ بڑھتی ہوئی معاشی مشکلات، بڑھتی ہوئی انسانی ضروریات اور مالی امداد کی قلت لاکھوں افغانوں کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ برائے انسانی امور (OCHA) نے کہا کہ یہ تعاون ان لوگوں کی مدد کرے گا جن کی زندگی بحرانوں اور اچانک جھٹکوں سے متاثر ہوئی ہے، جس سے ملک بھر میں کمزور کمیونٹیز کو ہنگامی امداد فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔ تازہ ترین عطیہ افغانستان کے لیے سوئٹزرلینڈ کی طویل عرصے سے جاری انسانی امداد میں اضافہ کرتا ہے۔ 2021 میں طالبان کی حکمرانی کی واپسی کے بعد سے، سوئٹزرلینڈ نے انسانی ہمدردی کی مد میں تقریباً 64 ملین سوئس فرانک فراہم کیے ہیں، جس میں 2022 اور 2025 میں بڑی شراکتیں بھی شامل ہیں۔ اوچا نے کہا کہ نئی فنڈنگ ایک نازک وقت پر آتی ہے کیونکہ انسانی ہمدردی کی ایجنسیاں بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں جبکہ فنڈنگ کے بڑھتے ہوئے فرق کا سامنا ہے۔ ایجنسی نے بار بار بین الاقوامی عطیہ دہندگان سے خوراک کی عدم تحفظ، غربت اور دیگر انسانی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اضافی مدد کی اپیل کی ہے۔ افغانستان کو بدستور دنیا کے سب سے بڑے انسانی بحران کا سامنا ہے۔ برسوں کی معاشی زوال پذیری، معاش کو متاثر کرنے والی پابندیاں، آب و ہوا سے متعلقہ آفات اور روزگار کے محدود مواقع نے لاکھوں لوگوں کو بقا کے لیے انسانی امداد پر انحصار چھوڑ دیا ہے۔ پڑوسی ممالک بالخصوص پاکستان اور ایران سے مہاجرین اور تارکین وطن کی واپسی میں تیزی سے اضافے سے صورتحال مزید پیچیدہ ہو گئی ہے۔ امدادی ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ آمدورفت نے پہلے سے بڑھی ہوئی خدمات پر اضافی دباؤ ڈالا ہے۔ اوچا کے مطابق، افغانستان میں انسانی امداد کی کارروائیوں کے لیے اس سال 1.71 بلین ڈالر کی فنڈنگ درکار ہے۔ تاہم، صرف 269 ملین ڈالر؛ کل ضرورت کا تقریباً 16 فیصد اب تک موصول ہو چکا ہے۔ ایجنسی نے پہلے خبردار کیا تھا کہ فنڈنگ کی بڑھتی ہوئی کمی سے ملک بھر میں جان بچانے والے امدادی پروگراموں کو خطرہ ہے۔ فوری بین الاقوامی مدد کے بغیر، لاکھوں افغان ضروری امداد تک رسائی کے بغیر رہ سکتے ہیں۔ اوچا نے اس بات پر زور دیا ہے کہ عطیہ دہندگان کی مسلسل شمولیت بہت اہم ہے کیونکہ انسانی ہمدردی کی تنظیمیں ایسے ملک میں بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہیں جہاں معاشی بحالی نازک رہتی ہے اور انسانی بنیادوں پر دباؤ بڑھتا رہتا ہے۔

"انڈو" کو انڈو پیسیفک سے نکالنا اسٹریٹجک غلطی ہوگی: تجزیہ

واشنگٹن: ایک تازہ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ امریکی حکمت عملی سے "انڈو" کی اصطلاح کو ہٹانا محض نام کی تبدیلی نہیں بلکہ ایک ایسا علامتی پیغام ہوگا جو خطے میں بھارت کی اسٹریٹجک اہمیت کو کمزور ظاہر کر سکتا ہے۔ مصنف کے مطابق "انڈو پیسیفک" کا تصور گزشتہ برسوں میں چین کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کے مقابلے میں علاقائی شراکت داری کی بنیاد بن چکا ہے، اس لیے اس میں تبدیلی اتحادی ممالک میں غیر ضروری خدشات پیدا کر سکتی ہے۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ "انڈو پیسیفک" کی اصطلاح اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہے کہ بحرِ ہند اور بحرالکاہل کی سلامتی، تجارت اور سپلائی چین ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔ اس تناظر میں بھارت نہ صرف ایک اہم جغرافیائی طاقت ہے بلکہ سمندری سلامتی، علاقائی استحکام اور آزاد و کھلے بحری راستوں کے تحفظ میں بھی کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ تجزیے کے مطابق اگرچہ کسی عسکری کمان کے نام کی تبدیلی سے اس کے اختیارات یا ذمہ داریوں میں فوری فرق نہیں پڑتا، لیکن سفارتی اور اسٹریٹجک سطح پر اس کی علامتی اہمیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ایسے اقدامات سے اتحادی ممالک میں امریکی ترجیحات کے بارے میں شکوک پیدا ہو سکتے ہیں، خصوصاً ایسے وقت میں جب چین اپنی علاقائی موجودگی مسلسل بڑھا رہا ہے۔ مصنف کے مطابق امریکہ کو اپنی طویل المدتی انڈو پیسیفک حکمت عملی میں بھارت کے مرکزی کردار کو برقرار رکھنا چاہیے، کیونکہ خطے میں طاقت کے توازن، آزاد بحری گزرگاہوں اور قواعد پر مبنی عالمی نظام کے فروغ کے لیے بھارت کے ساتھ مضبوط شراکت داری ناگزیر ہے۔

بنگلہ دیش کی حقیقی قومی سلامتی کا انحصار ہتھیاروں سے زیادہ انسانی وسائل پر ہے: تجزیہ

ڈھاکہ: ایک تازہ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ بنگلہ دیش کی قومی سلامتی کا انحصار صرف جدید جنگی طیاروں، میزائلوں یا فوجی ساز وسامان پر نہیں بلکہ ایک تعلیم یافتہ، ہنر مند اور صحت مند آبادی کی تشکیل پر ہے، جو ملک کی طویل المدتی ترقی اور استحکام کی حقیقی بنیاد بن سکتی ہے۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ بنگلہ دیش کو اس وقت ہنر مند افرادی قوت کی کمی، صحت کے شعبے کی محدود صلاحیت، تحقیق و ٹیکنالوجی میں پسماندگی اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے ناکافی مواقع جیسے چیلنجز کا سامنا ہے۔ مصنف کے مطابق اگرچہ جدید دفاعی نظام ملکی سرحدوں کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، لیکن باصلاحیت اور تربیت یافتہ نسل ملک کی معیشت، ٹیکنالوجی اور قومی صلاحیتوں کو کئی دہائیاں آگے لے جا سکتی ہے۔ تجزیے کے مطابق قومی سلامتی کا تصور صرف عسکری طاقت تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ تعلیم، صحت، سائنسی تحقیق، اختراع اور انسانی وسائل میں سرمایہ کاری کو بھی دفاعی حکمت عملی کا لازمی حصہ بنایا جانا چاہیے۔ مصنف کا کہنا ہے کہ اگر بنگلہ دیش مستقبل میں مضبوط، خودمختار اور خوشحال ریاست بننا چاہتا ہے تو اسے دفاعی اخراجات کے ساتھ ساتھ انسانی سرمائے کی ترقی کو بھی قومی ترجیح بنانا ہوگا۔

HRCP نے انسداد تشدد قانون اور حراستی بدسلوکی میں فرق کو اجاگر کیا

ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان (ایچ آر سی پی) نے جمعہ کے روز وزیراعظم شہباز شریف پر زور دیا

اسلام آباد: ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان (ایچ آر سی پی) نے جمعہ کے روز وزیراعظم شہباز شریف پر زور دیا کہ وہ ملک کے انسدادِ تشدد کے قانونی ڈھانچے کو مضبوط کریں، اور متنبہ کیا کہ موجودہ قوانین میں موجود خامیاں حراستی مراکز میں تشدد اور ناروا سلوک کے لیے احتساب کو کمزور کر رہی ہیں۔ تشدد کے متاثرین کی حمایت کے عالمی دن کے موقع پر جمعہ کو جاری کردہ ایک کھلے خط میں، ایچ آر سی پی نے کہا کہ پاکستان میں حراستی مقامات پر تشدد اور ظالمانہ، غیر انسانی اور ذلت آمیز سلوک جسمانی اور نفسیاتی دونوں ایک سنگین تشویش ہے۔ کمیشن نے ٹارچر اینڈ کسٹوڈیل ڈیتھ (روک تھام اور سزا) ایکٹ، 2022 کے نفاذ کو ایک اہم قانون ساز سنگ میل کے طور پر تسلیم کیا، لیکن دلیل دی کہ یہ قانون ذہنی اور نفسیاتی درد اور تکلیف کو اذیت کی شکلوں کے طور پر تسلیم کرنے میں ناکام رہا۔ ایچ آر سی پی کے مطابق، موت یا سنگین نقصان کی دھمکیاں، دھمکیاں، جبر، تذلیل، فرضی سزائے موت، خاندان کے افراد کے خلاف دھمکیاں اور طویل تنہائی جیسے طرز عمل کو ٹارچر کی قانونی تعریف سے خارج کر دیا گیا۔ حقوق کی تنظیم نے قانون کے تفتیشی طریقہ کار پر بھی تشویش کا اظہار کیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ وفاقی تحقیقاتی ایجنسی (ایف آئی اے) کو ایف آئی اے کے سینئر افسران کے پولیس سروس سے نکالے جانے کے باوجود تشدد کے الزامات کی تحقیقات کا خصوصی اختیار ہے۔ اس نے کہا کہ اس انتظام سے مفادات کے ممکنہ ٹکراؤ پر تشویش پیدا ہوئی اور احتساب کے عمل میں عوام کا اعتماد کمزور ہوا۔ ایچ آر سی پی نے مزید کہا کہ اگرچہ قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کو نگرانی کا کردار سونپا گیا تھا، لیکن اس کے نگران اختیارات غیر واضح رہے، آزاد تحقیقات کو یقینی بنانے میں اس کی تاثیر کو محدود کر دیا۔ کمیشن نے کہا کہ منظم نگرانی اور رپورٹنگ کے طریقہ کار کی عدم موجودگی نے حراستی مراکز میں تشدد اور ناروا سلوک کے حقیقی پیمانے کا تعین کرنا مشکل بنا دیا ہے، جس کی وجہ سے پالیسی ساز، سول سوسائٹی اور بین الاقوامی احتسابی اداروں کے پاس قابل اعتماد ڈیٹا موجود نہیں ہے۔ ایچ آر سی پی نے حکومت سے 2022 کے قانون میں ترمیم کرنے کا مطالبہ کیا تاکہ نفسیاتی تشدد کو واضح طور پر تسلیم کیا جا سکے، مجرمانہ ذمہ داری اور ایسے جرائم کے لیے متناسب سزائیں متعارف کروائی جائیں، اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ متاثرین کو ٹارچر کے خلاف اقوام متحدہ کے کنونشن کے تحت پاکستان کی ذمہ داریوں کے مطابق موثر علاج، بحالی اور معاوضے تک رسائی حاصل ہو۔

چین کا صنعتی شمال مشرق زوال کا شکار

معاشی بحران، ہجرت اور آبادی میں کمی نے مشکلات بڑھائی

ٹوکیو: ایک تازہ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ چین کا شمال مشرقی صنعتی خطہ، جو کبھی ملک کی بھاری صنعتوں کا مرکز سمجھا جاتا تھا، آج شدید معاشی بحران، بے روزگاری، آبادی میں کمی اور نوجوانوں کی بڑے پیمانے پر ہجرت جیسے مسائل سے دوچار ہے۔ مصنف کے مطابق یہ صورتحال چینی معیشت کے لیے ایک گہرا ساختی چیلنج بن چکی ہے۔ رپورٹ کے مطابق لیاؤننگ، جیلن اور ہیلونگ جیانگ جیسے صوبوں میں بند ہوتی فیکٹریاں، بڑھتے قرضے، عمر رسیدہ آبادی اور روزگار کے محدود مواقع نے خطے کی معاشی سرگرمیوں کو شدید متاثر کیا ہے۔ بڑی تعداد میں نوجوان بہتر روزگار کی تلاش میں جنوبی چین منتقل ہو چکے ہیں، جبکہ مقامی معیشت مسلسل سکڑ رہی ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ 1990 کی دہائی میں سرکاری اداروں کی اصلاحات کے دوران بڑے پیمانے پر ملازمتوں کے خاتمے کے بعد یہ خطہ مسلسل زوال کا شکار رہا۔ سخت خاندانی منصوبہ بندی، کم شرح پیدائش، بدعنوانی اور نجی سرمایہ کاری کی کمی نے بھی مسائل کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ مصنف کے مطابق شمال مشرقی چین کا بحران صرف ایک علاقائی مسئلہ نہیں بلکہ چینی اقتصادی ماڈل کو درپیش وسیع تر چیلنجز کی عکاسی کرتا ہے۔ ان کے بقول اگر بنیادی معاشی اور آبادیاتی مسائل کا موثر حل نہ نکالا گیا تو اس کے اثرات مستقبل میں چین کی مجموعی اقتصادی ترقی اور سماجی استحکام پر بھی مرتب ہو سکتے ہیں۔

پاکستان رینجرز نے پی او کے میں خواتین کے خلاف کریک ڈاؤن کیا

انہیں احتجاج میں شامل ہونے سے روک دیا

مظفر آباد: پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) میں مظاہروں میں حصہ لینے والی خواتین کو مبینہ طور پر ایک بڑے کریک ڈاؤن کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ پاکستان رینجرز کو کوٹلی کے تمام دیہاتوں میں تعینات کیا گیا ہے تاکہ انہیں مرکزی مظاہرے تک پہنچنے سے روکا جا سکے۔ جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی (JAAC) کی کال کے بعد کوٹلی کے علاقے میں خواتین اور بچوں کے سڑکوں پر آنے کے بعد یہ کارروائی ہوئی، جو ملازمتوں، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، انتظامی اصلاحات اور جس کو مظاہرین اپنے بنیادی حقوق سے انکار کے طور پر بیان کرتے ہیں، پر وسیع پیمانے پر تحریک چلا رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق پاکستان رینجرز نے کشمیری خواتین کے گروپوں کو مرکزی احتجاجی مقام کی طرف جانے سے روک دیا اور کوٹلی کے اطراف کے دیہاتوں میں گشت تیز کر دیا۔ دیہات کے اندر رینجرز کی تعیناتی کو ایک بے مثال اقدام قرار دیا گیا ہے جس کا مقصد خواتین کو مرکزی شہر میں ہونے والے مظاہروں میں شرکت سے روکنا ہے۔ پاکستانی فورسز نے مبینہ طور پر ڈھمول گاؤں میں خواتین کو احتجاجی مقام تک پہنچنے سے روکنے کے لیے گولہ باری کا بھی سہارا لیا۔ کارروائی کے دوران کچھ معمولی زخمیوں کی اطلاع ملی، اگرچہ زخمی ہونے والوں کی صحیح تعداد فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکی۔ مظاہرین روزگار کے مواقع، بہتر صحت اور تعلیم کی سہولیات، مقامی عدالتوں اور بیوروکریسی میں اصلاحات اور مروجہ قوانین کے تحت انہیں دستیاب حقوق کی بحالی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کمیٹی کے ایک بنیادی رکن نے کہا کہ ہمارا چارٹر آف ڈیمانڈ کہتا ہے کہ موجودہ مروجہ قوانین کے تحت ہمارے بنیادی انسانی حقوق کو بحال کیا جانا چاہیے۔ کمیٹی یہ بھی مطالبہ کر رہی ہے کہ خطے میں کام کرنے والے اے جے کے بینک کو شیڈول بینک کا درجہ دیا جائے۔ ایڈووکیٹ سعد انصاری نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا، ''ہم مطالبہ کر رہے ہیں کہ کشمیر میں اے جے کے بینک کو شیڈول بینک بنایا جائے۔'' شیڈولڈ بینک کی حیثیت ادارے کو زیادہ ریگولیٹری نگرانی کے تحت لے آئے گی اور اسے مرکزی بینکنگ سسٹم کے ذریعے پیش کردہ سہولیات تک رسائی کی اجازت دے گی۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ یہ تبدیلی خطے کے مالیاتی ڈھانچے کو مضبوط کرے گی اور بینکنگ خدمات تک رسائی کو بہتر بنائے گی۔

خواجہ آصف کا پی او کے بارے تبصرہ پر معافی مانگنے سے انکار

اسلام آباد: سی این این نیوز۔18 کی ایک رپورٹ کے مطابق، پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ آصف نے پاک مقبوضہ کشمیر کے راولاکوٹ کے رہائشیوں کے بارے میں اپنے متنازعہ ریمارکس پر معافی مانگنے سے انکار کر دیا ہے، اور اصرار کیا ہے کہ بڑھتی ہوئی تنقید کے باوجود ان کے تبصرے "بالکل درست" تھے۔ اس تنازع پر بات کرتے ہوئے آصف نے معافی مانگنے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ میں معافی نہیں مانگوں گا، کل بھی معافی نہیں مانگی تھی اور آج بھی نہیں ہوگی۔ یہ تنازع پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں پاکستان کی فوجی اسٹیبلشمنٹ کے خلاف بڑھتے ہوئے احتجاج کے درمیان سامنے آیا ہے۔ اس سے قبل، آصف نے ریمارکس دیئے تھے کہ راولاکوٹ اور میرپور کے رہائشی مناسب کشمیری نہیں ہیں"، جس سے پورے خطے میں غم و غصہ پھیل گیا۔ ان کے تبصروں نے یہ بھی تجویز کیا کہ ہندوستان کے کشمیر میں رہنے والے لوگوں کو کشمیر کے دوسرے حصوں کے مقابلے میں اعلیٰ حیثیت حاصل ہے، جس سے سیاسی تناؤ میں مزید شدت آتی ہے۔ آصف نے یہ بھی کہا کہ نہ تو سابق وزیراعظم نواز شریف اور نہ ہی وزیراعظم شہباز شریف نے اس تنازعہ کے حوالے سے ان سے رابطہ کیا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی اعلیٰ سیاسی قیادت نے اب تک اس معاملے پر عوامی سطح پر خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ بھارت نے آصف کے ریمارکس کی شدید مذمت کرتے ہوئے انہیں پاکستان کے اندرونی چیلنجوں اور پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں انسانی حقوق کے ریکارڈ سے توجہ ہٹانے کی کوشش قرار دیا۔ تبصروں کا جواب دیتے ہوئے، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا، نئی دہلی واضح طور پر ان من گھڑت دعووں کو اس توہین کے ساتھ مسترد کرتا ہے جس کے وہ مستحق ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ پی او کے میں جاری مظاہرے پاکستان کے "غیر قانونی اور زبردستی قبضے کے تحت علاقوں میں نظامی معاشی استحصال، بنیادی حقوق سے انکار، اور انتظامی جبر کی دہائیوں سے جاری پالیسی کا نتیجہ تھے۔

چین کے نئے نسلی اتحاد قانون پر

تائیوان میں تشویش، سرحد پار کارروائیوں کا خدشہ

تائی پے: تائیوان کے ماہرین تعلیم، سرکاری حکام اور شہری تنظیموں نے چین کے نئے نافذ کردہ نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ کے قانون پر بڑھتے ہوئے خطرے کا اظہار کیا ہے، اور متنبہ کیا ہے کہ اس کی وسیع بیرونی دفعات سے تائیوان کے شہریوں کو چین کی سرحدوں سے باہر قانونی اور سیاسی خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ دی تائی پے ٹائمز کے مطابق، مارچ میں چین کی نیشنل پیپلز کانگریس کی طرف سے منظور کیا گیا یہ قانون، بیجنگ کو ایک متحد چینی قومی شناخت کے طور پر بیان کرنے والے کو مضبوط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاہم، آرٹیکل 63 چین کی قانونی رسائی کو ملک سے باہر کی تنظیموں اور افراد تک بڑھاتا ہے جن پر نسلی اتحاد کو نقصان پہنچانے یا علیحدگی پسندی کی حوصلہ افزائی کرنے کا الزام ہے، جس سے اس کے ممکنہ بین الاقوامی اطلاق پر تشویش پائی جاتی ہے۔ ٹنگائی یونیورسٹی کے سینٹر فار مین لینڈ چائنا اینڈ ریجنل ڈویلپمنٹ ریسرچ کے نائب سربراہ ہنگ پو چاو نے خبردار کیا کہ یہ قانون تائیوان کے شہریوں کے خلاف تعزیری اقدامات کی راہ ہموار کر سکتا ہے۔ ان اقدامات میں سفری پابندیاں، پابندیاں، عوامی بلیک لسٹ اور معاشی دباؤ شامل ہو سکتے ہیں۔ ہنگ نے خبردار کیا کہ چین میں اکثر سفر، ملازمت، سرمایہ کاری یا خاندانی روابط رکھنے والے افراد خاص طور پر کمزور ہو سکتے ہیں، جبکہ ماہرین تعلیم، صحافی، شہری تنظیمیں اور عوامی مبصرین کو بھی سیاسی خطرات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ تائیوان کی مین لینڈ افیئرز کونسل نے بھی اس قانون پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ نائب وزیر شین یو چنگ نے اس کی منظوری کے فوراً بعد کہا کہ اگرچہ قانون سازی چین کی نسلی اقلیتوں پر توجہ مرکوز کرتی نظر آتی ہے، لیکن اس کے قومی اتحاد اور دوبارہ اتحاد کے حوالے سے آبنائے پار تعلقات کو نشانہ بنانے کے لیے آسانی سے تشریح کی جا سکتی ہے۔ تائیوان کے قومی سلامتی کے ایک اہلکار نے اپنا نام ظاہر نہ کرتے ہوئے کہا کہ بیجنگ سنکیانگ اور تبت میں تائیوان کی خودمختاری یا انسانی حقوق کی وکالت سے متعلق تنقید کو وسیع پیمانے پر ایسے اقدامات سے تعبیر کر سکتا ہے جو نسلی اتحاد کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اہلکار نے کہا کہ اس طرح کی تشریحات ان مسائل پر رپورٹنگ کرنے والے غیر ملکی صحافیوں اور عالمی اداروں میں تائیوان کی شرکت کی حمایت کرنے والے بین الاقوامی سیاستدانوں کو بھی متاثر کر سکتی ہیں۔

جے ایس ایم ایم نے اقوام متحدہ سے

پاکستان سے سندھودیش کی آزادی پر ریفرنڈم کی اپیل کی

لندن: شفیع برفت کی قیادت میں جئے سندھ متحدہ محاذ (جے ایس ایم ایم) نے اقوام متحدہ اور عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ سندھودیش کے مستقبل اور آزادی کے حوالے سے بین الاقوامی سطح پر زیر نگرانی ریفرنڈم کرانے کے لیے پاکستان پر سیاسی اور سفارتی دباؤ ڈالے۔ ایکس پر شیئر کی گئی ایک پوسٹ میں، جے ایس ایم ایم نے کہا کہ وہ حکومتوں، بین الاقوامی تنظیموں، قانون سازوں، اسکالرز، میڈیا آؤٹ لیٹس اور انسانی حقوق کے گروپوں کے ساتھ سفارتی مشغولیت کی کوشش کرے گی تاکہ اسے سندھودیش کے مسئلے کے پرامن اور جمہوری حل کے طور پر بیان کیا جائے۔ بیان کے مطابق جے ایس ایم ایم کا موقف ہے کہ سندھ سندھی قوم کے تاریخی وطن اور قدیم سندھ تہذیب کا گہوارہ ہے۔ اس کا استدلال ہے کہ سندھ کے عوام کو اقوام متحدہ اور وسیع تر عالمی برادری کے نمائندوں کی نگرانی میں کرائے جانے والے ریفرنڈم کے ذریعے اپنے سیاسی مستقبل کا تعین کرنے کی اجازت دی جانی چاہیے۔ تنظیم نے کہا کہ وہ ریاستہائے متحدہ، ہندوستان، برطانیہ، فرانس، جرمنی، روس، چین، جاپان، بنگلہ دیش، سری لنکا، متحدہ عرب امارات، ایران، اسرائیل، قطر اور ترکی سمیت حکومتوں سے رابطہ کرے گا اور ان پر زور دے گا کہ وہ سفارتی ذرائع سے اس کے مطالبے کی حمایت کریں۔ جے ایس ایم ایم نے کہا کہ بین الاقوامی سطح پر زیر نگرانی ریفرنڈم تشدد اور انسانیت سوز مصائب سے بچنے میں مدد کرتے ہوئے سندھی قوم کی سیاسی امنگوں کے طور پر بیان کردہ اس کو حل کرنے کے لیے ایک پرامن طریقہ کار فراہم کرے گا۔ اس نے مزید دلیل دی کہ اس معاملے کو بین الاقوامی قانون، جمہوری اصولوں اور لوگوں کے حق خودارادیت کے دائرہ کار میں دیکھا جانا چاہیے۔ گروپ نے یہ بھی کہا کہ اگر پاکستان اس طرح کے ریفرنڈم کے انعقاد سے انکار کرتا ہے تو وہ بین الاقوامی برادری سے سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت حاصل کرے گا جسے اس نے قومی آزادی کے لیے سندھی قوم کی جدوجہد قرار دیا ہے۔ بیان کا اختتام کرتے ہوئے برفت نے کہا کہ اس مسئلے کا مستقبل کا رخ اس بات پر منحصر ہے کہ پاکستان اسے جمہوری طریقے سے حل کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ جئے سندھ متحدہ محاذ نے اقوام متحدہ اور عالمی برادری سے باضابطہ طور پر اپیل کی ہے کہ وہ پاکستان پر سندھودیش کی آزادی کے لیے بین الاقوامی نگرانی میں ریفرنڈم کرانے کے لیے سفارتی دباؤ ڈالے۔

طالبان نے افغان سرزمین سے سیکیورٹی خطرات کے دعوؤں کو مسترد کیا

جیسا کہ کئی علاقائی تنظیموں نے افغان سرزمین سے سیکورٹی خطرات کے ممکنہ پھیلاؤ پر تشویش کا اظہار کیا ہے

کابل: جیسا کہ کئی علاقائی تنظیموں نے افغان سرزمین سے سیکورٹی خطرات کے ممکنہ پھیلاؤ پر تشویش کا اظہار کیا ہے، امارت اسلامیہ نے ایک بار پھر ایسے دعوؤں کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ افغانستان کی سرزمین کو کسی بھی ملک کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ امارت اسلامیہ کے نائب ترجمان، حمد اللہ فطرت نے کہا کہ افغانستان کو کسی بھی قوم کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے اور امارت اسلامیہ کے دوبارہ اقتدار میں آنے کے بعد سے ملک گیر سلامتی قائم ہے۔ فطرت نے کہا کہ "ہم ان دعوؤں کو بے بنیاد سمجھتے ہیں کہ افغانستان دوسرے ممالک کے لیے خطرہ ہے۔ افغانستان کسی بھی ملک کے لیے خطرہ نہیں ہے۔ جب سے امارت اسلامیہ برسراقتدار آئی ہے، ملک بھر میں سیکیورٹی کو یقینی بنایا گیا ہے، اور تمام سیکیورٹی اور دفاعی فورسز ایک مشترکہ کمانڈ کے تحت کام کرتی ہیں۔ مزید برآں، کسی فرد یا گروہ کو افغان سرزمین کو دوسرے ممالک کے خلاف استعمال کرنے یا مسلح سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی اجازت نہیں ہے۔" ان کا یہ تبصرہ اجتماعی سلامتی کے معاہدے کی تنظیم (CSTO) کے رکن ممالک کی جانب سے پہلے یہ دعویٰ کرنے کے بعد آیا ہے کہ افغانستان کی شمالی سرحدوں پر مسلح گروپ موجود ہیں، اور انتباہ دیا کہ صورت حال علاقائی سلامتی کے لیے چیلنج بن سکتی ہے۔ روس میں افغانستان کے سابق سفارت کار غوث جانباز نے کہا کہا یک طرف، ان ممالک کے سیاسی ادارے اور وزارت خارجہ افغانستان کی نگراں انتظامیہ کے ساتھ منسلک ہونے اور اقتصادی اور تجارتی تعلقات کو وسعت دینے کی بات کرتے ہیں، دوسری طرف، ان کے سیکیورٹی، فوجی اور انٹیلی جنس ادارے، بشمول سی ایس ٹی او کے فریم ورک کے اندر رہتے ہوئے اس بات کی بات کرتے رہتے ہیں کہ افغانستان میں دہشت گرد گروپوں کی موجودگی میں سیکیورٹی کے خطرات اور فنڈز کی موجودگی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔" ان ممالک کی پالیسیوں میں۔" دریں اثنا، متعدد سیاسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ افغانستان کے استحکام کا براہ راست تعلق علاقائی سلامتی سے ہے اور سلامتی سے متعلق کسی بھی قسم کے الزامات یا خدشات کو مشترکہ تعاون اور سفارتی طریقہ کار کے ذریعے دور کیا جانا چاہیے۔ سیاسی تجزیہ کار عبدالصادق حامدزوئی نے کہا کہا افغانستان ایک ایسی انتظامیہ کے زیر انتظام ہے جو دہشت گردی کے خلاف جنگ کر رہی ہے اور استحکام کو یقینی بنانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ علاقائی ممالک کو بھی اس سلسلے میں تعاون کرنا چاہیے۔ جن خدشات کا اظہار کیا جا رہا ہے ان میں سے زیادہ تر زمینی حقائق سے زیادہ سیاسی تحفظات پر مبنی ہیں۔ یہ تبصرے ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب امارت اسلامیہ کے حکام نے بارہا کہا ہے کہ وہ افغان سرزمین کو دوسرے ممالک کے خلاف استعمال ہونے سے روکنے کے لیے پرعزم ہیں اور کسی گروپ کو یہ اجازت نہیں دیں گے کہ وہ افغانستان کو اڈے کے طور پر استعمال کر کے دیگر اقوام کی سلامتی کو خطرے میں ڈالے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ہم اور ہماری بے بسی: مسئلہ کہاں ہے؟

یہ سوالات جذباتی بھی ہیں اور حقیقی بھی۔ لیکن ان سوالات کے جوابات تلاش کرتے وقت صرف دوسروں کے کردار کا جائزہ لینا کافی نہیں ہوتا۔ تاریخ کا ایک اصول ہے کہ جو قومیں صرف دوسروں کو ذمہ دار ٹھہراتی رہتی ہیں وہ اپنی اصلاح کے دروازے خود بند کر لیتی ہیں، جبکہ جو قومیں اپنی کمزوریوں کا سامنا کرنے کا حوصلہ رکھتی ہیں وہ دوبارہ اٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج مسلمان جس کمزوری کا شکار ہے، اس کی ایک بڑی وجہ بیرونی دباؤ ضرور ہے، لیکن اس سے بھی بڑی وجہ اندرونی انتشار ہے۔ ایک جسم کے مختلف اعضاء اگر ایک دوسرے سے بے تعلق ہو جائیں تو جسم کی طاقت باقی نہیں رہتی۔ یہی حال قوموں کا بھی ہوتا ہے۔ جب دل الگ سمت میں دھڑکنے لگیں اور دماغ الگ الگ فیصلے کرنے لگیں تو اجتماعی قوت بکھر جاتی ہے۔

مولانا قاری اسحاق گورا

آج ہندوستانی مسلمانوں کے حالات پر گفتگو کرتے ہوئے اکثر دلوں میں ایک دردناک سوال جنم لیتا ہے کہ آخر ایسا کیا ہوا کہ ایک زمانے میں علم، تہذیب، کردار اور اجتماعی قوت کی علامت سمجھی جانے والی قوم آج اپنے ہی وطن میں بے وزن اور بے اثر محسوس ہونے لگی؟ کیوں اس کے مدارس بار بار نشانے پر آتے ہیں؟ کیوں اس کی مساجد تنازعات کا مرکز بن جاتی ہیں؟ کیوں کسی ایک فرد کی غلطی پوری قوم کی شناخت پر سوال بن کر کھڑی کر دی جاتی ہے؟ اور کیوں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسلمان کی ہر لغزش خبر بن جاتی ہے جبکہ اس کی کامیابیاں خاموشی کے پردے میں گم ہو جاتی ہیں؟۔

یہ سوالات جذباتی بھی ہیں اور حقیقی بھی۔ لیکن ان سوالات کے جوابات تلاش کرتے وقت صرف دوسروں کے کردار کا جائزہ لینا کافی نہیں ہوتا۔ تاریخ کا ایک اصول ہے کہ جو قومیں صرف دوسروں کو ذمہ دار ٹھہراتی رہتی ہیں وہ اپنی اصلاح کے دروازے خود بند کر لیتی ہیں، جبکہ جو قومیں اپنی کمزوریوں کا سامنا کرنے کا حوصلہ رکھتی ہیں وہ دوبارہ اٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج مسلمان جس کمزوری کا شکار ہے، اس کی ایک بڑی وجہ بیرونی دباؤ ضرور ہے، لیکن اس سے بھی بڑی وجہ اندرونی انتشار ہے۔ ایک جسم کے مختلف اعضاء اگر ایک دوسرے سے بے تعلق ہو جائیں تو جسم کی طاقت باقی نہیں رہتی۔ یہی حال قوموں کا بھی ہوتا ہے۔ جب دل الگ سمت میں دھڑکنے لگیں اور دماغ الگ الگ فیصلے کرنے لگیں تو اجتماعی قوت بکھر جاتی ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کی سب سے بڑی آزمائش شاید یہ نہیں کہ ان کے خلاف کتنے قوانین بن رہے ہیں یا ان کے اداروں پر کتنے سوالات اٹھائے جا رہے ہیں، بلکہ اصل آزمائش یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ کس حد تک کھڑے ہیں۔ آج مسلمان مسلک، جماعت، زبان، علاقے، سیاسی وابستگی اور ذاتی مفادات کے خانوں میں اس قدر تقسیم ہو چکا ہے کہ اس کی اجتماعی آواز کمزور پڑتی جا رہی ہے۔

ایک تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ ہمارے درمیان درد کی یکسانیت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اگر مصیبت ہمارے دروازے پر نہ آئے تو ہمیں لگتا ہے کہ مسئلہ ہمارا نہیں ہے۔ اگر کسی دوسرے شہر کی مسجد پر کوئی مسئلہ کھڑا ہو جائے تو ہم اسے مقامی معاملہ سمجھ لیتے ہیں۔ اگر کسی دوسرے علاقے کا مدرسہ مشکلات میں گھر جائے تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ اس سے ہمارا کیا تعلق؟ یہی سوچ رفتہ رفتہ پوری قوم کو کمزور کر دیتی ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں ہمیں اس کے برعکس منظر نظر آتا ہے۔ ان کے درمیان اخوت صرف ایک نعرہ نہیں تھی بلکہ زندگی کا عملی نظام تھی۔ ایک مسلمان بھوکا ہوتا تو دوسرا اپنی ضرورت کو مؤخر کر دیتا۔ ایک پریشان ہوتا تو دوسرا اس کی پریشانی کو اپنی پریشانی سمجھتا۔ ایک زخمی ہوتا تو پورا معاشرہ بے چین ہو جاتا۔ یہی وہ جذبہ تھا جس نے معمولی وسائل رکھنے والی جماعت کو دنیا کی عظیم ترین قوت میں تبدیل کر دیا۔ آج ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا چاہیے کہ کیا وہ جذبہ ہمارے اندر باقی ہے؟ کیا ہمیں واقعی اپنے بھائی کی فکر ہے؟ کیا ہم اس کی عزت، تعلیم، معاشی حالت اور سماجی مشکلات کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں؟ یا ہم صرف تقریروں اور بیانات میں اخوت کے دعوے کرتے ہیں؟۔

حقیقت یہ ہے کہ قومیں صرف نعروں سے نہیں بنتیں۔ قومیں قربانی سے بنتی ہیں۔ قومیں ایثار سے بنتی ہیں۔ قومیں اس وقت بنتی

ہیں جب افراد اپنی ذاتی خواہشات سے اوپر اٹھ کر اجتماعی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ بدقسمتی سے آج ہمارے معاشرے میں انفرادیت کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ ہر شخص اپنی دنیا میں مصروف ہے۔ کاروبار اپنی جگہ، خاندان اپنی جگہ، ذاتی مفاد اپنی جگہ، اور قوم کا مسئلہ اپنی جگہ۔ اس سوچ نے ہمیں ایک ہجوم تو بنا دیا ہے لیکن ایک قوم نہیں رہنے دیا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ سیاسی قوت صرف ووٹوں کی تعداد سے پیدا نہیں ہوتی۔ سیاسی قوت شعور، تنظیم، اتحاد اور مشترکہ مقصد سے پیدا ہوتی ہے۔ جب تک ایک قوم کے افراد اپنے اجتماعی مفاد کو نہیں سمجھیں گے، تب تک ان کی سیاسی حیثیت کمزور رہے گی۔ جو قومیں اپنے اداروں کی حفاظت نہیں کرتیں، اپنے نوجوانوں کی تربیت نہیں کرتیں اور اپنے مسائل کے حل کے لیے اجتماعی حکمت عملی نہیں بناتیں، وہ ہمیشہ دوسروں کے فیصلوں کی محتاج رہتی ہیں۔

لیکن اس تمام گفتگو کے باوجود مایوسی کا کوئی جواز نہیں۔ تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ زوال کبھی مستقل نہیں ہوتا۔ جو قومیں اپنی غلطیوں کو پہچان لیں اور ان کی اصلاح کا عزم کر لیں، ان کے لیے دوبارہ عروج کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ مسلمانوں کے پاس آج بھی بہت کچھ موجود ہے۔ ان کے پاس ایمان کی دولت ہے، نوجوانوں کی بڑی تعداد ہے، تعلیمی ادارے ہیں، دینی مراکز ہیں، خدمت خلق کا جذبہ ہے اور سب سے بڑھ کر ایک ایسی دینی تعلیم ہے جو انسان کو خود غرضی سے نکال کر دوسروں کے لیے جینے کا سبق دیتی ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ یہ تمام قوتیں ایک سمت میں جمع ہوں۔ ہمیں اپنے بچوں کو صرف کامیاب انسان بنانا نہیں بلکہ مفید انسان بنانا ہوگا۔ ہمیں انہیں یہ سکھانا ہوگا کہ زندگی صرف اپنی ذات کے لیے نہیں گزاری جاتی۔ ایک مسلمان کی کامیابی اس وقت مکمل ہوتی ہے جب اس کی کامیابی سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔ ہمارے علماء، دانشور، تاجر، اساتذہ، نوجوان اور سماجی کارکن اگر اپنے اپنے دائروں میں اخلاص کے ساتھ قومی تعمیر کا کام شروع کر دیں تو حالات بدلنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ تبدیلی ہمیشہ چھوٹے قدموں سے شروع ہوتی ہے اور پھر ایک تحریک کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

لہٰذا سوال یہ نہیں کہ ہمارے خلاف کون کیا کر رہا ہے، اصل سوال یہ ہے کہ ہم اپنے لیے اور اپنے بھائیوں کے لیے کیا کر رہے ہیں؟ تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ قوموں کی زندگی میں ایسے ادوار بار ہا آتے ہیں جب وہ خود کو کمزور، بے بس اور محصور محسوس کرتی ہیں۔ لیکن وہ قومیں جو اپنی کمزوریوں کا جائزہ لینے کا حوصلہ رکھتی ہیں، وہی دوبارہ طاقت اور وقار کے مقام تک پہنچتی ہیں۔ اس کے برعکس جو قومیں صرف دوسروں کے رویوں کا ماتم کرتی رہتی ہیں، وہ وقت کے دھارے میں مزید پیچھے چلی جاتی ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کے سامنے بھی آج یہی امتحان ہے۔ اگر ہم ہر مسئلے کا سبب صرف بیرونی طاقتوں کو قرار دیں گے تو شاید وقتی تسکین حاصل ہو جائے، لیکن اس سے مستقبل نہیں بدلے گا۔ مستقبل اس وقت بدلتا ہے جب قومیں اپنے اندر جھانکتی ہیں، اپنی کمزوریوں کو تسلیم کرتی ہیں اور اپنی اجتماعی قوت کو دوبارہ منظم کرتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی معاشرہ اس وقت تک مضبوط نہیں ہو سکتا جب تک اس کے افراد ایک دوسرے کے لیے ذمہ داری کا احساس نہ رکھیں۔ محض مشترک عقیدہ کافی نہیں ہوتا، مشترک احساس بھی ضروری ہوتا ہے۔ جب ایک شخص کی تکلیف پوری برادری کی تکلیف بن جائے، جب ایک خاندان کی پریشانی پورے معاشرے کی بے چینی بن جائے اور جب ایک فرد کی کامیابی دوسروں کے لیے خوشی کا سبب بن جائے، تب قومیں زندہ قومیں کہلاتی ہیں۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کامیابی کا راز بھی یہی تھا۔ ان کے درمیان رشتے خون سے نہیں بلکہ اخلاص سے مضبوط تھے۔ ان کے دلوں میں اپنے بھائی کے لیے وہ درد موجود تھا جو آج ہماری اجتماعی زندگی میں کمزور پڑتا جا رہا ہے۔ وہ اپنے لیے نہیں، امت کے لیے سوچتے تھے۔ ان کی نگاہ ذاتی فائدے پر نہیں بلکہ اجتماعی بھلائی پر ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی تعداد کم تھی لیکن اثر بے حد وسیع تھا۔

آج مسلمانوں کو دوبارہ اسی فکر کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ کسی قوم کی حفاظت صرف قوانین سے نہیں ہوتی، بلکہ اس کے افراد کے باہمی اعتماد اور اتحاد سے ہوتی ہے۔ جس قوم کے افراد ایک دوسرے کا سہارا بن جائیں، اسے کمزور کرنا آسان نہیں ہوتا۔ لیکن جس قوم کے افراد ایک دوسرے سے بے تعلق ہو جائیں، اس کی مشکلات بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اس لیے وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے اختلافات کو اپنی شناخت نہ بنائیں بلکہ اپنی مشترک قدروں کو اپنی طاقت بنائیں۔ مسلک، زبان، علاقے اور جماعتوں کے اختلافات اپنی جگہ، لیکن قوم کی بقا اور عزت ان تمام دائروں سے بڑی حقیقت ہے۔ اگر ہم اس حقیقت کو سمجھ لیں تو بہت سی کمزوریاں خود بخود دور ہو سکتی ہیں۔ آج ضرورت احتجاج سے زیادہ تعمیر کی ہے، شکایت سے زیادہ حکمت کی ہے اور جذبات سے زیادہ شعور کی ہے۔ ہمیں ایسے نوجوان تیار کرنے ہوں گے جو صرف اپنے مستقبل کے بارے میں نہ سوچیں بلکہ اپنی قوم کے مستقبل کو بھی اپنی ذمہ داری سمجھیں۔ ہمیں ایسے دل پیدا کرنے ہوں گے جو دوسروں کے درد کو محسوس کر سکیں اور ایسے ذہن پیدا کرنے ہوں گے جو مسائل کا حل تلاش کر سکیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ قوموں کی تقدیر میدانوں میں کم اور دلوں میں زیادہ لکھی جاتی ہے۔ جب دل بدلتے ہیں تو حالات بدلتے ہیں، جب سوچ بدلتی ہے تو تاریخ بدلتی ہے، اور جب افراد اپنی ذات سے بلند ہو کر ملت کے لیے جینا سیکھ لیتے ہیں تو زوال کے اندھیرے بھی زیادہ دیر باقی نہیں رہتے۔ شاید یہی وہ راستہ ہے جو ہمیں دوبارہ وقار، استحکام اور اجتماعی قوت کی طرف لے جا سکتا ہے؛ اور شاید یہی وہ سبق ہے جسے سمجھ لینے کے بعد شکایتوں کا دفتر بند اور تعمیر کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ یہ ایک انتہائی گہرا اور حساس سوال ہے۔ بے بسی کا احساس تب پیدا ہوتا ہے جب انسان حالات کو اپنے قابو سے باہر پاتا ہے۔ بے بسی کو ختم کرنے کے لیے سب سے پہلے دائرہ اختیار کو سمجھنا ضروری ہے۔ ہم پورے نظام کو یکدم نہیں بدل سکتے، لیکن اپنے ردِ عمل، اپنی محنت اور اپنے روزمرہ کے چھوٹے فیصلوں کو ضرور بدل سکتے ہیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۷/جون۔۲۰۲۶

تلنگانہ میں آج سے ایس آئی آر

ہماری ریاست تلنگانہ میں 25 جون سے ایس آئی آر کا عمل شروع ہونے والا ہے۔ اس کے تفصیلی شیڈول سے بھی عوام کو واقف کروا دیا گیا ہے۔ ایس آئی آر کے باضابطہ آغاز سے قبل عوام میں شعور بیدار کرنے میں بھی کوئی کسر باقی نہیں رکھی گئی ہے۔ مختلف مقامات پر ہیلپ ڈیسک قائم کرتے ہوئے عوام کی رہنمائی کی گئی ہے اور انہیں ایس آئی ار کی تفصیلات سے واقف کرواتے ہوئے ضروری امور سے واقف کروایا گیا ہے۔ اب جبکہ ایس آئی آر کا عمل باضابطہ طور پر شروع ہو رہا ہے یہاں سے عوام کی خود اپنی ذمہ داری بھی شروع ہو رہی ہے۔ اس معاملے میں کسی طرح کی لا پرواہی یا کوتاہی مستقبل میں بے شمار مسائل کو دعوت دینے کا سبب بن سکتی ہے۔ جس طرح سے ملک کی مختلف ریاستوں میں ایس آئی آر کا عمل کرتے ہوئے لاکھوں کی تعداد میں رائے دہندوں کے نام حذف کئے گئے ہیں اسی طرح کے اندیشے تلنگانہ میں بھی لاحق ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ تلنگانہ میں بھی لاکھوں ووٹرس کے نام فہرست رائے دہندگان سے حذف ہو سکتے ہیں۔ ایسے میں ضروری ہے کہ ہر ووٹر اپنے اور اپنے افراد خاندان کے ناموں کی شمولیت پر خاص توجہ دے۔ جو کچھ بھی دستاویزات درکار ہیں انہیں تیار کر لیا جائے۔ جو فارم پر کرنے کو دیا جائے گا اس کا بغور جائزہ لیا جائے۔ اس کو اطمینان سے پڑھا جائے۔ اس کو سمجھا جائے اور پھر بالکل درست انداز میں فارم کی خانہ پری کی جائے۔ کسی بھی مسئلہ میں لا پرواہی نہیں برتی جانی چاہئے۔ جب بی ایل اوز گھروں پر آئیں تو کسی طرح کی جلد بازی سے گریز کیا جائے اور اطمینان کے ساتھ اپنے ذمہ کے کام پورے کئے جائیں۔ بی ایل اوز کی جانب سے طلب کئے جانے والے دستاویزات فوری طور پر فراہم کئے جائیں اور آخری وقتوں تک اس عمل کی نگرانی کی جائے اور وقفہ وقفہ سے جائزہ لیتے ہوئے ناموں کی شمولیت کو یقینی بنانا چاہئے۔ یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ لا پرواہی ہرگز نہیں کی جانی چاہئے۔ مسلمانوں اور دیگر پسماندہ طبقات کو اس معاملے میں زیادہ چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ خود چیف منسٹر تلنگانہ اے ریونت ریڈی، دیگر وزراء اور کانگریس قائدین بار ہا ان اندیشوں کا اظہار کر چکے ہیں کہ ایس آئی آر کے ذریعہ مسلمانوں اور پسماندہ طبقات کے ناموں کو حذف کرنے کی سازش ہو سکتی ہے۔ بی آر ایس کے ورکنگ صدر کے ٹی راما راؤ بھی ان اندیشوں کا اظہار کر چکے ہیں کہ ایس آئی آر کے نام پر مسلمانوں اور دیگر پسماندہ طباقت کے نام ووٹر لسٹ سے حذف کئے جا سکتے ہیں۔ یہ اندیشے بے بنیاد بھی نہیں ہیں کیونکہ ملک کی جن ریاستوں میں ایس آئی آر کا عمل ہو چکا ہے وہاں تمام دستاویزات رکھنے کے باوجود لاکھوں افراد کے نام ووٹر لسٹ سے خارج کر دئے گئے ہیں۔ ان کی دوبارہ شمولیت کیلئے بار ہا کوششیں کرنے کے باوجود بھی ناکامی ہاتھ آئی ہے۔ جو نام حذف کئے گئے ہیں ان کی تعداد معمولی بھی نہیں ہے بلکہ لاکھوں کی تعداد میں نام حذف کئے جا چکے ہیں۔ ایسے میں تلنگانہ میں تمام ووٹرس اور خاص طور پر مسلمانوں اور اقلیتوں کو چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ کسی اور پر انحصار کرنے اور خود لا پرواہی برتنے کے نتائج سنگین ہو سکتے ہیں۔ اپنے اور اپنے اہل خانہ اور رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ناموں کی شمولیت کیلئے ہر شہری کو ذمہ دارانہ رول نبھانے کی ضرورت ہے اور جہاں کہیں کوئی مسئلہ ہو سیاسی قائدین سے مدد لی جا سکتی ہے۔ الیکشن کمیشن کا عملہ ہو یا پھر بی ایل اوز ہوں انہیں بھی لا پرواہی اور تن آسانی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ یہ ملک کی جمہوریت اور مستقبل کا مسئلہ ہے۔ اس کام کو انتہائی ذمہ داری کے ساتھ اور پوری دیانتداری کے ساتھ انجام دیا جانا چاہئے۔ جہاں کہیں رائے دہندوں میں معلومات کی کمی پائی جائے تو ان کی صبر و تحمل کے ساتھ رہنمائی کی جانی چاہئے۔ انہیں اپنے دستاویزات پیش کرنے اور ضروری امور کی تکمیل کیلئے پورا پورا موقع دیا جانا چاہئے۔ جلد بازی سے گریز کرتے ہوئے پورے کام کو اطمینان بخش انداز میں انجام دیا جانا چاہئے۔ سیاسی جماعتوں کو بھی اس معاملے میں عوام کی مدد کیلئے چوبیس گھنٹے دستیاب رہنا چاہئے اور بوتھ سطح کے کارکنوں کو اس کی ذمہ داری سونپی جانی چاہئے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

ایک تعلیم یافتہ، غیور شخصیت کی وفات

معروف شخصیت جناب عبدالرشید ملک صاحب (ملک بنگلہ رہائش سن رائز ٹاور، بھولے ناتھ کوسہ نگر ممبرا تھانہ) ایک طویل علالت کے بعد آج نماز جمعہ کے وقت وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ملک صاحب نہایت دین دار و غیور شخص تھے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور دینی امور اور کئی مدرسوں، اسکولوں، اور تنظیموں سے والہانہ تعلق رکھتے تھے، اور ذمہ دار بھی تھے وہ تجارت کیساتھ ساتھ دینی امور میں دلچسپی لیتے تھے اردو ہندی کیساتھ انگریزی زبان پر بھی مہارت تھی اللہ موصوف کی مغفرت فرمائے نوٹ: نماز جنازہ اور تدفین آج (26 جون 2026) ان شاء اللہ رات دس بجے ایم ایم ویلی قبرستان میں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

عمزدہ: ڈاکٹر عبداللہ فیصل ایڈیٹر المصباح

محرم الحرام کی فضیلت اور اہمیت

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اور یہ ان چار مہینوں میں شامل ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے خصوصی حرمت اور عظمت عطا فرمائی ہے۔ اسلامی تقویم کا آغاز اسی بابرکت مہینے سے ہوتا ہے۔ محرم الحرام اپنے اندر بے شمار فضائل، برکات اور تاریخی واقعات سموئے ہوئے ہے۔ یہ مہینہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت، عبادت، تقویٰ، صبر اور قربانی کا درس دیتا ہے۔ اس مہینے کی اہمیت قرآنِ مجید، احادیثِ نبویہ ﷺ اور اسلامی تاریخ سے واضح ہوتی ہے۔ محرم عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "حرمت والا" یا قابلِ احترام۔ زمانۂ جاہلیت میں بھی عرب اس مہینے کا احترام کرتے تھے اور اس میں جنگ و جدال سے پرہیز کرتے تھے۔ اسلام نے اس مہینے کی حرمت کو برقرار رکھا اور اس کی فضیلت کو مزید نمایاں کیا۔ محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مقدس مہینہ بھی ہے۔ اس کا آغاز مسلمانوں کو نئے سال میں نیک اعمال، توبہ اور اصلاحِ نفس کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں، اللہ کی کتاب میں جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ یہ چار حرمت والے مہینے ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب ہیں۔ ان مہینوں میں نیکیوں کا اجر بڑھ جاتا ہے جبکہ گناہوں سے بچنے کی زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ محرم الحرام ان مقدس مہینوں میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ محرم الحرام کو دیگر مہینوں پر کئی اعتبار سے فضیلت حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس مہینے کو "شہر اللہ" یعنی اللہ کا مہینہ قرار دیا۔ کسی مہینے کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا اس کی عظمت اور شرف کی واضح دلیل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم الحرام میں روزے رکھنا بہت زیادہ باعثِ اجر و ثواب ہے۔ اگرچہ پورے مہینے کے روزے فرض نہیں، لیکن نفلی روزوں کا اہتمام کرنا مستحب اور باعثِ فضیلت ہے۔ محرم الحرام کی سب سے نمایاں خصوصیت دسویں محرم یعنی یومِ عاشورہ ہے۔ یہ دن اسلام میں خاص فضیلت کا حامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے کی ترغیب دی اور فرمایا کہ عاشورہ کا روزہ گزشتہ ایک سال کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہودی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات عطا فرمائی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ حق دار ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس کی ترغیب دی۔ محرم الحرام اسلامی تاریخ کے ایک عظیم اور دردناک واقعے کا بھی گواہ ہے۔ 10 محرم 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں رسول اللہ ﷺ کے نواسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے جانثار ساتھیوں نے حق اور انصاف کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی اسلام کی تاریخ میں عظیم مثال ہے۔ انہوں نے ظلم، ناانصافی اور باطل قوتوں کے سامنے جھکنے کے بجائے شہادت کو قبول کیا۔ ان کا یہ عمل امتِ مسلمہ کے لیے قیامت تک حق، صبر، استقامت اور قربانی کا درس دیتا رہے گا۔ محرم الحرام ہمیں کئی اہم اسباق دیتا ہے۔ یہ مہینہ صبر، تقویٰ، قربانی، استقامت اور حق پر ثابت قدم رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نجات کا واقعہ اللہ تعالیٰ کی مدد پر یقین پیدا کرتا ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے بتایا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات عطا فرمائی تھی، اس لیے وہ بطورِ شکر روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم موسیٰ علیہ السلام کے تم سے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے خود بھی عاشورہ کا روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا۔ یوم عاشورہ کی فضیلت کو سمجھنے کے لیے محرم الحرام کی عظمت کو جاننا ضروری ہے۔ محرم اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اور اسے شہر اللہ یعنی اللہ کا مہینہ بھی کہا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔

یوم عاشورہ کی فضیلت اور سنتیں

اورنگزیب

اسلامی سال کا آغاز محرم الحرام سے ہوتا ہے، جو حرمت اور عظمت والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں جن چار مہینوں کو خاص احترام اور تقدس عطا فرمایا ہے، ان میں محرم الحرام بھی شامل ہے۔ اس مقدس مہینے کی دسویں تاریخ کو "یومِ عاشورہ" کہا جاتا ہے۔ لفظ عاشورہ عربی زبان کے لفظ عشر سے نکلا ہے جس کے معنی "دس" کے ہیں۔ چونکہ یہ دن محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو آتا ہے، اس لیے اسے عاشورہ کہا جاتا ہے۔ یہ دن تاریخِ اسلام اور تاریخِ انبیاء میں غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے اپنے بہت سے نیک بندوں پر خصوصی انعامات فرمائے اور مختلف قوموں کو مشکلات سے نجات عطا کی۔ اسی وجہ سے یہ دن مسلمانوں کے لیے عبادت، شکر گزاری، توبہ اور اصلاحِ نفس کا پیغام لے کر آتا ہے۔ یومِ عاشورہ کو مختلف تاریخی واقعات کی نسبت سے بھی اہم سمجھا جاتا ہے۔ روایات کے مطابق اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی، حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو طوفان سے نجات دی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے محفوظ رکھا، حضرت یوسف علیہ السلام کو قید سے رہائی نصیب ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے ظلم و ستم سے نجات عطا ہوئی۔ اگرچہ ان میں سے بعض روایات کی اسناد مختلف درجے کی ہیں، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نجات کا واقعہ مستند احادیث سے ثابت ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے بتایا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات عطا فرمائی تھی، اس لیے وہ بطورِ شکر روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم موسیٰ علیہ السلام کے تم سے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے خود بھی عاشورہ کا روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا۔ یومِ عاشورہ کی فضیلت کو سمجھنے کے لیے محرم الحرام کی عظمت کو جاننا ضروری ہے۔ محرم اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اور اسے شہر اللہ یعنی اللہ کا مہینہ بھی کہا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم الحرام میں عبادت اور نیک اعمال کی خصوصی اہمیت ہے۔ اس مہینے میں کیے جانے والے اعمال کا اجر و ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ یومِ عاشورہ اسی مبارک مہینے کا ایک عظیم دن ہے، اس لیے اس کی فضیلت مزید بڑھ جاتی ہے۔

یومِ عاشورہ کی سب سے نمایاں سنت روزہ رکھنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس دن کے روزے کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ عاشورہ کا روزہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عاشورہ کا روزہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت حاصل کرنے کا ایک عظیم ذریعہ ہے۔ البتہ اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں، جبکہ کبیرہ گناہوں کی معافی کے لیے سچی توبہ ضروری ہے۔

عاشورہ کے روزے کی فضیلت اس بات سے بھی واضح ہوتی ہے کہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ کا روزہ مسلمانوں پر لازم قرار دیا گیا تھا۔ بعد میں جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورہ کا روزہ نفلی حیثیت اختیار کر گیا، لیکن اس کی فضیلت برقرار رہی۔

رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو صرف دسویں محرم کا روزہ رکھنے کے بجائے اس کے ساتھ ایک اور دن کا روزہ ملانے کی ترغیب دی تاکہ مسلمانوں کی عبادت یہودیوں سے ممتاز رہے۔ اس سلسلے میں علماء نے درج ذیل صورتیں بیان کی ہیں:

نویں اور دسویں محرم کا روزہ رکھنا۔ دسویں اور گیارہویں محرم کا روزہ رکھنا۔ نویں، دسویں اور گیارہویں تینوں دنوں کے روزے رکھنا۔ ان میں سب سے افضل صورت نویں اور دسویں محرم کا روزہ رکھنا ہے۔ اگر کسی وجہ سے نویں کا روزہ نہ رکھا جاسکے تو

دسویں اور گیارہویں محرم کا روزہ رکھا جاسکتا ہے۔ یومِ عاشورہ کی اہمیت کا ایک پہلو واقعۂ کربلا بھی ہے۔ اسلامی تاریخ کا یہ عظیم اور دردناک واقعہ 10 محرم 61 ہجری کو پیش آیا، جب رسول اللہ ﷺ کے نواسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء نے حق و صداقت کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

واقعۂ کربلا اسلام کی تاریخ میں حق، عدل، صبر، استقامت اور قربانی کی عظیم مثال ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ظلم اور باطل کے سامنے سر جھکانے کے بجائے شہادت کو ترجیح دی۔ ان کی قربانی قیامت تک مسلمانوں کو حق پر قائم رہنے، ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے اور دین کی حفاظت کا درس دیتی رہے گی۔ تاہم یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یومِ عاشورہ کی فضیلت اور روزے کی مشروعیت واقعۂ کربلا سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ثابت ہو چکی تھی۔ اس لیے اس دن کو عبادت، روزہ، ذکرِ الٰہی اور اصلاحِ نفس کے ذریعے گزارنا چاہیے۔

بعض علماء نے روایات کی روشنی میں اس دن اہلِ خانہ پر فراخی اور کشادگی کرنے کو بھی مستحب قرار دیا ہے۔ اس سے گھر میں محبت اور برکت پیدا ہوتی ہے۔ اسلام نے عبادات کے معاملے میں اعتدال اور سنت کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ اس لیے عاشورہ کے دن ایسے تمام اعمال اور رسومات سے بچنا چاہیے جن کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو۔ نہ تو اس دن کو محض غم و ماتم کا دن بنایا جائے اور نہ ہی اسے تہوار کی شکل دی جائے۔ مسلمان کا طرزِ عمل قرآن و سنت کے مطابق ہونا چاہیے۔ اسی طرح خود کو نقصان پہنچانا، بے جا ماتم کرنا یا ایسے افعال اختیار کرنا جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہوں، درست نہیں۔ اسلام صبر، وقار اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔

یومِ عاشورہ ہمیں کئی اہم اسباق سکھاتا ہے۔ یہ دن اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد پر یقین پیدا کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نجات ہمیں بتاتی ہے کہ حق ہمیشہ غالب آتا ہے، چاہے باطل کتنا ہی طاقتور کیوں نہ نظر آئے۔ اسی طرح واقعۂ کربلا ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ سچائی، عدل اور دین کی خاطر ہر قربانی دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ یہ دن ہمیں صبر، شکر، استقامت، تقویٰ، اخلاص اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسے کی تعلیم دیتا ہے۔ مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس دن اپنے کردار اور اعمال کا جائزہ لے اور اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔

یومِ عاشورہ اسلام کا ایک عظیم اور بابرکت دن ہے۔ یہ دن انبیائے کرام علیہم السلام کی یاد، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر، گناہوں کی معافی اور روحانی ترقی کا ذریعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے کی خصوصی ترغیب دی اور اس کے بے شمار فضائل بیان فرمائے۔ عاشورہ کا حقیقی پیغام اللہ تعالیٰ کی اطاعت، سنتِ نبوی ﷺ کی پیروی، صبر و استقامت، حق کی حمایت اور باطل سے اجتناب ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس مبارک دن کو عبادت، ذکر، دعا، صدقہ و خیرات اور توبہ و استغفار کے ذریعے گزاریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت اور رضا حاصل کر سکیں۔

خاندانی وراثت، مشترکہ کاروبار، شرعی اصول اور معاشرتی غلط فہمیاں

ہمارے معاشرے میں خاندانی کاروبار، مشترکہ جائیداد اور وراثت کے معاملات میں پیدا ہونے والے نزاعات روز کا معمول بن چکے ہیں۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ان تنازعات میں بنیادی مسئلہ عموماً مال کی کمی یا کاروبار کی تباہی نہیں ہوتا، بلکہ حقوق کی عدم تعیین، انتظام و انصرام کی غیر وضاحت، اور شرعی احکام پر خاندانی جذبات کا حاوی ہو جانا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ کا بنیادی مطالبہ یہ ہے کہ تمام مالی معاملات میں اول دن سے ہی مکمل وضاحت، عدل، شفافیت اور حقوق کی بروقت تعیین ہو۔ خاندانی کاروبار کو محض روایات، جذبات اور غیر رسمی طریقوں پر چھوڑ دینا گویا خود اپنے ہاتھوں سے نزاع کا دروازہ کھولنا ہے۔

مفتی یحییٰ امعین

ہمارے معاشرے میں خاندانی کاروبار، مشترکہ جائیداد اور وراثت کے معاملات میں پیدا ہونے والے نزاعات روز کا معمول بن چکے ہیں۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ان تنازعات میں بنیادی مسئلہ عموماً مال کی کمی یا کاروبار کی تباہی نہیں ہوتا، بلکہ حقوق کی عدم تعیین، انتظام و انصرام کی غیر وضاحت، اور شرعی احکام پر خاندانی جذبات کا حاوی ہو جانا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ کا بنیادی مطالبہ یہ ہے کہ تمام مالی معاملات میں اول دن سے ہی مکمل وضاحت، عدل، شفافیت اور حقوق کی بروقت تعیین ہو۔ خاندانی کاروبار کو محض روایات، جذبات اور غیر رسمی طریقوں پر چھوڑ دینا گویا خود اپنے ہاتھوں سے نزاع کا دروازہ کھولنا ہے۔ دینِ اسلام ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ خاندانی نظامِ معیشت کو پختہ اصولوں، تحریری معاہدوں، درست حساب کتاب، باہمی مشاورت اور بہترین حسنِ انتظام کے تحت چلایا جائے، تاکہ خاندان کا شیرازہ بھی بکھرنے سے محفوظ رہے اور کسی کی حق تلفی بھی نہ ہو۔ جب ہم خاندانی اور مشترکہ کاروبار کا جائزہ لیتے ہیں، تو اس کی بنیادی طور پر دو اقسام سامنے آتی ہیں۔ پہلی قسم عام شراکتی کاروبار کی ہے، جس میں خاندان کے چند افراد یا بھائی مل کر، اپنی زندگی میں، باہمی رضامندی اور سرمایہ کاری سے کوئی کمپنی یا کاروبار شروع کرتے ہیں۔ یہ کاروبار وراثت میں ملا ہوا نہیں ہوتا بلکہ ایک اختیاری شراکت داری ہوتی ہے۔ دوسری قسم وراثت میں ملنے والے کاروبار کی ہے، جو کسی شخص کے انتقال کے بعد اس کے تمام شرعی ورثاء کو منتقل ہوتا ہے۔ مورث کے انتقال کے بعد ورثاء کے سامنے دو ہی راستے ہوتے ہیں؛ یا تو وہ اس کاروبار اور جائیداد کو آپس میں شرعی حصوں کے مطابق تقسیم کر لیں، یا پھر اسے مشترکہ طور پر آگے بڑھانے کا فیصلہ کریں۔ اگر تمام ورثاء باہمی رضامندی سے یہ طے کر لیں کہ انہیں مشترکہ کاروبار جاری نہیں رکھنا اور ہر شخص اپنا حصہ الگ چاہتا ہے، تو ترکہ کی فوری تقسیم لازم ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر جائیداد یا کاروبار کی نوعیت ایسی ہو کہ اس کی فوری تقسیم ممکن نہ ہو، تو ایسی صورت میں کم از کم تمام ورثاء (جیسے بیوہ، بیٹے اور بیٹیاں) کے شرعی حصوں اور ملکیت کی درست تعیین جلد از جلد کر دینا لازم ہے، تاکہ ہر فرد کو معلوم ہو کہ اس کا اس جائیداد میں کتنا حصہ ہے۔ معاشرے میں ایک بہت بڑی جذباتی اور غیر شرعی غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ انتقال کے فوراً بعد وراثت یا حصوں کی بات کرنے کو معیوب سمجھا جاتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ 'ابھی تو مرحوم کا کفن بھی میلا نہیں ہوا، قبر کی مٹی خشک نہیں ہوئی اور آپ لوگوں نے ابھی سے تقسیم کی باتیں شروع کر دیں'۔ یہ سوچ سراسر جذباتی، غلط ہے اور شریعت کے مزاج کے خلاف ہے۔ شریعت کا اصل تقاضا یہ ہے کہ حقوق کو جلد از جلد واضح کیا جائے؛ فوری عملی تقسیم چاہے مصلحتاً مؤخر کر دی جائے، مگر فیصدی حصوں کی تعیین میں ایک دن کی تاخیر بھی روا نہیں رکھنی چاہیے۔ اس تعیین میں تاخیر کے نقصانات انتہائی ہولناک ہوتے ہیں۔ جب معاملات کو دس، پندرہ یا بیس سال کے لیے لٹکا دیا جاتا ہے، تو اس دوران خاندان کے بزرگ دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں، گواہان فوت ہو جاتے ہیں، اصل دستاویزات ضائع ہو جاتی ہیں اور جائیداد کی اصل حیثیت ہی مشکوک ہو جاتی ہے، جس کا نتیجہ بھائی چارے کے خاتمے اور طویل مقدمہ بازی کی صورت میں نکلتا ہے۔ وہیں ترکہ کی تعیین میں سب سے بڑا تنازع یہ کھڑا ہوتا ہے کہ کون سا اثاثہ واقعی ترکہ ہے اور کون سا نہیں۔ بسا اوقات والد نے اپنی زندگی میں کوئی جائیداد یا دکان اپنی اہلیہ، کسی بیٹی یا بیٹے کے نام کروائی ہوتی ہے۔ انتقال کے بعد ایک فریق کہتا ہے کہ یہ والد صاحب کا نامی (ڈمی) نام تھا، اصل ملکیت والد کی تھی اس لیے یہ ترکہ ہے؛ جبکہ دوسرا فریق نام کی بنیاد پر اسے اپنی ذاتی ملکیت قرار دیتا ہے۔ اس لیے

انتقال کے فوراً بعد تمام اثاثوں کی فہرست بنا کر یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ کون سی چیز ترکہ ہے اور کون سی کسی فرد کی ذاتی ملکیت ہے۔ اسی طرح بعض اوقات والد اپنی زندگی میں کوئی خواہش ظاہر کر دیتے ہیں کہ 'یہ گھر فلاں بیٹے کو دے دینا یا یہ فیکٹری فلاں کے نام کر دینا'۔ یاد رکھیے کہ وارث کے حق میں ایسی زبانی باتیں شرعی وصیت نہیں ہوتیں بلکہ محض ایک خواہش ہوتی ہے، جو شریعت کے مقرر کردہ حصوں کو ختم نہیں کر سکتی۔ انتقال کے بعد پورا ترکہ تمام شرعی ورثاء میں ان کے مقررہ حصوں کے مطابق ہی تقسیم ہوگا، الا یہ کہ تمام عاقل و بالغ ورثاء اپنی خوشی سے اس خواہش کو نافذ کرنے کی اجازت دیں۔

وراثت کے باب میں ایک اور سنگین ظلم ہمارے معاشرے میں یہ ہوتا ہے کہ جو بھائی والد کے انتقال کے بعد مشترکہ گھر یا دکان پر قابض ہوتا ہے، وہ آہستہ آہستہ اسے اپنی ہی ملکیت سمجھنے لگتا ہے۔ جو بھائی پڑھ لکھ کر انجینئر، ڈاکٹر یا اکاؤنٹنٹ بن گئے، یا روزگار کے سلسلے میں برطانیہ، امریکہ یا دیگر شہروں میں مقیم ہو گئے، انہیں عملاً جائیداد سے بے دخل یا محروم سمجھ لیا جاتا ہے، جو کہ صریح ظلم اور حرام ہے۔ اسی طرح، اگر فوری طور پر جائیداد کو بیچنا نقصان دہ ہو کیونکہ مارکیٹ میں صحیح قیمت آنے میں وقت لگتا ہے، تو مصلحتِ وقت کے تحت جائیداد کو روکنا جائز ہے، لیکن ایک باقاعدہ قانونی اور شرعی دستاویز (Agreement) بنانا لازمی ہے جس میں یہ لکھا جائے کہ اگرچہ اس گھر میں اس وقت ایک بھائی رہ رہا ہے، لیکن اس کی ملکیت میں اس کا حصہ صرف ۲۰ یا ۲۵ فیصد ہے، اور باقی ۷۵ فیصد دیگر بھائیوں اور بہنوں کا ہے۔ تاکہ کل کو جب ری ڈیولپمنٹ یا فروخت کا وقت آئے، تو سب اپنے حقیقی حصوں کے مطابق نفع اور کیپیٹل گین (Capital Gain) میں شریک ہوں، نہ کہ صرف قبضہ رکھنے والا سارا فائدہ سمیٹ لے۔ اسی طرح جب حصوں کی تعیین کی جائے، تو اس میں سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ تعیین ہمیشہ فیصدی تناسب (Percentage) کے اعتبار سے ہونی چاہیے، نہ کہ نقد رقم (Fixed Rupee Amount) کی شکل میں۔ ہمارے ہاں یہ فاش غلطی عام ہے کہ اگر والد کا انتقال سال ۲۰۰۰ میں ہوا اور اس وقت جائیداد کی قیمت مثال کے طور پر ۵ کروڑ روپے تھی، تو بہنوں کا حصہ ۵۰، ۵۰ لاکھ روپے طے کر کے لکھ دیا جاتا ہے۔ اب جب سال ۲۰۱۸ یا ۲۰۲۶ میں جائیداد تقسیم ہونے لگتی ہے، تو بھائی کہتے ہیں کہ بہنوں کو وہی ۵۰ لاکھ روپے دیے جائیں گے۔ یہ سراسر ظلم اور باطل طریقے سے مال ہڑپنا اور کھانا ہے۔ درست طریقہ یہ تھا کہ سال ۲۰۰۰ میں روپے کے بجائے یہ طے کیا جاتا کہ فلاں بہن کا جائیداد میں ۱۰ یا ۱۵ فیصد حصہ ہے۔ اب چاہے وہ جائیداد کمرشلائز ہو کر ۵ کروڑ سے ۵۰ کروڑ کی ہی کیوں نہ ہو چکی ہو، بہنوں کو موجودہ مارکیٹ ویلیو کے مطابق ان کا فیصدی حصہ دیا جائے گا۔ زمین کی قیمت میں ہونے والا اضافہ صرف قابضین کا نہیں بلکہ تمام مالکان کا حق ہوتا ہے۔ یہی بے راہ روی خاندانی بزنس میں بھی سرایت کر جاتی ہے۔ والد کے انتقال کے بعد کچھ بھائی کاروبار سنبھال لیتے ہیں اور کچھ اپنی ملازمتوں میں لگ جاتے ہیں۔ اب جو بھائی کاروبار میں دن رات لگا رہے ہیں، وہ یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ یہ پورا بزنس اب صرف ان کا ہے، کیونکہ دوسرے بھائیوں نے اس میں محنت نہیں کی۔ شرعی اصول یہ ہے کہ چونکہ وہ کاروبار والد کا تھا، اس لیے اس کے اصل اثاثے اور گڈوِل (Goodwill) سب کا مشترکہ ترکہ ہیں۔ اگر کام کرنے والے بھائیوں نے اپنی خدمات کے عوض والد کی زندگی میں یا ان کے بعد اپنے لیے کوئی اضافی معاوضہ، تنخواہ یا نفع کا زائد تناسب پہلے سے طے نہیں کیا تھا، تو وہ شرعاً والد کے معاون سمجھے جائیں گے اور کاروبار میں جتنی بھی بڑھوتری یا منافع ہوگا، وہ سب ورثاء میں تقسیم ہوگا۔ ہاں، اگر وہ پہلے سے طے کر لیں کہ 'ہم کاروبار چلا رہے ہیں، اس لیے نفع میں ہمارا حصہ کام کی وجہ سے اتنا فیصد زائد ہوگا'، تو یہ جائز ہے۔ مگر معاملات کو مبہم رکھ کر بعد میں دوسروں کو محروم کرنا قطعاً جائز نہیں۔ ہمارے معاشرے کا ایک اور المیہ بہنوں کو حقوق سے محروم کرنا ہے۔ ایک طبقہ تو وہ ہے جو سرے سے بہنوں کو جائیداد دیتا ہی نہیں، اور دوسرا طبقہ جو بظاہر بہت دیندار کہلاتا ہے، وہ یہ چال چلتا ہے کہ بہنوں کو مکان اور زمین میں تو حصہ دے دیتا ہے، لیکن یہ کہہ کر خاندانی بزنس سے صاف محروم کر دیتا ہے کہ 'بزنس تو بھائی چلاتے ہیں، اس میں عورتوں کا کیا کام؟'۔ یہ ذہنیت بھی غیر شرعی ہے۔ جس طرح مکان اور دکان والد کا ترکہ ہیں، اسی طرح والد کا قائم کردہ بزنس، اس کی انوینٹری، فیکٹری اور نقد سرمایہ بھی ترکہ ہے، جس میں بہنوں کا شرعی حصہ اسی طرح فرض ہے جیسے بھائیوں کا۔ خاندانی روایات یا ذاتی مصلحتوں کی بنیاد پر اللہ کے مقرر کردہ قوانینِ وراثت میں ردوبدل کرنا ایمان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔

مالی معاملات میں شریعتِ اسلامیہ جذبات کے بجائے ٹھوس اصولوں اور حقوق کو اولیت دیتی ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ترکے کے مکان کو بیچنے کی بات ہو تو کوئی ایک وارث جذباتی کارڈ کھیلتا ہے کہ 'یہ میرے مرحوم والد کی یادگار ہے، میں اس گھر کی ایک اینٹ بھی نہیں بیچنے دوں گا'۔ سوال یہ ہے کہ کیا آپ کے ذاتی جذبات کی وجہ سے دوسرے ورثاء کے مالی حقوق کو سالہا سال تک معطل رکھا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کی مثال طلاق کی سی ہے۔ طلاق کے معاملے میں شدید جذباتی پہلو وابستہ ہوتے ہیں؛ بچے چھوٹے ہو سکتے ہیں، عورت بے آسرا ہو سکتی ہے، خاندان بکھر سکتا ہے، لیکن اس کے باوجود اگر شرعی طور پر طلاق واقع ہو جائے تو حکمِ شرعی نافذ ہو جاتا ہے اور جذبات احکام کو نہیں روک سکتے۔ بالکل اسی طرح، وراثت میں بھی جذبات کو اصولوں پر قربان کرنا ہوگا اور ہر صاحبِ حق کو اس کا حق دینا ہوگا۔ ان سب معاملوں کے پیشِ نظر یہ گزارش کروں گا کہ جب بھی کوئی خاندانی یا مالی نزاع پیدا ہو، تو دارالافتاء یا اہلِ علم کے پاس اس نیت سے ہرگز نہ جائیں کہ معاملے کو مزید لٹکانا ہے، چالیس سال تک وقت گزاری کرنی ہے، یا شرعی و قانونی راستوں کو تاخیری حربے کے طور پر استعمال کر کے دوسروں کو محروم رکھنا ہے۔ بلکہ صحیح نیت یہ ہونی چاہیے کہ معاملہ اللہ کے حکم کے مطابق جلد از جلد حل ہو، تاکہ ہم دنیا سے اس حال میں رخصت ہوں کہ ہماری گردن پر کسی کا ایک روپیہ بھی باقی نہ ہو اور ہم اپنے خاندان کو ظلم، قطع رحمی اور مقدمہ بازی کی آگ سے بچا سکیں۔ انسان کے لیے اللہ کے حضور اس حال میں پیش ہونا انتہائی ہولناک ہوگا کہ اس کے نامۂ اعمال میں اپنوں کے حقوق غصب کرنے کا گناہ لکھا ہو۔ الحمدللہ تقسیمِ وراثت کے دوران ہونے والی پیچیدہ غلطیوں اور نزاعات کو خوش اسلوبی سے ختم کرنے، اپنی زندگی میں بچوں کے درمیان جائیداد کی تقسیم کے سلسلے میں رہنمائی اور خاندانی کاروبار (Family Business) کو منظم کرنے، اسے کارپوریٹ اور شرعی اسٹرکچر دینے کے لیے ہم خود عملی طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بہت سے خاندانوں کے پیچیدہ کاروباری معاملات کو شرعی اصولوں کے مطابق اسٹرکچر کرنے میں ہم معاون و مددگار رہے ہیں۔ اگر آپ کے خاندانی کاروبار یا جائیداد میں بھی اس قسم کے مسائل ہیں اور آپ انہیں مستقل بنیادوں پر حل کرنا چاہتے ہیں۔

غزل

یہ سمندر ہے، کنارے ہی کنارے جاؤ!
عِشق ہر شخص کے بس کا نہیں پیارے، جاؤ
یُوں تو مقتل میں تماشائی بہت آتے ہیں
آؤ اُس وقت ،کہ جِس وقت پُکارے جاؤ
دِل کی بازی لگے، پھر جان کی بازی لگ جائے
عِشق میں ہار کے بیٹھو نہیں ، ہارے جاؤ
کام بن جائے، اگر زُلفِ جنُوں بن جائے!
اِس لیے ،اِس کو سنوارو کہ سنوارے جاؤ
کوئی رستہ کوئی منزِل اُسے دشوار نہیں
جِس جگہ جاؤ محبّت کے سہارے جاؤ
ہم تو مٹّی سے اُگائیں گے محبّت کے گُلاب
تم اگر توڑنے جاتے ہو ستارے ،جاؤ
ڈُوبنا ہو گا ، اگر ڈُوبنا تقدیر میں ہے
چاہے کشتی پہ رہو، چاہے کنارے جاؤ
تم ہی سوچو، بھلا یہ شوق کوئی شوق ہُوا
آج اُونچائی پہ بیٹھو، کل اُتارے جاؤ
موت سے کھیل کے ،کرتے ہو محبّت، عاجزؔ
مُجھ کو ڈر ہے، کہیں بے موت نہ مارے جاؤ

کلیم عاجز

حکومت تجارتی ایل پی جی کی سپلائی بحران سے پہلے کی سطح پر بحال

مغربی ایشیا کے تنازعہ کے دوران لگائی گئی پابندیاں واپس لے لی گئی ہیں کیونکہ گھریلو پیداوار میں اضافہ ہوا ہے اور درآمد شدہ ایل پی جی کارگوز آنے والے ہیں۔

مغربی ایشیا کے تنازعہ کے دوران لگائی گئی پابندیاں واپس لے لی گئی ہیں کیونکہ گھریلو پیداوار میں اضافہ ہوا ہے اور درآمد شدہ ایل پی جی کارگوز آنے والے ہیں۔ حکومت نے جمعرات، 25 جون کو تجارتی صارفین جیسے ہوٹلوں، ریستورانوں اور دیگر کاروباروں کو مائع پیٹرولیم گیس (ایل پی جی) کی سپلائی بحران سے پہلے کی سطح پر بحال کر دی، اور حالیہ مغربی ایشیا کے تنازعے کے دوران لگائی گئی سیکٹر کی مخصوص پابندیوں کو ہٹا دیا، اس بات کی علامت ہے کہ عالمی منڈیوں میں استحکام کے ساتھ توانائی کی فراہمی کے خدشات کم ہو رہے ہیں۔ وزارت پٹرولیم نے ایک بیان میں کہا ہے کہ گھریلو پیداوار میں بہتری اور درآمدی ایل پی جی کارگو کی متوقع آمد کے بعد تجارتی ایل پی جی کی سپلائی پر سے پابندیاں ہٹا دی گئی ہیں۔ بلک ایل پی جی کی سپلائی، جو بحران کے آغاز میں معطل کر دی گئی تھی، کو بھی جزوی طور پر بحران سے پہلے کی کھپت کی 50 فیصد سطح پر دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ اقدام تنازعہ کے دوران متعارف کرائے گئے ہنگامی اقدامات کو ختم کرنے کے لیے حکومت کے تازہ ترین قدم کی نشاندہی کرتا ہے، جب مغربی ایشیا میں سپلائی میں خلل پڑنے کے خدشات نے حکام کو گھریلو کھانا پکانے والی گیس کی دستیابی کو ترجیح دینے پر مجبور کیا۔ پابندیاں ایران کے تنازع کے بعد لگائی گئی سپلائی میں خلل پڑا: یہ پابندیاں اس وقت لگائی گئی تھیں جب ایران تنازعہ نے مغربی ایشیا سے ایل پی جی کی سپلائی میں خلل ڈالا تھا، جو کہ ہندوستان کی کوکنگ گیس کی درآمدات کا تقریباً 90 فیصد ہے۔ گھریلو استعمال کی حفاظت کے لیے، حکومت نے ابتدائی طور پر ہوٹلوں، ریستورانوں اور صنعتی صارفین کو کمرشل ایل پی جی کی سپلائی روک دی، دستیاب حجم کو گھریلو صارفین کی طرف موڑ دیا۔ بعد میں سپلائی کو مرحلہ وار معمول کی سطح کے تقریباً 70 فیصد تک بحال کر دیا گیا، حالانکہ متعدد شعبوں کو اپنی معمول کی مختص رقم میں سے 50 فیصد تک کی روک تھام کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ حکام نے درآمدی دستیابی پر خدشات کے درمیان ایندھن کے ذخائر کو محفوظ کرنے کی کوشش کی۔ ریفائنریز کو حکم دیا گیا کہ وہ ندیوں کو موڑ کر مزید ایل پی جی تیار کریں جو بصورت دیگر وہ پیٹرو کیمیکل پیداوار کے لیے استعمال کریں گی۔ بیان میں کہا گیا کہ "صنعتی اور تجارتی ایل پی جی صارفین کے لیے ایک بڑی ریلیف میں، حکومت نے غیر ملکی پیکڈ ایل پی جی کی سپلائی پر تمام سیکٹرل پابندیاں ہٹا دی ہیں اور سپلائی کو مغربی ایشیا کے بحران سے پہلے کی سطح پر بحال کر دیا ہے۔" "اس کے علاوہ،" بلک ایل پی جی کی سپلائی، جو بحران کے آغاز میں معطل کر دی گئی تھی، بحران سے پہلے کی کھپت کی سطح میں 50 فیصد تک نرمی کی گئی ہے، جس سے تجارتی اور صنعتی صارفین کو اہم ریلیف مل رہا ہے۔" اس نے مزید کہا کہ بحالی ایل پی جی کی فراہمی کی صورتحال میں حالیہ بہتری کے بعد ہے۔ ضروری اشیاء ایکٹ: بحران کے دوران ایل پی جی کی پیداوار کو بڑھانے کے لیے، حکومت نے اشیائے ضروریہ کے ایکٹ کے تحت اختیارات کی درخواست کی تھی کہ سی 3 اور سی 4 ہائیڈرو کاربن اسٹریمز کو ایل پی جی کی پیداوار کے لیے خصوصی طور پر استعمال کیا جائے، فیڈ اسٹاک کو پیٹرو کیمیکل اور دیگر صنعتی استعمال سے دور کر دیا جائے۔ اس اقدام سے ریلائنس انڈسٹریز جیسی کمپنیوں کو سخت نقصان پہنچا۔ ان ریفائنریز کو ایل پی جی کی سپلائی بڑھانے کے لیے اپنی منافع بخش پیٹرو کیمیکل پیداوار میں کمی کرنا پڑی۔ سپلائی کے حالات میں بہتری کے ساتھ، حکام کو اب ایل پی جی پول میں سی 3-سی 4 اسٹریمز کے موڑ کو کم کرنے اور پیٹرو کیمیکل اور دیگر نیچے دھارے کی صنعتوں کے لیے مختص کو بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جبکہ گھریلو ایل پی جی کی پیداوار 40,000 ٹن سے زیادہ یومیہ کو یقینی بناتے ہوئے یقینی بنایا ہے۔" بہتر مقامی ایل پی جی کی پیداوار اور درآمد شدہ ایل پی جی کارگوز کی متوقع دستیابی کو نوٹ کرتے ہوئے، حکومت نے ایل پی جی پول میں سی 3/ سی 4 اسٹریمز کے موڑ کو کم کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔" غیر ایل پی جی کے استعمال کے لیے سی 3-سی 4 اسٹریمز کی بہتر مختص کو لاگو کیا جائے گا جبکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ گھریلو ایل پی جی کی دستیابی متاثر نہ ہو اور مجموعی طور پر مقامی ایل پی جی کی پیداوار 40,000 ٹن فی دن سے کم نہ ہو،" اس نے کہا۔ وزارت کے تحت سنٹر آف ہائی ٹکنالوجی کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پیٹرو کیمیکل اور دیگر اہم شعبوں کے لیے ان بہتر شدہ سی 3/ سی 4 اسٹریمز کی تنظیم وار الاٹمنٹ جاری کرے اور باقاعدہ رپورٹ وزارت کو پیش کرے۔ فیصلہ توانائی کی فراہمی میں نرمی کی وسیع تر علامات کے درمیان آیا ہے۔ یہ فیصلہ وسیع تر علامات کے درمیان سامنے آیا ہے کہ تنازعات سے پیدا ہونے والا توانائی کا بحران کم ہو رہا ہے۔ خام تیل کی قیمتیں جنگ سے پہلے کی سطح پر واپس آ گئی ہیں، حکومتی بحران کی بریفنگ معطل کر دی گئی ہے، اور ایندھن کی فراہمی کے خدشات کم ہو گئے ہیں کیونکہ جہاز رانی اور توانائی کا بہاؤ معمول پر آ گیا ہے۔ حکومت نے کہا کہ گھرانوں کو بلاتعطل ایل پی جی کی فراہمی اس کی اولین ترجیح ہے اور سرکاری تیل کی مارکیٹنگ کمپنیوں کو ہدایت کی کہ وہ سپلائی کی منصوبہ بندی کو بہتر بنانے کے لیے تجارتی اور صنعتی صارفین کے جامع ڈیٹا بیس کو برقرار رکھیں۔ اسی وقت، حکام نے کمرشل اور صنعتی صارفین کو پائپڈ نیچرل گیس (پی این جی) کی طرف منتقلی کو تیز کرنے کے منصوبوں کا اعادہ کیا، جہاں دستیاب ہو وہاں ایل پی جی کے اہل پی جی صارفین کو آہستہ آہستہ شہر کے گیس نیٹ ورکس میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ ہنگامی پابندیوں کا رول بیک نئی دہلی کے اس اعتماد کی نشاندہی کرتا ہے کہ گھریلو پیداوار اور درآمدات طلب کو پورا کرنے کے لیے کافی ہیں، بحران کے دور کے راشننگ اقدامات کی ضرورت کو کم کرتے ہیں جنھوں نے صنعتی اور تجارتی ایندھن کے صارفین کو متاثر کیا تھا۔ وزارت نے کہا کہ مغربی ایشیا کے بحران سے پیدا ہونے والی عالمی سپلائی میں رکاوٹ کے آغاز کے بعد سے، حکومت نے ملک بھر میں گھریلو صارفین کو ایل پی جی کی بلاتعطل دستیابی کو یقینی بنانے کو سب سے زیادہ ترجیح دی ہے۔ "اس کے مطابق، تجارتی پیکڈ ایل پی جی کی سپلائی پر عارضی پابندیاں عائد کی گئیں۔ آئل مارکیٹنگ کمپنیوں (او ایم سی ایز) کی بروقت پالیسی مداخلتوں اور مربوط کوششوں نے عالمی سپلائی چین کو چیلنج کرنے کے باوجود مستحکم سپلائی کو برقرار رکھنے میں مدد کی۔" حکومت نے او ایم سی ایز کو ہدایت کی ہے کہ وہ تجارتی اور صنعتی ایل پی جی صارفین کے بارے میں جامع ڈیٹا کو برقرار رکھیں تاکہ موثر منصوبہ بندی اور سپلائی کے انتظام کو آسان بنایا جا سکے۔ نگرانی اور آپریشنل کوآرڈینیشن کو مضبوط بنانے کے لیے او ایم سی ایز میں ایک متحد سینٹرل ڈیٹا بیس بھی برقرار رکھا جائے گا۔" ایک ہی وقت میں، حکومت پی این جی کنیکٹیویٹی کو بڑھانے کے لیے پرعزم ہے۔ کمرشل اور بلک صارفین جو پہلے ہی پائپڈ نیچرل گیس (پی این جی) میں شفٹ ہو چکے ہیں وہ پی این جی پر ہی رہیں گے۔ پی این جی نیٹ ورک تک رسائی رکھنے والے دیگر اہل ایل پی جی صارفین، یا پی این جی میں شفٹ ہونے کے عمل میں، آہستہ آہستہ پی این جی میں منتقل ہو جائیں گے" کہا۔ اس سلسلے میں، پٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت کے سکریٹری نے تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے چیف سکریٹریوں کو سپلائی کے نظرثانی شدہ انتظامات پر آسانی سے عمل آوری کو یقینی بنانے کے لیے خط لکھا ہے۔

وائناڈ میں قبائلی یونیورسٹی، میڈیکل کالج اور

ترقیاتی منصوبوں پر تیزی سے کام ہوگا: پرینکا گاندھی

پرینکا گاندھی نے کہا کہ ''میں سمجھتی ہوں کہ آپ کی ثقافت، روایات، زبانیں اور تہوار محفوظ اور برقرار رہنے چاہئیں۔ اسی مقصد کے تحت ہم ان کے تحفظ اور فروغ کے لیے ہر ممکن کوشش کرنا چاہتے ہیں۔'' کانگریس جنرل سکریٹری اور وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی کیرالہ دورہ پر ہیں، جہاں انھوں نے آج مختلف تقاریب میں شرکت کی۔ اس دوران انھوں نے خوشخبری سنائی کہ کیرالہ حکومت نے وائناڈ میں خصوصی طور پر قبائلی برادری کے لیے ایک یونیورسٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ ادارہ مستقبل میں ایک ایسا تعلیمی مرکز بنے گا جس کی مثال پورا ملک دے گا۔ وائناڈ میں ایک عوامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ قبائلی برادری کی ثقافت، روایات، زبانوں اور تہواروں کا تحفظ انتہائی ضروری ہے۔ مجوزہ قبائلی یونیورسٹی کے ذریعہ نہ صرف اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کیے جائیں گے بلکہ مقامی ثقافت اور روایتی ورثے کو محفوظ رکھنے کی بھی بھرپور کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''میں سمجھتی ہوں کہ آپ کی ثقافت، روایات، زبانیں اور تہوار محفوظ اور برقرار رہنے چاہئیں۔ اسی مقصد کے تحت ہم ان کے تحفظ اور فروغ کے لیے ہر ممکن کوشش کرنا چاہتے ہیں۔'' اس سے قبل ایک میڈیا اہلکار سے بات کرتے ہوئے پرینکا گاندھی نے انسان اور جنگلی جانوروں کے درمیان بڑھتے ہوئے تنازعہ پر اپنی فکر ظاہر کی۔ انھوں نے کہا کہ انسان اور جنگلی جانوروں کے درمیان بڑھتا تنازعہ ایک بڑا اور پیچیدہ مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ کا فوری حل ممکن نہیں، تاہم حکومت اور متعلقہ ادارے اس کے تدارک کے لیے مسلسل اقدامات کر رہے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ محکمہ جنگلات کے ساتھ مل کر کام کیا جا رہا ہے اور اب تک 3 ریپڈ ریسپانس ٹیمیں (آر آر ٹی) فراہم کی جا چکی ہیں۔ اس کے علاوہ مزید ساز و سامان، ڈرون اور دیگر ضروری وسائل فراہم کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ چونکہ یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے، اس لیے اس کے حل کے لیے تمام فریقوں کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ مختلف طبقات کے درمیان اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ مؤثر اقدامات نافذ کیے جا سکیں۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ ریاست میں اپنی حکومت ہونے کی وجہ سے اب ان مسائل کے حل اور ترقیاتی منصوبوں کے نفاذ میں مزید تیزی آئے گی۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے وائناڈ کی مجموعی ترقی کے حوالے سے بھی اپنی ترجیحات بیان کیں۔ ایک صحافی سے بات کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ علاقے کی ترقی کے لیے متعدد تجاویز تیار کی گئی ہیں اور اس سلسلے میں تمام متعلقہ فریقوں کے ساتھ تفصیلی صلاح و مشورہ کیا گیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ وائناڈ میں میڈیکل کالج، قبائلی یونیورسٹی اور سڑکوں کے کئی اہم منصوبے گزشتہ حکومت کے دور میں تعطل کا شکار رہے تھے، لیکن موجودہ حکومت ان تمام رکے ہوئے منصوبوں کو جلد از جلد مکمل کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ پرینکا گاندھی نے وائناڈ کی ترقی کا عزم ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ''ہم چاہتے ہیں تمام زیر التوا منصوبوں کی رکاوٹیں دور کر کے انھیں تیزی کے ساتھ آگے بڑھایا جائے تاکہ وائناڈ کے عوام کو ترقی اور بہتر بنیادی سہولتوں کا فائدہ مل سکے۔'' انھوں نے اس امید کا اظہار بھی کیا کہ حکومت اور عوام کے باہمی تعاون سے وائناڈ میں تعلیم، صحت، بنیادی ڈھانچے اور قبائلی فلاح و بہبود کے شعبوں میں نمایاں پیش رفت ہوگی اور خطے کی ترقی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔

منڈکا میں ۳/ مزدوروں کی موت بی جے پی حکومت کی

انتظامی ناکامی اور حفاظتی نظام فیل ہونے کا نتیجہ: ڈاکٹر نریش کمار

ڈاکٹر نریش نے کہا کہ مینوئل اسکیوینجنگ پر قانونی پابندی کے باوجود مزدوروں کو حفاظتی ساز و سامان، گیس کا پتہ لگانے والے نظام اور معیاری عملی طریقۂ کار (ایس او پی) کے بغیر ٹینکوں میں اتارا جا رہا ہے۔ منڈکا انڈسٹریل ایریا کے ایک پرائیویٹ فیکٹری میں سیپٹک ٹینک کی صفائی کے دوران زہریلی گیس سے 3 مزدوروں ارون، سندیپ اور چاند کی موت پر دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے سینئر ترجمان ڈاکٹر نریش کمار نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے اس دردناک واقعہ کے لیے بی جے پی حکومت، محکمہ محنت اور فیکٹری انتظامیہ کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ حادثہ صرف سنگین لاپروائی کا نتیجہ ہے۔ ڈاکٹر نریش کمار نے کہا کہ مینوئل اسکیوینجنگ پر قانونی پابندی کے باوجود مزدوروں کو حفاظتی ساز و سامان، گیس کا پتہ لگانے والے نظام اور معیاری عملی طریقۂ کار (ایس او پی) کے بغیر ٹینکوں میں اتارا جا رہا ہے۔ یہ براہ راست حفاظتی آڈٹ، نگرانی اور نفاذ کے نظام کی ناکامی کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ منڈکا، بوانا اور نریلا جیسے صنعتی علاقوں میں پرائیویٹ فیکٹریوں کے حفاظتی انتظامات مکمل طور پر خدا بھروسے ہیں۔ بار بار حادثات پیش آنے کے باوجود حکومت کوئی مؤثر حفاظتی ضابطۂ عمل تیار کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس حادثہ پر اپنی فکر ظاہر کرتے ہوئے ڈاکٹر نریش کمار نے مطالبہ کیا کہ پورے معاملے کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کرائی جائیں اور قصورواروں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ تمام صنعتی علاقوں کی فیکٹریوں کا فوری طور پر حفاظتی آڈٹ کرایا جائے، ہر متوفی مزدور کے خاندان کو ایک کروڑ روپے معاوضہ اور خاندان کے ایک فرد کو سرکاری ملازمت دی جائے، اور دہلی حکومت صنعتی علاقوں کے لیے ایک مضبوط حفاظتی نگرانی کا نظام نافذ کرے۔ ڈاکٹر نریش کمار نے خبردار کیا کہ اگر متاثرہ خاندانوں کو انصاف نہیں ملا اور فیکٹریوں میں حفاظتی اصولوں پر عمل درآمد یقینی نہیں بنایا گیا تو کانگریس پارٹی مزدوروں کے حقوق کے لیے سڑک سے لے کر ایوان تک جدوجہد کرے گی۔ ڈاکٹر نریش کمار کے مطابق منڈکا میں ۳/ مزدوروں کی موت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کی انتظامی ناکامی اور حفاظتی نظام کے فیل ہونے کا براہِ راست نتیجہ ہے۔ ڈاکٹر نریش کمار نے الزام لگایا ہے کہ انتظامیہ مزدوروں کو محفوظ ماحول فراہم کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہی۔ حادثے کی جگہ پر بنیادی حفاظتی انتظامات اور گائیڈ لائنز کو نظر انداز کیا گیا۔ انہوں نے موجودہ بی جے پی حکومت کو اس غفلت اور قیمتی جانوں کے ضیاع کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔

مرکزی حکومت کوچی جیسی گوا واٹر میٹرو کو ترجیح دے گی

مرکزی بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے وزیر سربانند سونووال نے جمعہ کو مجوزہ گوا واٹر میٹرو کی ترجیح کا اعلان کیا

پنجی: مرکزی بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے وزیر سربانند سونووال نے جمعہ کو مجوزہ گوا واٹر میٹرو کی ترجیح کا اعلان کیا۔ اس پروجیکٹ میں دریائے مانڈوی کے کنارے واقع ریاستی دارالحکومت پنجی کو دریا کے قصبوں اور دیہاتوں سے جوڑنے کا تصور کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے کوچی میٹرو ریل لمیٹڈ کو تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ تیار کرنے کے لیے مقرر کیے جانے کے بعد مرکزی حکومت نے اس منصوبے کے لیے ابتدائی منظوری دے دی تھی۔ کے ایم آر ایل نے تقریباً 38 مقامات کا سروے کیا ہے اور آٹھ ممکنہ راستوں کی نشاندہی کی ہے۔ سونووال نے کہا، گوا واٹر میٹرو پروجیکٹ، جس کا پہلے بعد کے مرحلے میں تصور کیا گیا تھا، اب پہلے مرحلے کے نفاذ کی ترجیح میں لایا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ وزیر اعلیٰ پرمود ساونت کی درخواست پر کیا جا رہا ہے۔ اگر کوچی [کیرالہ] میں واٹر میٹرو کو کامیابی سے لاگو کیا جا سکتا ہے، تو گوا میں بھی، ہم کر سکتے ہیں۔ سونووال ایک نئی پنجی پورٹ ٹرمینل عمارت کے افتتاح کے لیے گوا میں تھے، جو ان کے بقول دیگر دریائی بندرگاہوں کے لیے ایک نمونہ ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی اقتصادی ترقی بنیادی طور پر بندرگاہ کی قیادت میں ہوگی۔ گزشتہ 12 سالوں میں، ہندوستان کے سمندری شعبے میں تبدیلی کی ترقی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بڑی بندرگاہوں نے اپنی صلاحیت کو تقریباً دوگنا کر دیا ہے اور اپنی کارکردگی میں نمایاں بہتری لائی ہے، جہازوں کے ٹرنارا ؤنڈ ٹائم 95 گھنٹے سے کم ہو کر 41 گھنٹے ہو گیا ہے۔ ہندوستانی بحری جہازوں کی تعداد 150٪ سے بڑھ کر 332,000 ہوگئی ہے۔ اور ساحلی کارگو کی نقل و حرکت دوگنی سے بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ سونووال نے کہا کہ کروز کے مسافروں کی تعداد میں چار گنا سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ اندرونی آبی گزرگاہیں ایک بڑے نمو کے انجن کے طور پر ابھری ہیں، آپریشنل آبی گزرگاہوں کی تعداد تین سے بڑھ کر 32 ہوگئی ہے اور کارگو کی نقل و حرکت سات گنا سے زیادہ ہو رہی ہے۔ ہندوستان میری ٹائم انڈیا ویژن 2030 اور 2047 کے تحت ایک واضح روڈ میپ کے ساتھ ایک بڑے سمندری ملک کے طور پر ابھر رہا ہے۔

ہند۔برطانیہ جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدہ ملازمتوں کو فروغ دے گا

تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر پیوش گوئل نے ہندوستان۔برطانیہ جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدے سے ممکنہ اقتصادی خرابیوں سے متعلق خدشات کو مسترد کر دیا ہے

لندن/نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر پیوش گوئل نے ہندوستان۔برطانیہ جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدے (سی ای ٹی اے) سے ممکنہ اقتصادی خرابیوں سے متعلق خدشات کو مسترد کر دیا ہے، اور اس معاہدے کو احتیاط سے تیار کردہ فریم ورک کے طور پر بیان کیا ہے جس سے دونوں ممالک کو فائدہ پہنچے گا۔ جمعرات کو لندن میں ایک کاروباری استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر گوئل نے اس بات پر زور دیا کہ یہ معاہدہ کسی بھی گھریلو شعبوں کو نقصان پہنچائے بغیر اقتصادی ترقی اور روزگار کے مواقع کو بڑھانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ وزیر نے کہا کہ یہ معاہدہ ''قابل ساز'' فراہم کرے گا جو دونوں معیشتوں کو ان کی فعال صلاحیتوں کو بہتر بنانے میں مدد فراہم کرے گا۔ وزیر نے کہا کہ ''وہ ہماری معیشت میں جو کچھ شامل کریں گے، وہ انبلرز ہوں گے، جو درحقیقت ہمیں زندگی کے لیے اپنے کام کو بہتر طریقے سے انجام دینے میں مدد فراہم کریں گے۔ یہ معاہدہ ہندوستان کے کسی بھی شعبے کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور اسی طرح، مجھے کوئی شک نہیں ہے کہ یہ معاہدہ برطانیہ کے کسی شعبے کو بھی نقصان پہنچا سکے گا کیونکہ اسے احتیاط سے تیار کیا گیا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ اس معاہدے سے روزگار کے نئے مواقع کو تقویت ملے گی اور ہندوستان میں کاروبار میں اضافہ ہوگا۔ گوئل نے مزید کہا، ''ان کے پاس ہمیں پیش کرنے کے لیے بہت کچھ ہے اور ہمارے پاس انھیں پیش کرنے کے لیے بہت کچھ ہے۔ جو کچھ ہم انھیں پیش کریں گے اس سے ہماری معیشت اور خاص طور پر ملازمتوں، خاص طور پر نئی ملازمتوں، کاروباروں میں اضافہ ہوگا۔ وزیر تجارت نے نوٹ کیا کہ ہندوستان نے بین الاقوامی تجارتی مذاکرات کے لیے اپنے روایتی انداز کو تبدیل کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کا مقصد محدود، لین دین کی تجارتی مراعات کے بجائے جامع شراکت داری کا ہے۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ہندوستان اور برطانیہ دونوں کے کاروباری رہنماؤں اور سرمایہ کاروں کی وسیع شرکت کے ساتھ ایک کاروباری استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے خوشی ہوئی۔ اس بارے میں بات کی کہ کس طرح ہندوستان۔برطانیہ جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدہ (سی ای ٹی اے) دونوں طرف ترقی اور خوشحالی کے بے پناہ مواقع کو کھولے گا۔ ہند۔برطانیہ جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدہ یقینی طور پر دونوں ممالک، بالخصوص ہندوستان میں بڑے پیمانے پر ملازمتوں اور روزگار کے نئے مواقع کو فروغ دے گا۔ مئی 2025 میں طویل مذاکرات کے بعد طے پانے والا یہ تاریخی معاہدہ 15 جولائی 2026 سے باضابطہ طور پر نافذ العمل ہونے جا رہا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی اور برطانوی وزیر اعظم کیر اسٹارمر کے مطابق، یہ معاہدہ دوطرفہ تجارت کو تیز کرنے اور نوجوانوں کے لیے روزگار کی منڈیاں کھولنے میں اہم ترین محرک ثابت ہوگا۔

ہندوستان اور متحدہ عرب امارات نے دفاعی تعلقات بڑھانے پر زور دیا

نئی دہلی: متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کی لینڈ فورسز کے ڈپٹی کمانڈر، بریگیڈیئر جنرل اسٹاف محمد خمیس محمد الحسنی نے جمعہ کو یہاں ہندوستانی فوج کے سربراہ جنرل اوپیندر دویدی سے ملاقات کی اور اس میں اضافے پر تبادلہ خیال کیا۔ فوج کے ایڈیشنل ڈائریکٹوریٹ جنرل آف پبلک انفارمیشن نے ایکس پر لکھا کہ بریگیڈیئر جنرل اسٹاف محمد خمیس محمد الحسنی، ڈپٹی کمانڈر، متحدہ عرب امارات کی لینڈ فورسز نے جنرل اوپیندر دویدی، سی او اے ایس سے ملاقات کی۔ اس بات چیت نے ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے دفاعی تعلقات کی بڑھتی ہوئی گہرائی پر روشنی ڈالی، جس میں دوطرفہ فوجی تعاون کو بڑھانے، دوطرفہ فوجی تعاون کو بڑھانے، دو ہندوستانیوں کے درمیان پیشہ ورانہ تبادلوں کی شناخت کے لیے نئے ہتھیاروں کی نشاندہی کرنے پر بات چیت ہوئی۔ اے ڈی جی پی آئی کے مطابق، دونوں فریقوں نے ادارہ جاتی تعلقات کو مضبوط بنانے، باہمی اعتماد کو فروغ دینے اور علاقائی سلامتی اور استحکام کے لیے مشترکہ وژن کو آگے بڑھانے کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ اس سال جنوری میں متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زید النہیان نے ہندوستان کا سرکاری دورہ کیا اور وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ وسیع بات چیت کی۔ اپنی بات چیت کے دوران، دونوں رہنماؤں نے جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے بنیادی ستون کے طور پر مستحکم اور مضبوط دوطرفہ دفاعی اور سیکورٹی تعاون کو تسلیم کیا۔

حضرت امام حسین کی قربانی لوگوں کو ترغیب دیتی رہیں گی

وزیر اعظم نے حضرت امام حسینؑ کو خراجِ عقیدت پیش کیا

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کو محرم کے موقع پر اپنی نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام حسین (ع) کی قربانی بہت سے لوگوں کو سچائی اور انصاف کی تلاش میں ثابت قدم رہنے کی ترغیب دیتی ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں وزیر اعظم نے کہا کہ یہ موقع سچائی، انصاف، جرات اور یقین جیسی اقدار کی یاد دہانی کا کام کرتا ہے۔ انہوں نے لکھا کہ ''حضرت امام حسین (ع) کی قربانی بہت سے لوگوں کو حق اور انصاف کے حصول میں ثابت قدم رہنے کی ترغیب دے رہی ہے۔ یہ ہمت اور یقین کی پائیدار طاقت کی یاد دہانی بھی ہے۔ آپ کو بتا دیں کہ محرم، اسلامی کیلنڈر کا پہلا مہینہ، محرم کی 10 تاریخ کو عروج پر پہنچتا ہے، جس دن امام حسین ابن علی اور ان کے پیروکاروں کو موجودہ عراق میں کربلا میں 61 ہجری یا 680 عیسوی میں شہید کیا گیا تھا۔ محرم کا دسواں دن یوم عاشورہ ہے، جو شیعہ مسلمانوں کے نزدیک محرم کے سوگ کا حصہ ہے۔ سنی مسلمان اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ اس تقریب میں، جس میں سنجیدگی کے ساتھ نشان لگا دیا گیا، شرکاء نے کربلا کی جنگ میں پیغمبر اسلام کے نواسے امام حسین کی شہادت کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دیکھا جب جلوس شہر کے راستوں سے گزرا۔ شرکاء نے اپنے دکھ اور سوگ کا اظہار کرتے ہوئے سینہ کوبی کی۔ دریں اثناء جموں و کشمیر میں 8 ویں محرم کے جلوس میں شرکت کے لیے بدھ کو بڑی تعداد میں شیعہ مسلمانوں نے سری نگر کی سڑکوں پر جمع ہوئے۔ شیعہ مسلمانوں کے لیے محرم کی مذہبی اہمیت ہے۔ ہندوستان میں شیعہ مسلم کمیونٹی مختلف مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مل کر بڑے جلوسوں اور تعزیوں میں شرکت کرتی ہے۔

بھارت اور سیشلز دفاعی شراکت داری بحر ہند کی سلامتی کو تشکیل دے رہی ہے

نئی دہلی: ہندوستان اور سیشلز نے بحری سلامتی کو بہتر بنانے، سمندروں کی حفاظت اور علاقوں میں امن برقرار رکھنے کے لیے اپنی دفاعی شراکت داری کو مضبوط کیا ہے۔ اہم بین الاقوامی سمندری راستوں کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے سیشلز کی اسٹریٹجک اہمیت ہے۔ ہندوستان اور سیشلز کے درمیان ایک قابل اعتماد بحری شراکت داری ہے جو بحر ہند میں سیکورٹی کو برقرار رکھنے میں اہم رول ادا کرتی ہے۔ مغربی بحر ہند میں واقع، سیشلز ایک چھوٹا جزیرہ ملک ہے۔ سیشلز ہندوستان کا ایک اہم حصہ بنی ہوئی ہے۔ یہ تجارت، معیشت اور سلامتی کے لیے اہم ہے۔ ہندوستان اور سیشلز بحر ہند کو محفوظ اور مستحکم رکھنے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ شراکت داری میں سیکورٹی فورسز کے درمیان رابطے کو بہتر بنانا اور راز داری، غیر قانونی ماہی گیری اور سمندری حفاظت کو خطرہ بننے والی دیگر سرگرمیوں جیسے مسائل سے تحفظ کے لیے اقدامات کرنا شامل ہے۔ سیشلز ہندوستان کے مہاساگر وژن میں ایک اہم پارٹنر ہے، جو بحر ہند کے خطے کے تمام ممالک کی سلامتی اور ترقی پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ ہندوستان اور سیشلز کے تعلقات دفاع سے متعلق نہیں ہیں۔ وہ صحت کی دیکھ بھال اور ٹیکنالوجی جیسی چیزوں پر بھی مل کر کام کرتے ہیں۔ وہ دونوں ممالک کی ترقی میں مدد کے لیے پروجیکٹس پر ٹیم بناتے ہیں۔ وہ موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے بارے میں خیالات کا اشتراک کرتے ہیں۔ ہندوستان نے اپنی شراکت کو مضبوط بنانے کے طریقوں سے سیشلز کی مدد کی ہے۔ ہندوستان اور سیشلز چیزوں پر مل کر کام کر رہے ہیں۔ سیشلز بحر ہند میں ہندوستان کی مدد کر رہا ہے۔ ہندوستان صحت کی دیکھ بھال اور ٹیکنالوجی میں سیشلز کی مدد کر رہا ہے۔ ہندوستان اور سیشلز کے درمیان شراکت داری آئندہ برسوں میں دفاع، بحری سلامتی، ٹیکنالوجی اور ترقی میں مزید تعاون کے ساتھ مضبوط ہونے کی امید ہے۔

مجھے یہ کہتے ہوئے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ ہر سال ہم مضبوط اور قریبی تعلقات حاصل کرتے ہیں

بھارت۔جرمنی تعلقات آج بلند ترین پر ہیں

نئی دہلی: دوطرفہ تعلقات کی مضبوطی پر زور دیتے ہوئے، ہندوستان میں جرمنی کے سفیر فلپ ایکرمین نے ہندوستان۔جرمنی کے تعلقات کو ہر وقت کی بلند ترین قرار دیتے ہوئے تجارتی، سیاسی اور اسٹریٹجک شعبوں میں مضبوط تعاون کو اجاگر کیا۔ ایک خصوصی انٹرویو میں، سفیر ایکرمین نے گرین اینڈ سسٹین ایبل ڈیولپمنٹ (GSDP) کے لیے شراکت داری کی کامیابی پر زور دیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ہندوستان قابل تجدید توانائی میں ایک عالمی رہنما کے طور پر ابھرا ہے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ ہر سال ہم مضبوط اور قریبی تعلقات حاصل کرتے ہیں۔ بھارت اب قابل تجدید توانائی کے سب سے متاثر کن پروڈیوسر میں سے ایک ہے، اور مجھے یہ کہتے ہوئے فخر ہے کہ جرمنی نے اس ترقی میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ اب ہم ہندوستان سے سیکھ رہے ہیں، خاص طور پر آپ کے نجی شعبے میں ہونے والی پیشرفت سے۔ طویل انتظار کے ساتھ ہندوستان۔یورپی یونین کے آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) سے خطاب کرتے ہوئے، سفیر ایکرمین نے فوری حل کے لیے امید کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ جرمن کاروباروں کے لیے، ایف ٹی اے ایک بڑے گیم چینجر'' کی نمائندگی کرتا ہے جو ہندوستان میں مزید سرمایہ کاری کو نمایاں طور پر ترغیب دے گا۔ ایکرمین نے کہا، ''ہمیں امید ہے کہ اس سال کے آخر تک اس پر دستخط ہو جائیں گے۔ دوسرے ایف ٹی اے کے برعکس، یہ یورپی پارلیمنٹ میں بہت کم متنازعہ ہے۔ میں پرامید ہوں، اور مجھے یقین ہے کہ ہندوستانی مالی سال کے اختتام تک، ہمیں اسے نافذ کرنے کے لیے تیار ہونا چاہیے۔ دفاعی محاذ پر، سفیر نے تعاون میں نمایاں تبدیلی کو نوٹ کیا۔ یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ اس شعبے میں تعلقات تاریخی طور پر سست تھے، انہوں نے موجودہ رفتار کو ایک'' نئے پھول کے طور پر بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''دفاع ایک نیا باب ہوگا، جو پچھلے سالوں سے بڑا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جرمنی بھارت کے ساتھ آبدوزوں کے معاہدے کے لیے جاری، اعلیٰ داؤ پر چلنے والے مذاکرات کے حوالے سے بہت مثبت ہے۔ عالمی استحکام میں حالیہ تبدیلیوں کی عکاسی کرتے ہوئے، سفیر نے خلیج فارس میں حالیہ کشیدگی کا خیر مقدم کیا، تیل کی عالمی قیمتوں اور تجارتی بہاؤ پر مثبت اثرات کو نوٹ کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ایران کی جوہری صلاحیتوں کے حوالے سے موجودہ سفارتی مذاکرات کامیاب ہوں گے۔

بھارت نے چین، جاپان اور روس سے

اسٹیل کی درآمدات پر اینٹی ڈمپنگ تحقیقات کا آغاز کیا

نئی دہلی: ہندوستان کے تین سب سے بڑے اسٹیل پروڈیوسروں جے ایس ڈبلیو اسٹیل، جے ایس ڈبلیو وجے نگر میٹالیکس اور جندال اسٹیل اوڈیشہ نے حکومت کو ایک باضابطہ درخواست دائر کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ چین، جاپان اور روس سے الائے اور نان الائے اسٹیل کی ہاٹ رولڈ فلیٹ مصنوعات ہندوستان میں قیمتوں پر درآمد کی جا رہی ہیں جس سے گھریلو پروڈیوسروں کو اس حد تک کم کیا جاتا ہے جو عالمی تجارتی تنظیم کے قوانین کے تحت ڈمپنگ کو تشکیل دیتا ہے۔ وزارت تجارت نے اب اس کے جواب میں ایک باضابطہ اینٹی ڈمپنگ تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف ٹریڈ ریمیڈیز نے تحقیقات کا چارج سنبھال لیا ہے۔ گرم رولڈ اسٹیل ایک مخصوص مصنوعات نہیں ہے۔ یہ بنیادی مواد ہے جو آٹوموٹو مینوفیکچرنگ، تیل اور گیس کی پائپ لائنوں، کولڈ رولڈ اسٹیل کی پیداوار، پائپ مینوفیکچرنگ، جنرل انجینئرنگ، تعمیرات، کیپٹل گڈز اور سیمنٹ، کھاد اور ریفائنریوں سمیت شعبوں کے لیے پر اسیس کا سامان فراہم کرتا ہے۔ اس پروڈکٹ پر انحصار کرنے والی صنعتیں ہندوستان کی صنعتی معیشت کے ایک اہم کراس سیکشن کی نمائندگی کرتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس کی درآمدی منڈی میں قیمتوں کے تعین کی بے ضابطگیوں کے نتائج خود اسٹیل سیکٹر سے باہر ہیں۔ ڈی جی ٹی آر کے ابتدائی نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصنوعات کو برآمد کرنے والے ممالک میں اس کی عام قیمت سے کافی کم قیمتوں پر برآمد کیا جا رہا تھا۔ برآمدی قیمت اور نارمل قدر کے درمیان فرق، جو ڈمپنگ مارجن کی وضاحت کرتا ہے، کم از کم حد سے زیادہ پایا گیا اور زیر تفتیش تینوں ممالک کی برآمدات کے لیے اہم ہے۔ ڈائریکٹوریٹ نے کہا کہ ابتدائی طور پر کافی شواہد موجود ہیں کہ ڈمپنگ ہو رہی ہے اور اس سے گھریلو صنعت کو نقصان پہنچ رہا ہے، جو کہ باضابطہ طور پر تحقیقات شروع کرنے کے لیے درکار قانونی حد کو پورا کرتا ہے۔ بھارتی وزارت تجارت کے ذیلی ادارے ڈائریکٹوریٹ جنرل آف ٹریڈ ریمیڈیز نے چین، جاپان اور روس سے سستے داموں درآمد کیے جانے والے ہاٹ رولڈ اسٹیل پر اینٹی ڈمپنگ تحقیقات کا باقاعدہ آغاز کر دیا ہے۔ یہ کارروائی مقامی اسٹیل مینوفیکچررز کی جانب سے دائر کردہ شکایات کے بعد کی گئی ہے، جن کا مؤقف ہے کہ ان ممالک سے انتہائی کم قیمتوں پر اسٹیل کی ڈمپنگ سے ملکی صنعت کو شدید مالی نقصان پہنچ رہا ہے۔

مصنوعی ذہانت، جوہری، خلائی اور کوانٹم ٹیکنالوجیز مستقبل کی ترقی اور عالمی مسابقت کی سمت متعین کریں گی

ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی)، جوہری، خلائی اور کوانٹم ٹیکنالوجیز مستقبل کی ترقی اور عالمی مسابقت کی سمت کا تعین کریں گی

نئی دہلی: سائنس و ٹیکنالوجی اور ارضیاتی علوم کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی)، جوہری، خلائی اور کوانٹم ٹیکنالوجیز مستقبل کی ترقی اور عالمی مسابقت کی سمت کا تعین کریں گی۔ وزیر نے کہا کہ بھارت جدید ترین ٹیکنالوجیوں کے میدان میں تیزی سے ایک اہم عالمی قوت کے طور پر ابھر رہا ہے، اور قومی کوانٹم مشن (این کیو ایم) نے 2023 میں اپنے آغاز کے بعد صرف تین برسوں میں اپنے مقررہ اہداف میں سے نصف سے زائد حاصل کر لیے ہیں۔ یہاں ایک ممتاز نیوز چینل کے زیر اہتمام منعقدہ میڈیا کانکلیو میں فائر سائیڈ گفتگو کے دوران ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ بھارت آج اس مرحلے پر پہنچ چکا ہے جہاں وہ کئی اہم تکنیکی شعبوں میں دنیا کے سرکردہ ممالک کے شانہ بشانہ آگے بڑھ رہا ہے اور ایسی صلاحیتیں مسلسل فروغ دے رہا ہے جو آئندہ دور کی اقتصادی ترقی، قومی سلامتی اور عالمی مسابقت کی بنیاد بنیں گی۔ انہوں نے کہا کہ خلائی، جوہری اور کوانٹم ٹیکنالوجیز مستقبل کے عالمی نظام کی تشکیل میں فیصلہ کن کردار ادا کریں گی اور یہ صرف اقتصادی ترقی ہی نہیں بلکہ تزویراتی طاقت اور عالمی جغرافیائی سیاست میں ممالک کے مقام کو بھی متاثر کریں گی۔ ان کے بقول، جو ممالک ان ٹیکنالوجیز میں پیچھے رہ جائیں گے، وہ ترقی اور سلامتی دونوں میدانوں میں پیچھے رہ جائیں گے۔ قومی کوانٹم مشن کا حوالہ دیتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ اس کے کئی اہم سنگِ میل مقررہ وقت سے پہلے ہی حاصل کر لیے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کوانٹم محفوظ مواصلاتی نظام کے شعبے میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے، جس کے دفاع، تزویراتی مواصلات، سائبر سلامتی اور حساس معلومات کے تحفظ کے حوالے سے وسیع پیمانے پر استعمال کے امکانات موجود ہیں۔ وزیر نے کہا کہ قومی کوانٹم مشن کے تحت حاصل ہونے والی پیش رفت بھارت کی بڑھتی ہوئی سائنسی صلاحیتوں اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں عالمی رہنما بننے کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت کوانٹم مواصلات، کوانٹم کمپیوٹنگ اور اس سے متعلق تحقیقی شعبوں سمیت پورے کوانٹم نظام میں تیزی سے پیش رفت کر رہا ہے۔ مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے بارے میں ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ یہ تقریباً ہر شعبے میں ایک ناگزیر ذریعہ بنتی جا رہی ہے اور مستقبل میں حکمرانی، صنعت، تعلیم، صحت، تحقیق اور عوامی خدمات کی فراہمی پر اس کے اثرات مزید گہرے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اس کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے، کمپیوٹنگ صلاحیت، ڈیٹا وسائل اور قابلِ اعتماد توانائی کے نظام میں سرمایہ کاری کے ذریعے اس کے معاون نظام کو بھی مضبوط بنا رہا ہے۔ یہ چاروں ٹیکنالوجیز بلاشبہ مستقبل کی عالمی سیاست، معیشت اور سیکیورٹی کا رخ متعین کریں گی۔ ان شعبوں میں ہونے والی پیشرفت عالمی طاقت کا توازن بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ صنعتی پیداوار اور کاروباری فیصلوں کو خودکار بنا کر کھربوں ڈالرز کا اضافہ۔ خودکار جنگی نظام، سائبر سیکیورٹی اور ڈیٹا کے فوری تجزیے میں معاون۔ صحت، تعلیم اور تحقیق کے شعبوں میں انقلابی تبدیلیاں۔ صاف اور مسلسل بجلی کی فراہمی کے لیے نیوکلیئر فیوژن اور فیشن اہم۔ سرحدوں کی حفاظت اور دشمن کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے کا بہترین ذریعہ۔

بھارت اور وینزویلا کے درمیان توانائی تعاون مزید مضبوط بنانے پر اتفاق

نئی دہلی: عالمی سطح پر تیل کی رسد سے متعلق غیر یقینی صورتحال کے پیش نظر بھارت اور وینزویلا نے توانائی کے شعبے میں تعاون کو مزید وسعت دینے پر اتفاق کیا ہے۔ دونوں ممالک نے تیل، گیس، سرمایہ کاری اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے میں شراکت داری بڑھانے کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔ رپورٹ کے مطابق بھارت کے وزیر پیٹرولیم و قدرتی گیس ہردیپ سنگھ پوری اور وینزویلا کی قائم مقام صدر ڈیلسی روڈریگز کے درمیان نئی دہلی میں ہونے والی ملاقات میں بھارتی کمپنیوں کی وینزویلا کے تیل اور گیس کے شعبے میں مزید سرمایہ کاری اور تعاون کے امکانات پر گفتگو ہوئی۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں جاری جغرافیائی سیاسی کشیدگی اور عالمی توانائی کی منڈی میں اتار چڑھاؤ کے باعث بھارت اپنی خام تیل کی درآمدات کے ذرائع متنوع بنا رہا ہے تاکہ توانائی کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔ وینزویلا، جو دنیا کے سب سے بڑے ثابت شدہ تیل کے ذخائر کا حامل ملک ہے، اس حکمت عملی میں ایک اہم شراکت دار کے طور پر ابھر رہا ہے۔ دونوں ممالک نے توانائی کے علاوہ کان کنی، دواسازی، زراعت، آٹوموبائل اور دیگر شعبوں میں بھی اقتصادی تعاون کو فروغ دینے میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ مبصرین کے مطابق یہ شراکت داری بھارت کی توانائی کی سلامتی کو مضبوط بنانے اور عالمی رسد کے خطرات سے نمٹنے کی حکمت عملی کا اہم حصہ بن سکتی ہے۔

قیام امن کی کامیابی کے لیے قومی ملکیت کی کلید

اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے سفیر ہریش پاروتھینی کا بیان

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے، سفیر ہریش پاروتھینی نے جمعرات کو (مقامی وقت کے مطابق) امن کی تعمیر اور پائیدار امن پر اقوام متحدہ کے مباحثے سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ تنازعات سے متاثرہ علاقوں میں طویل مدتی کامیابی کا انحصار قومی ملکیت اور ادارہ جاتی لچک کو ترجیح دینے پر ہے۔ جنرل اسمبلی کے مباحثے کے دوران، سفیر پاروتھینی نے امن سازی کمیشن کے 19ویں اجلاس کے دوران ہونے والی پیش رفت کی تعریف کی، امن سازی کے فن تعمیر کے چوتھے جائزے کی کامیاب تکمیل اور پہلی قومی امن سازی کی حکمت عملی کی پیشکش کو نوٹ کیا۔ انہوں نے جنرل اسمبلی کی جانب سے امن سازی کے فنڈ میں 50 ملین ڈالر کی تخمینہ شدہ شراکت کی منظوری کا بھی خیر مقدم کیا۔ تاہم، سفیر نے اقوام متحدہ کی قیام امن کی کوششوں کی مالی صحت کے حوالے سے گہری تشویش کا اظہار کیا۔ سکریٹری جنرل کی ایک رپورٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، انہوں نے رضاکارانہ شراکت میں تین سال کی کمی کو اجاگر کیا اور نوٹ کیا کہ تنظیم کے جاری لیکویڈیٹی بحران نے فنڈز کی دستیابی کو مزید محدود کر دیا ہے۔ ان مالی حدود کے تحت اثر کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے، اس نے زور دیا کہ وسائل کی ترجیح کو "تصادم کے بعد کی ترجیحات" کی طرف مضبوطی سے ہدایت کی جائے۔ "پیس بلڈنگ فنڈ پر سکریٹری جنرل کی رپورٹ میں گزشتہ تین سالوں میں رضاکارانہ عطیات میں کمی کو نوٹ کیا گیا ہے۔ اسی وقت، تنظیم کی جاری لیکویڈیٹی صورتحال نے قیام امن کی سرگرمیوں کے لیے تشخیص شدہ شراکت کی دستیابی کو محدود کر دیا ہے۔ یہ ایک متعلقہ نمونہ ہے۔ کم وسائل کے اندر زیادہ اثر کو یقینی بنانے کے لیے، وسائل کو کنٹرول کرنے کے بعد وسائل کو براہ راست ترتیب دینا چاہیے۔ ہم فنڈ کی اگلی حکمت عملی کی ترقی کے دوران اس محاذ پر مزید پیش رفت دیکھنا چاہتے ہیں۔ سفیر نے اس بات پر زور دیا کہ ادارہ جاتی لچک اور قومی صلاحیت کی تعمیر ان کوششوں کی بنیاد ہونی چاہیے۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ اعتماد پر مبنی شراکت داری کو فروغ دینا اسی صورت میں ممکن ہے جب قیام امن کی تمام سرگرمیوں کا مرکزی اصول قومی ملکیت رہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم قیام امن کو آگے بڑھانے اور امن کو برقرار رکھنے کے لیے اعتماد پر مبنی شراکت داری کو فروغ دینے کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اس طرح کی شراکتیں اس صورت میں قائم کی جا سکتی ہیں بشرطیکہ قیام امن کی تمام سرگرمیوں میں قومی ملکیت مرکزی اصول رہے۔ مزید برآں، قیام امن کو عطیہ دہندگان کے روایتی انداز سے آگے بڑھنا چاہیے۔ اسے قومی حکومتوں کی ضروریات اور ترجیحات کی عکاسی کرتے ہوئے مطالبہ پر مبنی ہونا چاہیے، جس میں بین الاقوامی برادری مالی اور تکنیکی مدد فراہم کر کے معاون کردار ادا کرے۔ مزید برآں، قیام امن کو تنازعات کے بعد کی ترجیحات میں ادارہ جاتی لچک اور قومی صلاحیت کی تعمیر کو ترجیح دینی چاہیے۔

سری نگر میں واٹر میٹرو منصوبہ، ڈل جھیل اور جہلم ممکنہ راستوں میں شامل

سری نگر: مرکزی حکومت کے بڑے موبیلیٹی منصوبے کے تحت سری نگر میں واٹر میٹرو سروس شروع کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس منصوبے میں ڈل جھیل، دریائے جہلم اور دیگر آبی راستوں کو شہری آمد و رفت کے لیے استعمال کرنے کی تجویز شامل ہے۔ منصوبے کا مقصد سری نگر میں ٹریفک کا دباؤ کم کرنا، سیاحت کو فروغ دینا اور شہریوں کو ماحول دوست ٹرانسپورٹ کا نیا ذریعہ فراہم کرنا ہے۔ حکام کے مطابق واٹر میٹرو کے لیے مختلف روٹس، جیٹیز، ٹرمینلز اور جدید کشتیوں کے امکانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ منصوبہ کوچی واٹر میٹرو کے ماڈل سے متاثر ہو سکتا ہے، جہاں آبی راستوں کو شہری ٹرانسپورٹ نیٹ ورک کا حصہ بنایا گیا ہے۔ سری نگر میں اس سروس کے آغاز سے ڈل جھیل، جہلم اور دیگر علاقوں کے درمیان رابطہ بہتر ہونے کی امید ہے۔ حکام کے مطابق منصوبے پر عمل درآمد سے نہ صرف مقامی لوگوں کو سہولت ملے گی بلکہ کشمیر آنے والے سیاحوں کے لیے بھی ایک نیا تجربہ فراہم ہوگا۔

بھارت-اسرائیل ایف ٹی اے پر جلد دستخط کیے جا سکتے ہیں: اسرائیلی ایلچی

نئی دہلی: ہندوستان اور اسرائیل اشیا اور خدمات کا احاطہ کرنے والے ایک آزاد تجارتی معاہدے (FTA) پر تبادلہ خیال کر رہے ہیں، اور مستقبل قریب میں اس معاہدے پر دستخط کیے جا سکتے ہیں کیونکہ دونوں ممالک اقتصادی تعاون کو گہرا کرنے اور دوطرفہ تجارتی تعلقات کو مضبوط بنانے کے خواہاں ہیں۔ اوفیر امامی، ہیڈ آف اکنامک اینڈ کمرشل مشن اسرائیل کے سفارت خانے نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ فی الحال، ہم بھارت اور اسرائیل کے درمیان تجارتی معاہدے پر بھی بات چیت کر رہے ہیں۔ یہ ابھی بھی ایک عمل جاری ہے اور امید ہے کہ ہم مستقبل قریب میں اس پر دستخط ہوتے دیکھ سکیں گے۔ امامی نے کہا کہ ہندوستان تجارتی معاہدوں اور دنیا بھر کے ممالک کے ساتھ وسیع تر اقتصادی روابط کے ذریعے اپنی عالمی تجارت کو بڑھانے کے لیے اہم اقدامات کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی دہلی کی بین الاقوامی تجارتی شراکت داری کو مضبوط بنانے کی کوششیں اسرائیل کے ساتھ تعاون کے نئے مواقع پیدا کر رہی ہیں۔ مجوزہ معاہدے کے بارے میں بات کرتے ہوئے امامی نے کہا کہ بات چیت جاری ہے اور بات چیت جاری رہنے کے دوران مخصوص تفصیلات بتانا قبل از وقت ہوگا۔ تاہم، انہوں نے اشارہ کیا کہ دونوں فریق اقتصادی تعاون کو آگے بڑھانے اور تجارتی تعلقات کو بڑھانے کے لیے پرعزم ہیں۔ تفصیلات میں غوطہ لگانا بہت جلد ہے۔ ایک بار پھر، یہ ابھی بھی زیر بحث ہے۔

ہندوستان اور سعودی عرب نے دوطرفہ تعلقات پر اعلیٰ سطحی بات چیت کی

ہندوستان اور سعودی عرب نے دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں، تارکین وطن کے مسائل اور باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا ہے

ریاض: ہندوستان اور سعودی عرب نے دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں، تارکین وطن کے مسائل اور باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا ہے۔ یہ بات چیت جدہ میں ہندوستان کے قونصل جنرل فہد احمد خان سوری اور سعودی عرب کی وزارت خارجہ کی مدینہ برانچ کے ڈائریکٹر جنرل ابراہیم بن سعید الصحی کے درمیان بدھ کے روز ملاقات کے دوران ہوئی۔ جدہ میں ہندوستان کے قونصل جنرل جناب فہد احمد خان سوری نے جناب ابراہیم بن سعید الصحی، ڈائرکٹر جنرل، وزارت امور خارجہ، مدینہ برانچ (24 جون) سے ملاقات کی اور دیگر امور کے ساتھ ساتھ دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں، تارکین وطن کے مسائل اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔ بدھ کے روز، سعودی عرب میں ہندوستان کے سفیر، سہیل عجاز خان نے سعودی وزارت دفاع کے جنرل ایگزیکٹیو ڈائریکٹر، ایاد عبدالمالک الاشیخ کے ساتھ ایک میٹنگ کی تاکہ دفاعی تعاون کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال

ہندوستانی سفارت خانے نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ سفیر ڈاکٹر سہیل اعجاز خان نے سعودی وزارت دفاع کے جنرل ایگزیکٹیو ڈائریکٹر ایاد عبدالمالک الاشیخ سے ملاقات کی اور دفاعی تعاون کو مضبوط بنانے اور دونوں ممالک کے درمیان تعاون کے نئے شعبوں کو تلاش کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ کیا۔ بات چیت سے ہندوستان اور سعودی عرب کی سٹریٹجک تعاون کو وسعت دینے کے مشترکہ عزم کی عکاسی ہوتی ہے۔ سال میں مضبوط شراکت داروں کی نشاندہی کرنے کے لیے نئے مواقع کی نشاندہی کی گئی۔ اپریل میں، قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوول نے سعودی عرب کا سرکاری دورہ کیا اور دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے، توانائی کے تعاون کو بڑھانے اور اہم علاقائی پیش رفتوں پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے اعلیٰ سطحی ملاقاتوں کے سلسلے میں سعودی عرب کی اعلیٰ قیادت کے ساتھ ملاقات کی۔ اس دورے نے بھارت اور سعودی عرب کے درمیان بڑھتے ہوئے جغرافیائی سیاسی حرکیات کے درمیان بڑھتی ہوئی اسٹریٹجک شراکت داری پر زور دیا۔ ایک بیان میں، ریاض میں ہندوستان کے سفارت خانے نے روشنی ڈالی کہ بات چیت میں دوطرفہ تعاون، علاقائی سلامتی کے خدشات اور باہمی دلچسپی کے امور سمیت وسیع پیمانے پر مسائل کا احاطہ کیا گیا۔ اپنے دورے کے دوران، ڈوول نے ممتاز سعودی رہنماؤں سے ملاقات کی، بشمول وزیر توانائی شہزادہ عبدالعزیز بن سلمان، وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان، اور قومی سلامتی کے مشیر موسیٰ العیبان، اور دوطرفہ تعلقات، علاقائی صورتحال اور باہمی مفادات کے دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا۔

جاپانی وزیر اعظم تاکائیچی بھارت-جاپان سالانہ

چوٹی کانفرنس کیلئے اگلے ہفتے نئی دہلی کا دورہ کریں گی

نئی دہلی: جاپان کی وزیر اعظم سانائے تاکائچی بھارت-جاپان سالانہ چوٹی کانفرنس میں شرکت کے لیے کیم سے 3 جولائی تک سرکاری دورے پر نئی دہلی آئیں گی۔ تاکائچی وزیر اعظم نریندر مودی کی دعوت پر ہندوستان کا سفر کریں گی۔ عہدہ سنبھالنے کے بعد یہ ان کا ہندوستان کا پہلا سرکاری دورہ ہوگا۔ وزارت خارجہ کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق، سربراہی اجلاس کے دوران، دونوں

فریقین سے دوطرفہ تعاون کے مکمل اسپیکٹرم کا جائزہ لینے اور اسے مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ باہمی دلچسپی کے علاقائی اور عالمی امور پر بات چیت کی توقع ہے۔ بیان میں کہا گیا "یہ دورہ اگست 2025 میں وزیر اعظم مودی کے ٹوکیو کے 15ویں ہندوستان-جاپان سالانہ چوٹی اجلاس کے بعد ہے اور ہندوستان-جاپان خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری کو مزید بڑھانے کے لیے دونوں ممالک کے مشترکہ عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ اس سے پہلے 16 جون کو، پی ایم مودی نے فرانس میں گروپ آف سیون (جی 7) سربراہی اجلاس کے موقع پر پی ایم تاکائچی سے ملاقات کی اور کہا کہ ہندوستان اور جاپان مختلف شعبوں میں تعلقات کو مزید گہرا کرتے رہیں گے۔ وزیر اعظم نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ جاپان کی وزیر اعظم سنائے تاکائچی کے ساتھ زبردست بات چیت ہوئی۔ ہندوستان اور جاپان تجارت اور سرمایہ کاری پر ترجیح کے ساتھ، متنوع شعبوں میں تعلقات کو مزید گہرا کرنا جاری رکھیں گے۔ مئی میں، جاپانی وزیر خارجہ توشیمتسو موتیگی نے نئی دہلی میں پی ایم مودی سے ملاقات کی اور ہند-بحرالکاہل میں امن اور استحکام کو آگے بڑھانے میں ہندوستان-جاپان خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری کے ذریعے ادا کیے جانے والے اہم کردار کی تصدیق کی۔ موتیگی نے کہا کہ گزشتہ سال پی ایم مودی کے دورہ جاپان کے دوران اعلان کردہ اگلے 10 سالوں کے لیے جاپان-ہندوستان کے مشترکہ وژن کی بنیاد پر، سلامتی، معیشت، سرمایہ کاری، اختراعات، اور عوام سے عوام کے تبادلے کے شعبوں میں مختلف اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ مزید برآں، جاپانی وزارت خارجہ کے جاری کردہ بیان کے مطابق، دونوں فریقوں نے ایک ترقی یافتہ آزاد اور کھلے ہند-بحرالکاہل کے تحت ایک مضبوط اور خوشحال ہند-بحرالکاہل کے قیام میں تعاون کرنے پر اتفاق کیا۔

ہند-برطانیہ اقتصادی تجارتی تعاون کو گہرا کرنے کیلئے نئے مواقع تلاش کریں گے

گوئل نے کہا کہ بات چیت گرمجوشی، اعتماد اور مستقبل کے حوالے سے نظر آنے والے وژن کی عکاسی کرتی ہے

لندن/نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے جمعہ کو کہا کہ ہندوستان اور برطانیہ ایک ایسے ماحولیاتی نظام کو فروغ دینے کے لئے پرعزم ہیں جو دونوں ممالک کیلئے اختراع، سرمایہ کاری اور مجموعی ترقی کو فروغ دیتا ہے۔ تجارت اور تجارت کے سکریٹری پیٹر کائل کے ساتھ معنی خیز بات چیت میں، گوئل نے کہا کہ بات چیت گرمجوشی، اعتماد اور مستقبل کے حوالے سے نظر آنے والے وژن کی عکاسی کرتی ہے جو ہماری دوطرفہ شراکت کی وضاحت کرتی رہتی ہے۔ گوئل نے ایکس پر کہا کہ بھارت-برطانیہ جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدہ (سی ای ٹی اے) اور ڈبل کنٹری بیوشن کنونشن (ڈی سی سی) کے 15 جولائی 2026 کو نافذ ہونے کے ساتھ، ہم ایک ایسے ماحولیاتی نظام کو فروغ دینے کے لیے پرعزم ہیں جو دونوں ممالک کے لیے جدت، سرمایہ کاری اور مجموعی ترقی کو فروغ دیتا ہے۔ اس سے پہلے انہوں نے ہندوستان اور برطانیہ دونوں کے کاروباری رہنماؤں اور سرمایہ کاروں کی وسیع شرکت کے ساتھ ایک کاروباری استقبالیہ سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں بات کی کہ کس طرح ہندوستان-برطانیہ جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدہ (CETA) دونوں طرف ترقی اور خوشحالی کے بے پناہ مواقع کھولے گا۔ انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ تعاون کو گہرا کرنے، تجارت اور سرمایہ کاری کے بہاؤ کو فروغ دینے اور تمام شعبوں میں جدت لانے کے لیے تاریخی معاہدے کی مکمل صلاحیتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ گوئل نے قبل ازیں کہا تھا کہ ہندوستان-برطانیہ جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدہ تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی اور اسٹریٹجک شعبوں میں دونوں ممالک کے درمیان تعاون کو مضبوط بنا کر عالمی معیشت کے لیے ایک قوت ضرب کے طور پر کام کرے گا۔ لندن میں انڈیا گلوبل فورم کے یوکے-انڈیا ہفتہ 2026 میں خطاب کرتے ہوئے، گوئل نے کہا کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان شراکت داری گزشتہ برسوں میں نمایاں طور پر پھیلی ہے اور متعدد شعبوں پر محیط ایک انتہائی اسٹریٹجک تعلقات میں تبدیل ہوئی ہے۔ گوئل نے مزید کہا، ہندوستان-برطانیہ کا جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدہ عالمی معیشت کو سپورٹ کرنے کے لیے ایک قوت ضرب کے طور پر کام کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ دوطرفہ تعلقات اب روایتی تجارتی تعلقات سے آگے بڑھ کر ٹیکنالوجی، سرمایہ کاری، دفاع اور اہم معدنیات میں تعاون شامل ہیں۔ وزیر کے مطابق، دونوں ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی مصروفیت ہندوستان-برطانیہ کی شراکت کی بڑھتی ہوئی گہرائی اور وسعت کی عکاسی کرتی ہے۔

آئس لینڈ میں پہلی مرتبہ بھارتی آموں کی تشہیری تقریبات کا انعقاد

نئی دہلی: ریکیاوک میں واقع بھارتی سفارت خانے نے زرعی و پروسیس شدہ غذائی مصنوعات کی برآمدات کے فروغ کے ادارے (اے پی ای ڈی اے) کے اشتراک سے 24 جون 2026 کو آئس لینڈ کے دارالحکومت ریکیاوک اور 25 جون 2026 کو شمالی آئس لینڈ کے شہر اکیورے ری میں بھارتی آموں کی تشہیری تقریبات کا انعقاد کیا۔ ان تقریبات میں بھارتی آموں کی متنوع اقسام اور ان کی برآمدی صلاحیت کو اجاگر کیا گیا۔ یہ آئس لینڈ میں بھارتی آموں کی تشہیر کے لیے منعقد ہونے والی پہلی تقریبات تھیں۔ آئس لینڈ میں بھارت کے سفیر آر۔ رویندر نے بھارت کے عالمی شہرت یافتہ آموں کی منفرد خصوصیات پر روشنی ڈالی اور آئس لینڈ میں بھارتی آموں کی برآمدات میں اضافے کے وسیع امکانات کا ذکر کیا۔ آئس لینڈ کی وزارتِ خارجہ میں تجارتی معاہدوں کے ڈائریکٹر سوین کے۔ اینارسن نے بھارت-ای ایف ٹی اے تجارتی و اقتصادی شراکت داری معاہدے (ٹی ای پی اے) کے تحت پیدا ہونے والے مواقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس معاہدے سے آئس لینڈ میں بھارتی آموں کی درآمدات بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔ آئس لینڈ فیڈریشن آف ٹریڈ کے سکریٹری جنرل اولافور اسٹیفنسن نے کہا کہ آئس لینڈ کی کاروباری برادری میں بھارت کے ساتھ تجارت میں بڑھتی ہوئی دلچسپی پائی جا رہی ہے اور خاص طور پر آم سمیت بھارتی زرعی مصنوعات کی درآمدات میں اضافے کے روشن امکانات موجود ہیں۔ بھارتی سفارت خانے کی سیکنڈ سیکریٹری انیشا تومر نے بھارت میں آم کی پیداوار پر ایک تفصیلی پریزنٹیشن پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بھارت دنیا میں آم پیدا کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ انہوں نے آموں کی برآمدات کو فروغ دینے کے لیے حکومتِ ہند کی جانب سے معیار کی یقین دہانی، منڈیوں تک رسائی اور بین الاقوامی سطح پر تشہیر سے متعلق اقدامات کا بھی ذکر کیا۔ ان تقریبات میں درآمد کنندگان، سفارتی برادری کے ارکان، آئس لینڈ کی کاروباری برادری کے نمائندوں اور وزارتِ خارجہ کے حکام نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ شرکا کی تواضع بھارت کے چار اعلیٰ معیار کے آموں بی دسہری، چوسہ، لنگڑا اور کیسر بی سے کی گئی، جنہیں ان کے منفرد ذائقے، خوشبو اور اعلیٰ معیار کی وجہ سے بے حد سراہا گیا۔ ان تقریبات نے تجارتی روابط کو مضبوط بنانے، بھارتی زرعی مصنوعات کی برآمدات کو فروغ دینے اور بھارت و آئس لینڈ کے درمیان بڑھتی ہوئی اقتصادی شراکت داری کو مزید مستحکم کرنے کے لیے ایک مؤثر پلیٹ فارم فراہم کیا۔ فی الحال آئس لینڈ اپنی آموں کی زیادہ تر درآمدات تھائی لینڈ، برازیل، کمبوڈیا، گھانا اور پیرو سے کرتا ہے۔

ہندوستان نے زلزلہ سے متاثرہ

وینزویلا کے لیے امدادی اور طبی امداد روانہ کی

نئی دہلی: ہندوستان نے زلزلہ زدہ وینزویلا کی مدد کے لئے آپریشن استاد شروع کیا ہے، جس میں ہندوستانی فضائیہ کے دو C-17 طیارے ایک فیلڈ اسپتال یونٹ اور 35 ٹن سے زیادہ امدادی سامان لے کر گئے ہیں۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمعہ کو یہ اعلان کیا۔ امداد، بشمول ادویات، طبی آلات اور دو بھیشم کیوبز، جو کہ آفات کے حالات میں تیزی سے ہنگامی طبی امداد فراہم کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، "اس امداد میں انڈین آرمی کیفیلڈ ہسپتال یونٹ اور 35 ٹن سے زیادہ امدادی سامان، ادویات اور طبی آلات شامل ہیں، بشمول دو بھیشم کیوبز۔ انسانی امداد اور آفات سے متعلق راحت کے لیے ہندوستان کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے، وزیر خارجہ نے کہا، "ہندوستان اس مشکل وقت میں وینزویلا کی حکومت اور عوام کی حمایت کے لیے پرعزم ہے۔ یہ آپریشن جمعرات کو وزیر اعظم مودی کے زلزلے سے ہونے والی تباہی پر گہرے دکھ کا اظہار کرنے اور متاثرین کے اہل خانہ سے تعزیت کرنے اور "ہر ممکن مدد فراہم کرنے" کا عہد کرنے کے بعد شروع کیا گیا ہے۔ ہندوستان کے لوگوں کی طرف سے، میں وینزویلا کی حکومت اور لوگوں کے ساتھ دلی تعزیت پیش کرتا ہوں، خاص طور پر ان خاندانوں سے، جنہوں نے اپنے پیاروں کو کھو دیا ہے۔ ہم زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کرتے ہیں اور اس مشکل وقت میں تمام متاثرہ افراد کے ساتھ یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان ہر ممکن مدد فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔

ہندوستان نے اقتصادی محرک پروگرام کی

۵ ؍ویں قسط کے طور پر بھوٹان کو 2.5 بلین روپے کا چیک سونپا

تھمپو: اقتصادی محرک پروگرام کے لیے 250 کروڑ روپے کی پانچویں قسط بھوٹان میں ہندوستان کے سفیر سندیپ آریہ نے بھوٹان کی شاہی حکومت (آر جی او بی) کے خارجہ امور اور بیرونی تجارت کے وزیر لیونپوڈی این ڈھونگیل کو سونپی، یہ بات بھوٹان کے سفارت خانے نے ایک بیان میں کہی۔ اب تک، بھارت نے 13ویں پانچ سالہ منصوبہ کے تحت بھوٹان میں اقتصادی محرک پروگرام (ESP) کے لیے حکومت ہند کے 500,1 کروڑ روپے کے عہد کے حصے کے طور پر بھوٹان کی شاہی حکومت کو 1,250 کروڑ روپے جاری کیے ہیں۔ حوالے کرنے کی تقریب میں، وزیر خارجہ نے ای ایس پی کے لیے اس کی حمایت کے لیے حکومت ہند کا شکریہ ادا کیا اور اس امداد کے کسانوں، طلبہ اور نوجوانوں، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں، اسٹارٹ اپس، تخلیقی صنعت، مہمان نوازی اور سیاحت کے شعبوں پر اس کے مثبت اثرات کو نوٹ کیا۔ انہوں نے بھوٹان میں کووڈ-19 کے بعد کی معاشی بحالی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے پر ای ایس پی کے مثبت اثرات کو اجاگر کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ نیشنل فیول پرائس اسموتھنگ فریم ورک کے لیے 2.50 بلین روپے، جس نے ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے اثرات کو کم کرنے اور بھوٹان کی معیشت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ سفیر نے مشاہدہ کیا کہ ہندوستان بھوٹان کے ساتھ اپنے ترقیاتی وعدوں کو مؤثر طریقے سے پورا کر رہا ہے اور 13ویں پانچ سالہ منصوبے کے تحت پراجیکٹ اسسٹنس، ای ایس پی، ہائی امپیکٹ کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروجیکٹس اور پروگرام گرانٹ کے لیے بروقت فنڈز فراہم کر رہا ہے۔

بھارت-یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے کی کامیابی کا انحصار

نئی دہلی: ایک تازہ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ مجوزہ بھارت-یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے (FTA) کی کامیابی کا دارومدار صرف درآمدی و برآمدی محصولات میں کمی پر نہیں بلکہ دونوں شراکت داروں کے درمیان طویل مدتی اعتماد، پالیسیوں کے تسلسل اور قابلِ اعتماد اقتصادی شراکت داری پر بھی ہوگا۔ تجزیے کے مطابق موجودہ غیر یقینی عالمی ماحول، سپلائی چین میں رکاوٹوں اور جغرافیائی سیاسی کشیدگی کے باعث یورپی یونین ایسے قابلِ اعتماد شراکت داروں کی تلاش میں ہے جو طویل مدت تک مستحکم اور پیش گوئی کے قابل تجارتی تعلقات برقرار رکھ سکیں۔ اس تناظر میں بھارت کو ایک اہم شراکت دار کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ محصولات میں کمی تجارت کو فروغ دے سکتی ہے، لیکن سرمایہ کاروں کا اعتماد، شفاف ضوابط، معاہدوں پر عمل درآمد، ڈیجیٹل تعاون، سپلائی چین کی مضبوطی اور اسٹریٹجک ہم آہنگی وہ عوامل ہیں جو اس معاہدے کے حقیقی فوائد کا تعین کریں گے۔ مصنف کے مطابق بھارت اور یورپی یونین کے درمیان آزاد تجارتی معاہدہ صرف ایک اقتصادی سمجھوتہ نہیں بلکہ جمہوری اقدار، باہمی اعتماد اور طویل المدتی اسٹریٹجک تعاون کی بنیاد پر قائم شراکت داری کی علامت بھی بن سکتا ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی کا دورہ بھارت-سیشلز شراکت داری کو

نئی سرحدوں میں وسعت دینے میں مدد کرے گا: بھارتی ایلچی

وکٹوریہ: وزیر اعظم نریندر مودی کے آنے والے تین روزہ سرکاری دورے کو "تاریخی" قرار دیتے ہوئے، سیشلز میں ہندوستان کے ہائی کمشنر روہت رتیش نے جمعہ کو کہا کہ یہ مستقبل کے لیے دوطرفہ شراکت داری کو مضبوط کرے گا اور مدد کرے گا۔ ایک انٹرویو میں، رتیش نے کہا کہ ہندوستان اور سیشلز کے درمیان تعلقات "بہترین اور متحرک ہیں اور انہوں نے نوٹ کیا کہ پی ایم مودی کی رہنمائی میں تعلقات میں شدت آئی ہے اور نئی رفتار اور توانائی حاصل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی کا 27 سے 29 جون تک سیشلز کا سرکاری دورہ ایک تاریخی دورہ ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہوں گے، سیشلز اپنی آزادی کی 50ویں سالگرہ منا رہا ہے، اور سیشلز کے صدر پیٹرک اسٹون کے ذریعہ وزیر اعظم نریندر مودی کو اس خصوصی تقریب کے لیے مہمان خصوصی کے طور پر مدعو کیا گیا ہے جو ایک تاریخی لمحہ ہے۔ ہم ہندوستان اور سیشلز کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کے 50 سال بھی منا رہے ہیں، ہم لوگوں کے درمیان تعلقات اور ثقافتی وابستگیوں پر مبنی دیرینہ تاریخی تعلقات سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اور ہم ایک مشترکہ خطہ میں رہتے ہیں۔ لہٰذا، یہ ہماری طویل عرصے کی شراکت داری کے اینکر ہیں اور ہمارے ثقافتی تعلقات، ہمارے عوام سے عوام کے تعلقات سفارتی تعلقات کے قیام سے بھی پہلے ہیں۔ 1770 میں، جب اس ملک کی بنیاد فرانسیسی نوآبادیات نے رکھی تھی اور پہلی بار مستقل طور پر آباد ہوئے تھے، پانچ ہندوستانی پہلی بار آباد ہونے والی برادری کا حصہ تھے۔ وزیر کا دورہ، میں سمجھتا ہوں کہ شراکت داری کے ایسے تاریخی موڑ پر پہنچنا مستقبل کے لیے ہماری شراکت داری کو مضبوط کرے گا، اسے نئی سرحدوں میں وسعت دینے میں مدد کرے گا، اور امید ہے کہ ہمارے عوام سے عوام کے تعلقات بھی مضبوط ہوں گے۔ وزیر اعظم مودی صدر ہرمنی کی دعوت پر سیشلز کا سفر کریں گے، اور سیشلز کی قومی اسمبلی سے خطاب کرنے اور ہندوستانی تارکین وطن کے اراکین کے ساتھ بات چیت کرنے والے ہیں۔ سیشلز میں پی ایم مودی کی مصروفیات کے بارے میں، انہوں نے کہا کہ "بنیادی مقصد، یقیناً، وہ سیشلز کے 50ویں قومی دن کی تقریبات کے مہمان خصوصی ہیں۔ لیکن انہیں صدر ڈاکٹر ہرمنی سے ملاقات کرنے اور ہماری شراکت کی حالت کا جائزہ لینے اور مستقبل میں ہماری شراکت کو مضبوط کرنے کے طریقوں اور ذرائع پر تبادلہ خیال کرنے کا موقع بھی ملے گا، جس میں دفاع، صحت، تعلیم، صحت، صحت کے شعبوں میں ترقی کے شعبوں میں تعاون شامل ہے اور اسے سیشلز کی حکومت کے ساتھ تعاون کے نئے محاذوں جیسے کہ AI، سائبر سکیورٹی، میرین سائنس اور تحفظ وغیرہ پر بات چیت کرنے کا موقع ملے گا۔ رتیش نے دو طرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے میں ہندوستانی تارکین وطن کے کردار کی ستائش کی اور انہیں ہندوستان اور سیشلز کے درمیان زندہ پل قرار دیا۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

مواقع ضائع کیے، غلطیوں سے سبق سیکھیں گے: ہرمن پریت کور

ہندوستانی خواتین کرکٹ ٹیم کی کپتان ہرمن پریت کور نے جنوبی افریقہ کے خلاف چھ وکٹوں سے شکست

کے بعد اعتراف کیا ہے کہ ان کی ٹیم میچ کے دوران ملنے والے مواقع سے فائدہ اٹھانے میں ناکام رہی۔ ہندوستانی خواتین کرکٹ ٹیم کی کپتان ہرمن پریت کور نے جنوبی افریقہ کے خلاف چھ وکٹوں سے شکست کے بعد اعتراف کیا ہے کہ ان کی ٹیم میچ کے دوران ملنے والے مواقع سے فائدہ اٹھانے میں ناکام رہی، تاہم باقی دو لیگ میچوں میں بہتر کارکردگی دکھانے کے لیے پُرعزم ہے۔ خواتین کے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ میں اتوار کی شب ہونے والے مقابلے کے بعد گفتگو کرتے ہوئے ہرمن پریت کور نے کہا کہ ٹیم کے پاس میچ میں واپسی کے کئی مواقع موجود تھے، لیکن کھلاڑیاں انہیں کامیابی میں تبدیل نہ کر سکیں۔ انہوں نے کہا ”ہمارے پاس کچھ اچھے مواقع آئے تھے لیکن ہم ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ تاہم ابھی دو میچ باقی ہیں اور ہم ان میں بہتر کھیل پیش کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔“ ہندوستانی کپتان نے بولنگ کے شعبے میں شری چرنی اور شیفالی کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ دونوں نے عمدہ بولنگ کی، لیکن دیگر بولرس کی جانب سے انہیں خاطر خواہ تعاون حاصل نہیں ہوا۔ ہرمن پریت کور نے کہا ”گیند ٹرن ہو رہی تھی اور شیفالی اور شری چرنی نے بہترین بولنگ کی۔ دیگر بولرس کو ان سے سیکھنا چاہیے کہ ایسے وکٹوں پر کس طرح گیند بازی کی جاتی ہے۔“ انہوں نے فیلڈنگ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ٹیم ہمیشہ اچھی فیلڈنگ پر توجہ دیتی ہے، تاہم اس میچ میں چند اہم مواقع ضائع ہونے کا نقصان اٹھانا پڑا۔ ان کا کہنا تھا کہ جنوبی افریقہ کی بلے باز کیپ نے شاندار اننگز کھیل کر میچ بھارت کی گرفت سے نکال دیا، اگرچہ انہوں نے بھی چند مواقع فراہم کیے تھے جن سے ہندوستانی ٹیم فائدہ نہ اٹھا سکی۔ ہندوستانی کپتان نے کہا کہ اس شکست سے ٹیم کو کئی اہم اسباق حاصل ہوئے ہیں اور اب ضرورت اس امر کی ہے کہ کھلاڑیاں مثبت سوچ کے ساتھ آئندہ مقابلوں کی تیاری کریں۔

آئرلینڈ نے کرکٹ کے میدان میں ہندوستان کو پہلی بار دی شکست

پہلے ٹی-۲۰/ مقابلہ میں ۳۴/ رنوں سے ہرایا

پہلے میچ میں شکست کے بعد ہندوستان کے لیے 2 میچوں کی ٹی-20 سیریز جیتنا اب ناممکن ہوگیا ہے۔ ہندوستانی ٹیم اگر اپنا دوسرا میچ جیت بھی جاتی ہے تو سیریز 1-1 سے ڈرا ہوگی۔ ایک جانب ٹی-20 عالمی کپ چمپئن ہندوستانی ٹیم تھی اور دوسری جانب نسبتاً انتہائی کمزور سمجھی جانے والی بارہویں رینک کی آئرلینڈ کی ٹیم، اور پھر وہ ہوا جس کے بارے میں شاید ہی کسی نے سوچا ہوگا۔ بیلفاسٹ میں کھیلے گئے پہلے ٹی-20 میچ میں آئرلینڈ نے ہندوستان کو 34 رنوں سے شکست دے دی۔ آئرلینڈ کے لیے یہ تاریخی جیت ہے، کیونکہ آئرلینڈ نے بین الاقوامی کرکٹ میں پہلی بار ہندوستان کو ہرایا ہے۔ آئرلینڈ کی فتح کے ہیرو اس کے کپتان لورکن ٹکر اور اس کے گیند باز رہے۔ اپنا پہلا بین الاقوامی میچ کھیلنے والے میتھیو ہولارڈ اور جے مونڈرا نے مل کر ہندوستانی ٹیم کے نصف بلے بازوں کو پویلین لوٹا دیا۔ نتیجتاً ہندوستانی ٹیم پہلا ٹی-20 میچ ہار گئی اور اب وہ 2 میچوں کی سیریز اب جیت نہیں پائے گی۔ پہلے میچ میں شکست کے بعد ہندوستان کے لیے 2 میچوں کی ٹی-20 سیریز جیتنا اب ناممکن ہوگیا ہے۔ ہندوستانی ٹیم اگر اپنا دوسرا میچ جیت بھی جاتی ہے تو سیریز 1-1 سے ڈرا ہوگی۔ ہندوستان کی اس شکست میں ہندوستانی گیند بازوں اور بلے بازوں دونوں کی ہی خراب کارکردگی دیکھنے کو ملی۔ چند ایک کھلاڑیوں کو چھوڑ دیا جائے تو سبھی کی کارکردگی مایوس کن رہی۔ عمومی طور پر ہندوستان کی اس شکست کی 5 بڑی وجوہات نظر آتی ہیں۔ آیئے، آپ کو بتاتے ہیں کہ دنیا کی نمبر ایک ٹی-20 ٹیم ہندوستان کس طرح آئرلینڈ جیسی ٹیم سے ہار گئی۔ آخر 182 رنوں کے ہدف کے جواب میں ہندوستانی ٹیم صرف 148 رنوں پر کیوں سمٹ گئی؟ ہندوستان کی شکست کی سب سے بڑی وجہ بیلفاسٹ کی وکٹ رہی، جو دوسری اننگز میں کافی بدل گئی۔ دوسری اننگز میں وکٹ پر گیند گرفت حاصل کرنے لگی اور پچ پر لگنے کے بعد رکنے لگی۔ نتیجتاً گیند بلے پر اچھی طرح نہیں آ رہی تھی اور ہندوستانی بلے باز اس صورتحال میں الجھ کر رہ گئے۔ ابھشیک شرما کے علاوہ کسی بھی بلے باز نے کھل کر کھیلنے کی کوشش نہیں کی۔ سنجو سیمسن، ایشان کشن اور شریئس ایر جیسے بلے باز ناکام ثابت ہوئے۔ تلک ورما بھی ایک انتہائی خراب شاٹ کھیل کر آؤٹ ہوئے۔ آئرلینڈ کے گیند بازوں نے وکٹ کو بہت اچھی طرح سمجھا۔ خاص طور پر ڈیبیو کرنے والے 2 تیز گیند باز جے مونڈرا اور میتھیو ہولارڈ نے ہندوستانی بلے بازوں کو سخت پریشان کیا۔ ہولارڈ نے 2 اور مونڈرا نے بھی 2 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ بائیں ہاتھ کے اسپنر ہمفریز نے 38 رن دے کر 3 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ ہندوستان کی گیند بازی بھی انتہائی ناقص رہی۔ خاص طور پر پرسدھ کرشنا نے آئرلینڈ کو بڑا اسکور بنانے میں بھرپور مدد دی۔ انہوں نے اپنے 4 اوورز میں 57 رن دے ڈالے۔ واشنگٹن سندر نے بھی ایک ہی اوور میں 19 رن لٹائے۔ ہندوستان کی فیلڈنگ بھی بہت خراب رہی۔ ہندوستانی ٹیم نے مجموعی طور پر 3 کیچ چھوڑے۔ ان میں ایک کیچ ابھشیک شرما نے چھوڑا جو گیرتھ ڈیلانی کا تھا۔ اس وقت ڈیلانی صرف ایک رن پر تھے اور انہیں زندگی مل گئی۔ بعد میں اسی کھلاڑی نے 32 گیندوں پر 49 رن کی اہم اننگز کھیل کر اپنی ٹیم کی جیت میں کلیدی کردار ادا کیا۔ جی ہاں، کرکٹ کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کرتے ہوئے آئرلینڈ نے پہلی بار مینز انٹرنیشنل کرکٹ میں ہندوستان کو 34 رنز سے شکست دے کر تاریخی فتح حاصل کر لی ہے۔ بیل فاسٹ کے سٹورمونٹ کرکٹ گراؤنڈ پر کھیلے گئے پہلے ٹی20 میچ میں آئرش ٹیم نے نہ صرف بھارت کو ہرایا بلکہ 2 میچوں کی سیریز میں 0-1 کی برتری بھی حاصل کر لی ہے۔ آئرلینڈ کی اننگز: پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے آئرلینڈ نے مقررہ 20 اوورز میں 9 وکٹوں کے نقصان پر 182 رنز کا مضبوط اسکور کھڑا کیا۔ کپتان لورکن ٹکر نے 50 اور گیرتھ ڈیلانی نے شاندار 49 رنز بنائے۔ بھارت کی طرف سے ہرشیت رانا نے 3 وکٹیں حاصل کیں۔

ویبھو سوریہ ونشی کو آئرلینڈ کے خلاف میچ میں نہیں ملا موقع، کپتان نے کہا ’انھیں انتظار کرنا ہوگا‘

ٹاس جیتنے کے بعد شریئس ایر نے پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ٹیم کے بیشتر کھلاڑی پہلی بار اس میدان اور ان حالات میں کھیل رہے ہیں

کروڑوں ہندوستانی کرکٹ شائقین کو امید تھی کہ 15 سالہ نوجوان سنسنی ویبھو سوریہ ونشی جمعہ (26 جون) کو آئرلینڈ کے خلاف ٹی-20 بین الاقوامی میچ کے ذریعہ اپنا بین الاقوامی ڈیبیو کریں گے، لیکن پلیئنگ الیون میں ان کا نام شامل نہیں تھا۔ یعنی ویبھو کے ڈیبیو کا انتظار ابھی کچھ اور طویل ہوگیا ہے۔ ٹاس کے دوران کپتان شریئس ایر نے اس فیصلہ کی وجہ بھی واضح کر دی۔ بیلفاسٹ میں ٹاس جیتنے کے بعد شریئس ایر نے پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ٹیم کے بیشتر کھلاڑی پہلی بار اس میدان اور ان حالات میں کھیل رہے ہیں، اس لیے پہلے گیند بازی کرنا بہتر انتخاب محسوس ہوا۔ جب ان سے ویبھو سوریہ ونشی کے ڈیبیو کے بارے میں سوال کیا گیا تو شریئس نے نوجوان بلے باز کی بھرپور تعریف کی، تاہم یہ بھی واضح کر دیا کہ ’فی الحال انہیں انتظار کرنا ہوگا‘۔ شریئس ایر نے کہا کہ ”بدقسمتی سے ویبھو اس میچ میں نہیں کھیل رہے ہیں۔ وہ ایک غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل کھلاڑی ہیں، لیکن ہماری ٹیم میں کئی تجربہ کار کھلاڑی موجود ہیں جنہوں نے گزشتہ کچھ عرصے میں ہندوستان کے لیے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ہم انہی کھلاڑیوں پر اعتماد ظاہر کر رہے ہیں جنہوں نے پورے سیزن میں عمدہ کرکٹ کا مظاہرہ کیا ہے۔ ویبھو کو مناسب وقت آنے پر ضرور موقع دیا جائے گا۔“ کپتان شریئس ایر کے اس بیان سے واضح ہوگیا کہ ٹیم انتظامیہ فی الحال تجربے کو ترجیح دے رہی ہے، یعنی ویبھو سوریہ ونشی کو مستقبل کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔ شریئس نے یہ بھی بتایا کہ ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر نے کھلاڑیوں کو اپنے کھیل پر بھروسا رکھنے اور بے خوف انداز میں کھیلنے کی ہدایت دی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ”گوتم گمبھیر نے کھلاڑیوں سے کہا ہے کہ وہ خود پر اعتماد رکھیں، اپنے کھیل کا کھل کر اظہار کریں اور میدان میں مکمل طور پر بے خوف رہیں۔ ہمیں حالات کے مطابق جلد خود کو ڈھالنا ہوگا اور اس کے لیے ہم نے اچھی مشق بھی کی ہے۔“ واضح رہے کہ ٹی-20 عالمی کپ چمپئن ہندوستان اس سیریز کے ساتھ اپنے نئے مشن کا آغاز کر رہا ہے۔ تاہم شریئس ایر نے کہا کہ ٹیم فی الحال مستقبل کے بارے میں نہیں سوچ رہی۔ انھوں نے کہا کہ ”ہم ایک وقت میں ایک میچ پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔ آخری ہدف یقیناً بڑا ہے، لیکن اس وقت ہماری پوری توجہ آئرلینڈ کے خلاف اس سیریز میں بہترین کارکردگی دکھانے پر ہے۔“ اپنے طرز قیادت پر بات کرتے ہوئے ہندوستانی کپتان نے کہا کہ وہ کھلاڑیوں کو چیزوں کو سادہ رکھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ”میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ کرکٹ کو غیر ضروری طور پر پیچیدہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ حال میں رہیں، کھیل سے لطف اٹھائیں اور اپنی بہترین کارکردگی پیش کریں۔ یہی سب سے اہم بات ہے۔“ ویبھو سوریہ ونشی کو پہلے میچ میں موقع نہیں ملا لیکن کپتان کے بیان سے یہ اشارہ ضرور ملا ہے کہ ٹیم انتظامیہ انہیں مستقبل کا ایک بڑا کھلاڑی سمجھتی ہے۔ ایسے میں اب شائقین کی نظریں سیریز کے اگلے مقابلے پر مرکوز ہیں، جہاں 15 سالہ یہ نوجوان بلے باز ممکنہ طور پر پہلی بار ہندوستانی ٹیم کی جرسی میں میدان پر اتر سکتا ہے۔

ورلڈکپ ایونٹس کے دوران امریکہ نے ۳۰۰/ سے زائد ڈرون ضبط کر لیے

حکام نے خبردار کیا ہے کہ ممنوعہ فضائی حدود میں بغیر اجازت پرواز کرنے پر ایک لاکھ ڈالر تک جرمانہ اور قید کی سزا ہو سکتی ہے

حکام نے خبردار کیا ہے کہ ممنوعہ فضائی حدود میں بغیر اجازت پرواز کرنے پر ایک لاکھ ڈالر تک جرمانہ اور قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ حکام نے خبردار کیا ہے کہ ممنوعہ فضائی حدود میں بغیر اجازت پرواز کرنے پر ایک لاکھ ڈالر تک جرمانہ اور قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ امریکی حکام نے بتایا ہے کہ ۲۰۲۶ء فیفا ورلڈ کپ کے آغاز سے اب تک ممنوعہ فضائی حدود کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر ۳۰۰/ سے زائد ڈرون ضبط کیے جا چکے ہیں۔ یہ بات ٹرانسپورٹیشن سیکورٹی ایڈمنسٹریشن (TSA) نے منگل کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (X) پر ایک بیان میں کہی۔ ایجنسی کے مطابق ممنوعہ علاقے میں ڈرون اڑانا ایک وفاقی جرم ہے، جس کی سزا قید، ڈرون کی ضبطی اور ایک لاکھ ڈالر تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن (ایف اے اے) نے کھلاڑیوں اور تماشائیوں کے تحفظ کے لیے تمام اسٹیڈیمز، فین ایونٹس اور ٹیموں کے بیس کیمپوں کے گرد ”نو ڈرون زونز“ قائم کیے ہیں۔ میچ کے دنوں میں اسٹیڈیم کے گرد ۳/ ناٹیکل میل (۵.۵/ کلومیٹر) کے دائرے اور زمین سے ۳/ ہزار فٹ (۹۱۴/ میٹر) کی بلندی تک تمام غیر مجاز فضائی سرگرمیوں پر پابندی عائد ہوتی ہے۔ فین زونز کے لیے بھی اضافی پابندیاں نافذ ہیں، جہاں ایک ناٹیکل میل کے دائرے اور ایک ہزار فٹ (۳۰۵/ میٹر) کی بلندی تک بغیر اجازت پرواز ممنوع ہے۔ اینڈریو جیولیانی، جو فیفا ورلڈ کپ کے لیے وہائٹ ہاؤس ٹاسک فورس کے ایگزیکٹیو ڈائریکٹر ہیں، پہلے کہہ چکے ہیں کہ ٹورنامنٹ کی سیکورٹیٹیس ”سپر باؤل“ کی طرز پر ترتیب دی گئی ہے اور امریکہ میں ہونے والے تمام ۷۸/ میچز کو انسدادِ ڈرون (Counter-UAS) حفاظتی نظام کی کوریج حاصل ہوگی۔ ان اقدامات کی حمایت کے لیے وفاقی حکومت نے مقامی قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مدد کے لیے ۵۰۰/ ملین ڈالر کے انسدادِ ڈرون گرانٹ پروگرام کی منظوری دی ہے جبکہ ایف بی آئی نے اس ٹیکنالوجی پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے ایک خصوصی تربیتی مرکز بھی قائم کیا ہے۔ ۲۰۲۶ء کا فیفا ورلڈ کپ، جو ۱۹/ جولائی کو اختتام پذیر ہوگا، امریکہ، کنیڈا اور میکسیکو کے ۱۶/ شہروں میں منعقد کیا جارہا ہے۔

اداکار وہی کامیاب ہوتا ہے جو خود کو مسلسل بہتر بناتا رہتا ہے

فلم اور ٹی وی اداکارہ اور پروڈیوسر پلوی چٹرجی نے تھیٹر شوز کیلئے مختلف مقامات پر پرفارم کیا ہے

بنگال کی فلمی صنعت سے آکر بالی ووڈ میں کام کرنے والی پلوی چٹرجی نے ایک مکمل دورانیے کی فیچر فلم ’شال والا‘ (ہندی) پروڈیوس کی ہے، جو مختلف فلمی میلوں میں نمائش کے لیے منتخب ہوئی۔ اب وہ اس فلم کو ریلیز کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ گزشتہ سال انہوں نے ’خاکی: دی بنگال چیپٹر‘ اور دو بنگالی فلموں میں بھی کام کیا ہے۔ اب وہ جلد ہی نکھل اڈوانی کی آنے والی سیریز ’دی ریولوشنر یز‘ میں بھی نظر آئیں گی۔ وہ اس سیریز کی ریلیز کا بے صبری سے انتظار کر رہی ہیں۔ فلم، ٹی وی، ویب سیریز اور تھیٹر کی دنیا میں ۳/ دہائیوں سے کامیابی کے ساتھ کام کرنے اور بنگال میں اپنی شناخت قائم کرنے کے بعد انہوں نے مستقل طور پر ممبئی منتقل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے خود کو نئے انداز میں ڈھالا ہے اور ممبئی میں ایک اداکارہ یا کسی بھی تخلیقی شعبے میں از سرِ نو آغاز کرنے کا چیلنج قبول کیا ہے۔ وہ انڈسٹری میں ایک خود مختار اور خود اعتماد خاتون کی حیثیت پر اپنی شناخت برقرار رکھی ہے۔ اس کے علاوہ وہ کارپوریٹ دنیا میں بھی کام کر چکی ہیں اور اس ماحول سے بخوبی واقف ہیں۔ ممبئی میں گزشتہ دو سال سے مستقل سکونت اختیار کرنے کے بعد، وہ مزید ہندی فلموں، ویب سیریز اور ٹی وی کمرشیلز میں کام کرنے کی منتظر ہیں۔

گزشتہ دنوں انقلاب نے ان سے طویل گفتگو کی جس کے اہم اقتباسات یہاں پیش کئے جارہے ہیں: میرا ایک نیا پروجیکٹ آنے والا ہے جس کی شوٹنگ میں نے نکھل اڈوانی جی کے ساتھ کی تھی۔ اس کا نام ’دی ریولوشنر یز‘ ہے۔ یہ ایک ویب سیریز ہے اور اسے ایمے انٹرٹینمنٹ نے پروڈیوس کیا ہے۔ یہ جلد ہی امیزون پر ریلیز ہوگی۔ میں خود بھی اس کی ریلیز کا نہایت بے صبری سے انتظار کر رہی ہوں۔ اس سیریز میں میرا کردار کافی اچھا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے حال ہی میں ایک فلم میں بھی ایک مختصر سا کردار ادا کیا ہے۔ ج: میں نے نکھل سے یہ سیکھا کہ ایک ڈائریکٹر کو اپنے کام کے بارے میں کتنی وضاحت ہونی چاہئے۔ شدید گرمی میں بھی وہ پوری توجہ کے ساتھ کام کرتے تھے۔ ان کا کام کرنے کا طریقہ بہت شاندار ہے۔ وہ شوٹنگ سے پہلے ورکشاپ کرتے ہیں تاکہ ہر اداکار کو اپنے کردار کی مکمل سمجھ ہو جائے۔ اس کے بعد سیٹ پر کسی قسم کی الجھن یا بحث کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ اپنے کام پر غیر معمولی توجہ دیتے ہیں، یہاں تک کہ کئی بار کھانے کی بھی پروا نہیں کرتے۔ وہ فریم کے ہر چھوٹے سے چھوٹے حصے پر نظر رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ کام کر کے مجھے یہ احساس ہوا کہ ایک پروجیکٹ کے کپتان کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔

لاک اپ ۲“ کی تقریب میں سلمان خان، سنجے دت سے متعلق سوال پر رتیش دیشمکھ برہم

نیٹ فلکس نے ایکتا کپور کے مقبول ریئلٹی شو ’لاک اپ‘ کے دوسرے سیزن کا باضابطہ اعلان کر دیا ہے

نیٹ فلکس نے ایکتا کپور کے مقبول ریئلٹی شو ”لاک اَپ“ کے دوسرے سیزن کا باضابطہ اعلان کر دیا ہے، جس کی میزبانی اس بار رتیش دیشمکھ اور فرح خان مشترکہ طور پر کریں گے۔ لانچ ایونٹ کے دوران رتیش دیشمکھ ایک رپورٹر کے سوال پر اس وقت ناراض نظر آئے جب ان سے سلمان خان اور سنجے دت کے جیل کے تجربات کے حوالے سے سوال کیا گیا۔ نیٹ فلکس نے ایکتا کپور کے متنازع اور مقبول ریئلٹی شو ”لاک اَپ“ کے دوسرے سیزن کو اپنے پلیٹ فارم پر پیش کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ پہلے سیزن کی میزبانی کنگنا رناوت نے کی تھی، جبکہ نئے سیزن میں فرح خان اور رتیش دیشمکھ مشترکہ میزبان کے طور پر نظر آئیں گے۔ حال ہی میں منعقد ہونے والے ”لاک اَپ سیزن ۲“ کے لانچ ایونٹ میں ایک ایسا لمحہ بھی سامنے آیا جس نے سوشل میڈیا پر توجہ حاصل کر لی۔ تقریب کے دوران ایک رپورٹر کے سوال پر رتیش دیشمکھ واضح طور پر ناراض دکھائی دیے۔ پریس کانفرنس کے سوال و جواب کے سیشن میں ایک صحافی نے رتیش دیشمکھ سے سوال کیا کہ چونکہ سلمان خان اور سنجے دت ان کے قریبی دوست ہیں اور دونوں کو جیل میں رہنے کا تجربہ بھی حاصل ہے، تو کیا وہ انہیں لاک اَپ میں بطور مہمان یا شریک پروگرام دیکھنا چاہیں گے؟ صحافی نے مزید پوچھا کہ اگر وہ شو میں آئیں تو رتیش انہیں کس قسم کی سزا دینا پسند کریں گے۔ صحافی کا سوال تھا ”سلمان خان اور سنجے دت آپ کے قریبی دوست ہیں۔ دونوں کو لاک اَپ کا کافی تجربہ ہے۔ تو کیا آپ انہیں نیٹ فلکس کے لاک اپ میں لانا چاہیں گے؟ اور آپ انہیں کیسے سزا دیں گے؟“ اس سوال پر رتیش دیشمکھ نے فوری ردِعمل دیتے ہوئے کہا کہ ”سب سے پہلے مجھے نہیں لگتا کہ میں آپ کے سوال کا جواب دے کر اسے کوئی وقار دینا چاہوں گا۔“ رتیش کے اس جواب کے بعد بھی میڈیا نمائندوں نے وضاحت کی کوشش کی، جس پر اداکار نے نسبتاً سنجیدہ انداز میں شو کے فارمیٹ کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ ”میں انہیں نہیں لاؤں گا کیونکہ میزبانی کرنا میرا فرض ہے۔ میزبان ہونے کے ناطے مجھے پہلے سے معلوم نہیں ہوتا کہ شو میں کون سے قیدی یا مہمان آئیں گے۔ جو بھی مہمان لاک اپ میں آتے ہیں، ہم ان سے وہیں بات کرتے ہیں۔“ رتیش دیشمکھ کا یہ ردِعمل سوشل میڈیا پر تیزی سے زیرِ بحث آ گیا، جہاں بعض صارفین نے سوال کو غیر مناسب قرار دیا، جبکہ کچھ نے اسے محض تفریحی انداز کا سوال قرار دیا۔ واضح رہے کہ رتیش دیشمکھ کے سلمان خان اور سنجے دت دونوں کے ساتھ قریبی تعلقات ہیں۔ حال ہی میں تینوں اداکار رتیش کی مراٹھی فلم ”راجہ شیواجی“ میں بھی ایک ساتھ نظر آئے تھے۔ فلم میں سنجے دت نے تاریخی کردار افضل خان ادا کیا تھا، جبکہ سلمان خان نے جیوا مہالا کے کردار میں ایک خصوصی کیمیو کیا، جو چھترپتی شیواجی مہاراج کے وفادار محافظ کے طور پر دکھائے گئے تھے۔

نندہ اداکاری کے بجائے ’نیتاجی‘ کی معاون لکشمی سہگل کی طرح کیپٹن بننا چاہتی تھیں

۱۹۴۸ء میں انہوں نے بطور ’چائلڈ ایکٹر‘ فلموں میں اپنے کریئر کا آغاز فلم ’مندر‘ میں ایک لڑکے کے کردار سے کیا اور پھر والد کے انتقال کے بعد ایک لڑکا بن کر خاندان کی کفالت کیلئے فلموں ہی کو کریئر بنالیا۔

نندہ کا جنم ایک ایسے خاندان میں ہوا جو پہلے ہی سے فلمی صنعت سے جڑا ہوا تھا۔ اُن کے والد ماسٹر ونائک کرناٹکی اپنے زمانے کے مراٹھی فلموں کے مشہور و مقبول فلمساز، ہدایتکار اور اداکار تھے۔ اسی خاندان میں وی شانتارام، بھال جی پنڈارکر اور بابوراؤ پنڈارکر جیسے فلمی دُنیا کے مشہور و معروف فنکار بھی تھے۔ ماسٹر ونائک فلمی دُنیا سے وابستہ ہونے سے پہلے ایک اچھے اُستاد کی حیثیت سے پہچانے جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اُن کے خاندان میں تعلیم اور اخلاقی قدروں کی بڑی اہمیت تھی۔ ۸/ جنوری ۱۹۳۹ء کو نندہ کا جنم ہوا تو خاندان میں بڑی خوشیاں منائی گئیں۔ ایک دن اچانک ماسٹر ونائک نے اپنی لاڈلی نندہ کو بلا کر کہا کہ تمہیں ایک فلم میں لڑکے کا کردار ادا کرنا ہے۔ معصوم نندہ کو یہ بات کچھ عجیب سی لگی کہ وہ جب لڑکی ہے تو لڑکے کا کردار کیوں ادا کرے؟ بلکہ وہ تو فلموں میں اداکاری کرنا ہی نہیں چاہتی تھی۔ اُس کا خیال تھا کہ نیتاجی سبھاش چندر بوس کی معاون کیپٹن لکشمی بائی کی طرح اسے بھی ملک کیلئے کچھ کرنا ہے۔ حالانکہ ماسٹر ونائک نے اپنی بیٹی میں نہ جانے کب اداکارانہ صلاحیتوں اور فنکاریوں کو بھانپ لیا تھا۔ ان کے اصرار پر نندہ کی والدہ مینا کشی دیوی نے نندہ کو سمجھایا، تب جا کر نندہ نے پہلی بار اپنے بال چھوٹے چھوٹے کٹوا کر اور عجیب سا میک اپ کرا کے لڑکے کا کردار فلم ’مندر‘ میں کیا۔ اتفاق کی بات یہ ہے کہ اس فلم کی تکمیل کے دوران ہی نندہ کے والد کا انتقال ہوگیا۔ اس طرح گھر کی ذمہ داریاں پوری کرنے کے فرائض نے نندہ کو باقاعدہ فلمی اداکارہ بنا دیا اور فلم میں لڑکے کا رول کرنے والی نندہ ذمہ داریوں کو نبھانے کیلئے ایک بیٹا بن گئی۔ گھر کے مالی حالات دن بہ دن کمزور ہوتے چلے گئے۔ شیواجی پارک کے جس بنگلے میں یہ لوگ رہتے تھے، وہ فروخت ہوگیا اور گاڑی بھی بیچنی پڑی۔ نندہ کی سب سے چھوٹی بہن اس وقت چھ ماہ کی تھی اور یہ لوگ تاڑدیو میں نندہ کی خالہ کے گھر منتقل ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی نندہ نے باقاعدہ چائلڈ آرٹسٹ کے بطور فلموں میں کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ ابتدا میں انہوں نے فلم ”جگو، شنکر آچاریہ، انگارے اور جاگرتی“ میں چائلڈ آرٹسٹ کے بطور کام کیا اور ساتھ ہی ریڈیو اور اسٹیج پر بھی پروگرام کرنے لگیں۔ ان کے چچا وی شانتارام نے ان لوگوں کی کافی دیکھ بھال کی اور خاص طور پر نندہ کی پڑھائی مکمل کرانے میں بڑا تعاون دیا۔ ایک بار نندہ کے خاندان میں شادی کی کوئی تقریب تھی۔ وہاں نندہ کو وی شانتارام نے ایک ہیروئن کے روپ میں پہلی بار دیکھا۔ انہوں نے نندہ کی والدہ سے کہا کہ کل اس کو ساڑی پہنا کر اسٹوڈیو لانا۔ اگلے ہی دن وی شانتارام نے نندہ سے تعلیم جاری رکھنے اور مکمل کرنے کی شرط کے ساتھ ہی اپنی فلم ’طوفان اور دیا‘ کیلئے بطور ہیروئن منتخب کر لیا۔ اس فلم میں راجندر کمار ہیرو تھے۔ یہ فلم ۱۹۵٦ء میں نمائش کیلئے پیش ہوئی۔ راج کمل کی اس فلم کے ہدایتکار پربھات کمار تھے۔ نندہ کی پہلی ہی فلم کامیاب ثابت ہوئی، لہٰذا اُن کو باہر کی فلموں کے آفر بھی آنے شروع ہو گئے۔ اُنہوں نے اپنے چچا وی شانتارام سے کیے ہوئے وعدے کے خلاف تعلیم درمیان میں ہی چھوڑ دی۔ نندہ کے خیال سے گھر کی ذمہ داریاں پوری کرنا اُن کیلئے زیادہ ضروری تھا۔ ۱۹۵٦ء میں ’طوفان اور دیا‘ کے ساتھ نندہ کی ۲/ اور فلمیں نمائش کیلئے پیش ہوئیں۔ ’شطرنج اور دیو گھر‘ مگر ’طوفان اور دیا‘ کی کامیابی نے نندہ کو پلٹ کر دیکھنے کا موقع نہیں دیا۔ ۱۹۵۷ء میں ان کی چار فلموں کی نمائش ہوئی۔ ’دشتی گوپال، لکشمی، بھابی اور بندی‘۔ ان چاروں فلموں میں فلم ’بھابی‘ کو بڑی کامیابی ملی۔ اس طرح نندہ اپنے کریئر کے ساتھ ہی اپنے خاندان کو بھی چلانے میں کامیاب ہوتی جا رہی تھیں، اور اب سلور اسکرین پر لوگ ان کو پہچاننے لگے تھے۔ ۱۹۵۸ء میں نندہ کی صرف ایک فلم ’دلہن‘ ریلیز ہوئی، مگر اس کے اگلے برس ۱۹۵۹ء میں ۷/ فلموں کی نمائش ہوئی۔ ’برکھا، ذرا بچ کے، قیدی نمبر ۹۱۱، پہلی رات، نیا سنسار، دھول کا پھول اور چھوٹی بہن‘۔ فلم ’چھوٹی بہن‘ ایل وی پرساد کی فلم تھی جس کا ایک گانا ”بھیا میرے راکھی کے بندھن کو نبھانا...“ بے حد مقبول ہوا تھا۔ اس فلم میں اداکار بلراج ساہنی کی چھوٹی اندھی اور جوان بہن کے کردار میں نندہ کی بے حد تعریف ہوئی اور وہ اسٹار بن گئیں۔ اس کے ساتھ ہی بی آر چوپڑہ کی فلم ’دھول کا پھول‘ بھی کامیاب ہوئی۔ فلم ’چھوٹی بہن‘ نندہ کیلئے میل کا پتھر ثابت ہوئی۔ ۱۹٦۰ء میں ان کی پھر ۷/ فلموں کی نمائش ہوئی۔ ان میں ’اُس نے کہا تھا، قانون، کالا بازار، جو ہوا سو بھول جاؤ، چاند میرے آجا، اپنا گھر اور آنچل‘۔ ان فلموں نے نندہ کو ایک بار پھر شہرت اور مقبولیت کی طرف گامزن کیا۔ فلم ’کالا بازار‘ میں نندہ نے دیو آنند کی چھوٹی بہن کا کردار ادا کیا تھا، جو بے حد پسند کیا گیا۔ شوٹنگ کے دوران دیو آنند نے نندہ سے کہا تھا کہ تم ضرور ایک دن بلندی پر جاؤ گی۔ اگلے برس ۱۹٦۱ء میں نندہ کی ۲/ فلمیں ’چار دیواری اور امر رہے یہ پیار‘ ریلیز ہوئیں۔ ’چار دیواری‘ میں نندہ کا کردار بہت عمدہ تھا مگر یہ دونوں فلمیں ہی زیادہ کامیابی حاصل نہ کر سکیں۔ ۱۹٦۲ء میں ریلیز چار فلموں میں ’مہندی لگی میرے ہاتھ، عاشق، ہم دونوں اور اُمید‘ میں سے دیو آنند کے ساتھ فلم ’ہم دونوں‘ نے بے حد کامیابی حاصل کی۔ یہ فلم نندہ کیلئے ایک خوشگوار موڑ ثابت ہوئی اور وہ ایک اچھی بہن سے اچھی بیوی بن گئیں۔ اس فلم میں دیو آنند کا ڈبل رول تھا۔ فوجی کردار میں دیو آنند کی بیوی بنی نندہ اور ساحر لدھیانوی کے نغمے اور او پی نیر کی موسیقی سے سجی اس فلم کے گانے بے حد مقبول ہوئے۔ اس فلم نے کامیابی کے جھنڈے گاڑ دیئے۔